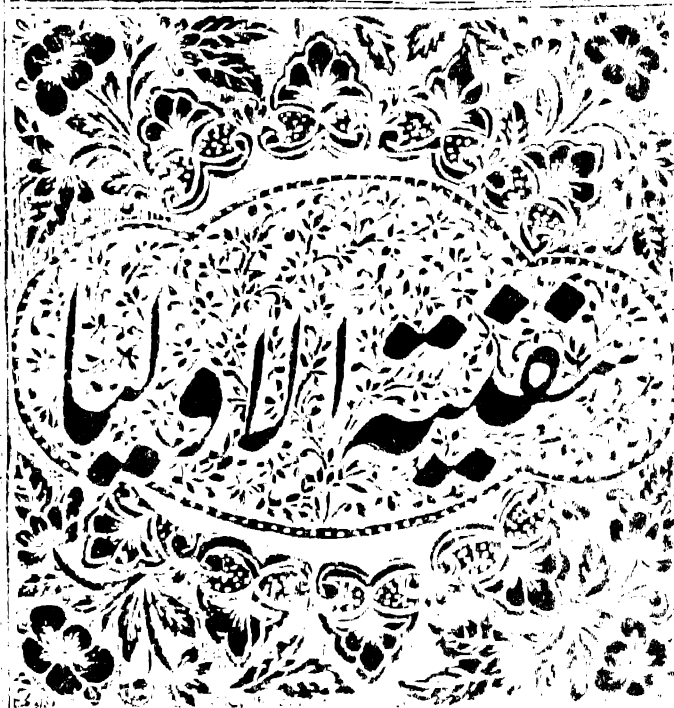


سناجید و کرم کا فضل خلاصہ و وزن
نورین و نازنین و دل و دلین

و این کتاب منسوب است به آن بزرگوار که در این عالم است و در این عالم است و در این عالم است



من این کتاب را که در این عالم است و در این عالم است و در این عالم است

در این کتاب منسوب است به آن بزرگوار که در این عالم است و در این عالم است و در این عالم است

بسم الله الرحمن الرحيم
 صنایع مبین در فضیلت این دوز

کتاب فیض المصطفیٰ و معجزات آن باری عز و جل و صفات مولانا و صفات اهل بیت علیهم السلام و صفات ائمه علیهم السلام



تصنیف از شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب و تالیف از شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب و تالیف از شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب

مطبع نایب منشور کشتی کاوگر طبع من مطبوعه
 در بن مطبع بن مطبع بن مطبع

نہایت

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی ہر کتاب
ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاہدہ و ملاحظہ سے خاتمان اعلیٰ حالات کتب کے علوم و فن
میں قیمت بھی ارزان ہوا اس کتاب کے پیش بیچ کے تین صفحہ جو اس میں انہیں بعض کتب متفرقات و منفرد
اردو کی طرح کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر وافر مل
کا ذریعہ حاصل کیا ہو

کتب متفرقات دینہ فارسی

تذکرہ اہلداد۔ سادہ کے بیان میں ہر مصنفہ جناب فاضل
سنا اللہ پانی تی۔

قنوج الحرمین۔ منظوم مع نقبشات عربین شریفین اور
انگو مقامات مبرکہ مولفہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
تفسیر القلندر فی تحریر الانور سلسلہ خانوادہ قادریہ
کامیان مصنفہ شاہ محمود حیدر۔

ظہیر الاسلام۔ معروف بہ ظہیر الدین اسماعیل فوائد
دینہ کامیان النہوان اہل تصوف مصنفہ شمس ظہیر الدین
صاحب۔

بتیان فی احکام الدخان۔ مسائل منع قلیان کشی
اور اس سے متعلقہ کامیان از ابو الخیر مولوی حسین الدین
مدار الحق فی رد معیار الحق تصنیف ملا شاہ محمد فی
ذکر مباحث تقلید۔

روقتہ الشدا۔ تصنیف ملا حسین واعظ۔
شرح اوراد فقہ۔ مع شرح دعای وقاب خلاصۃ
نادر مجموعہ شائع ملا محمد بفرغی اور خلاصۃ الاوراد
میں وظائف ماہواری اور مفتہ و سالانہ کی
دعائیں تنکی انطیت مفید اہل دین کے اند کو رہیں

رسالہ ذخیرہ تفویض۔ از علامہ باقر مجلسی نہایت سہولت
کتاب ہ۔

انوار العارفین۔ در اذکار تذکرہ صوفیہ مصنفہ مولوی
محمد حسین مراد آبادی۔

جرج۔ مسمیٰ نمائندہ اشعار تصنیف مولوی محمد شاہ
ادعیہ زیارت۔ مدنیہ منورہ مولفہ مولوی محمد حسن
میزان الفرقان۔ در احوال قرآن مصنفہ محمد عثمان قسری
نقوش سنم۔ دفع ہر درد و غم جملہ نقوش محراب و
عبیدہ فریب کدینہ منورہ ایک سطح تختہ برتوید بنا کر جو
کلمے میں واسطے حفاظت کے والا جاتا ہے۔

نقش معلین۔ شریفین رسول مقبول بطور زیارت ہر
و دعای مجمع عرش۔ مع نقش قفل اور اور دعائیں
نادر حفاظت کے لئے تعویذ کر کے کلمے میں ڈالنا سودہ
رسالہ وظائف۔ ادعیہ منورہ بروایات صحیح الدرہ
جسمین مفصلہ ذیل دعائیں میں بنا ہر مذہب امامیہ۔

۱۔ چنبورہ۔ ۲۔ دعای ماثورہ ۳۔ اعمال عاشور
مجموعہ اوراد۔ وظائف شامل دعائے ذیل
۱۔ درود اکبر ۲۔ ضرب البحر مہرجم ۳۔ درود مستغاث
۴۔ درود تحینا ۵۔ درود دہی۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۷	شیخ محمد بن احمد الجونی رحمه الله -		عبد القادر جیلانی رضی الله عنه -
۶۸	شیخ ابو مدین منیر بنی رحمه الله -	۵۸	شیخ سیف الدین عبدالوهاب -
۶۹	شیخ محی الدین عربی رحمه الله -	۵۹	شیخ شرف الدین عیسی رحمه الله -
۷۰	شیخ صدر الدین محمد بن اسحق قونیوی	۶۰	شیخ شمس الدین عبدالغفر رحمه الله -
۷۱	امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمه الله -	۶۱	شیخ سراج الدین عبد الجبار رحمه الله -
۷۲	شیخ عبدالقادر شانی	۶۲	شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق رحمه الله -
۷۳	شیخ عبداللہ سیبکی	۶۳	شیخ ابوالفتح ابراهیم رحمه الله -
۷۴	حضرت شیخ میر محمد المشہور بمیان میر رحمه الله -	۶۴	شیخ ابوالفضل محمد قدس سرہ -
۷۵	سلسلہ شریفہ خواجہ مبارک علی	۶۵	شیخ ابوعبدالرحمن عبداللہ رحمه الله -
۷۶	شیخ ابوزید بسطامی رحمه الله -	۶۶	شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمه الله -
۷۷	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمه الله -	۶۷	شیخ ابوالنعمان موسیٰ قدس سرہ -
۷۸	شیخ ابوعلی رودباری رحمه الله -	۶۸	شیخ علی بن جتیی قدس سرہ -
۷۹	شیخ ابوعلی کاتب رحمه الله -	۶۹	شیخ ابوعمرو دہلوی قدس سرہ -
۸۰	شیخ ابوعثمان مغربی رحمه الله -	۷۰	شیخ ابوسعید قیلوی قدس سرہ -
۸۱	شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله -	۷۱	شیخ قتیب لبان موصلی رحمه الله -
۸۲	شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله -	۷۲	شیخ احمد بن مبارک رحمه الله -
۸۳	خواجہ یوسف بن ایوب جہدانی -	۷۳	شیخ صدقہ بغدادی رحمه الله -
۸۴	خواجہ حسن انداقی رحمه الله -	۷۴	شیخ بقای بن بطور رحمه الله -
۸۵	خواجہ احمد بسوی رحمه الله -	۷۵	شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القايد
۸۶	حضرت خواجہ عبدالخالق مجددانی -	۷۶	شیخ ابوالسود بن اشبل رحمه الله -
۸۷	خواجہ عارف ریلو کرمی قدس سرہ -	۷۷	شیخ ابوعمرد قرشی رحمه الله -
۸۸	حضرت خواجہ محمود الخیر فنوی رحمه الله -	۷۸	شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ	۱۷	بیان نسب طہر و تاریخ ولادت
۳۱	حضرت حسن ابصری رضی اللہ عنہ		باسعاد و ابتداء نزول وحی
۳۱	حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر		و معراج و ہجرت از مکہ معظمہ و
	صدیق رضی اللہ عنہ		وصول بہ مدینہ و وفات حضرت
۳۲	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی -		رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳	حضرت امام مالک قدس سرہ	۱۹	حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رض
۳۳	حضرت امام شافعی قدس سرہ	۲۰	حضرت امیر المومنین عمر فاروق رض
۳۳	حضرت امام احمد حنبل قدس سرہ	۲۱	حضرت امیر المومنین عثمان غنی اللہ عنہ
۳۴	حضرت امام ابو یوسف قدس سرہ	۲۲	حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
۳۴	حضرت امام محمد شبیبانی قدس سرہ	۲۳	حضرت امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
۳۵	سلسلہ علیہ قادریہ	۲۴	حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ
۳۵	حضرت شیخ معروف کرخمی قدس سرہ	۲۴	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رض
۳۶	حضرت شیخ سری بن المفلس السقطی	۲۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
۳۷	سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی	۲۵	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۳۹	حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ	۲۶	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ عبدالواحد تہمی قدس سرہ	۲۶	حضرت امام علی موسی صار رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ ابو الفرج طرطوسی قدس سرہ	۲۸	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۱	شیخ ابوالحسن نہکاری قدس سرہ	۲۸	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ ابوسعید مبارک -	۲۹	حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
۴۲	شیخ جماد و یاس قدس سرہ	۲۹	حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ
۴۳	حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین	۳۰	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	شیخ احمد اسودینوری رحمہ اللہ -	۱۰۲	شیخ ابوبکر بن عبد اللہ نساج رحمہ اللہ -
۱۱۱	شیخ محمد عمویہ رحمہ اللہ تقالے -	۱۰۳	شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ تقالے -
۱۱۲	حضرت ردیم قدس اللہ سرہ -	۱۰۴	شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمہ اللہ -
۱۱۳	شیخ ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ -	۱۰۵	شیخ عمار یاسر رحمہ اللہ تقالے -
۱۱۴	شیخ ابوالعباس نہاوندی -	۱۰۶	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ -
۱۱۵	شیخ انخی فرخ زنجانی رحمہ اللہ -	۱۰۷	شیخ عبداللہ بن ہدادی رحمہ اللہ -
۱۱۶	شیخ وجیہ الدین رحمہ اللہ -	۱۰۸	شیخ سعد الدین حموی رحمہ اللہ -
۱۱۷	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی -	۱۰۹	شیخ سیف الدین باخزری رحمہ اللہ -
۱۱۸	شیخ حمید الدین ناگوری رحمہ اللہ -	۱۱۰	شیخ نجم الدین رازی رحمہ اللہ -
۱۱۹	شیخ نجیب الدین علی بن برغش -	۱۱۱	شیخ رنئی الدین علی اللار رحمہ اللہ -
۱۲۰	شیخ عبدالرحمن بن علی بن برغش -	۱۱۲	شیخ جمال الدین احمد خرقانی -
۱۲۱	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ -	۱۱۳	شیخ نور الدین عبدالرحمن انصاری کسرتی رح
۱۲۲	شیخ فرید الدین عراقی رحمہ اللہ -	۱۱۴	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سنہانے -
۱۲۳	امیر حسین سادات رحمہ اللہ -	۱۱۵	شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاوکانے -
۱۲۴	شیخ صدر الدین محمد قدس سرہ -	۱۱۶	شیخ محمود خردقانی رحمہ اللہ تقالے -
۱۲۵	شیخ رکن الدین رحمہ اللہ -	۱۱۷	میر سید علی ہمدانی رحمہ اللہ -
۱۲۶	حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ -	۱۱۸	شیخ بہاء الدین ولد رحمہ اللہ -
۱۲۷	بریلوان الدین قطب عالم رحمہ اللہ -	۱۱۹	مولانا جلال الدین دمی رحمہ اللہ -
۱۲۸	حضرت سراج الدین محمد شاہ عالم رحمہ اللہ تقالے -	۱۲۰	حسام الدین حلبي رحمہ اللہ -
۱۲۹	مافرقہ	۱۲۱	سلطان ولد قدس سرہ -
۱۳۰	شیخ حبیب عجمی قدس سرہ -	۱۲۲	سلسلہ سہروردیہ
		۱۲۳	مشاد دینوری رحمہ اللہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	خواجہ غلوی دینوری رحمہ اللہ -	۷۷	خواجہ علی راہینی رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ ابوالفتح شامی رحمہ اللہ -	۷۸	خواجہ محمد بابا ساسی رحمہ اللہ -
۹۰	خواجہ احمد ابدال چشتی -	۷۹	شیخ امیر کمال قدس سرہ -
۹۰	خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ -	۸۰	خواجہ بہار الدین نقشبند رحمہ اللہ -
۹۱	خواجہ یوسف بن محمد سمان رحمہ اللہ -	۸۱	خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ -
۹۱	خواجہ مودود چشتی رحمہ اللہ -	۸۱	خواجہ ابو نصر پارسا رحمہ اللہ -
۹۱	خواجہ احمد بن مودود چشتی -	۸۲	خواجہ علی الدین عطار رحمہ اللہ -
۹۲	خواجہ سنجاب رحمہ اللہ -	۸۲	مولانا یعقوب چرخی رحمہ اللہ -
۹۲	خواجہ حاجی شریف زبیدی رحمہ اللہ -	۸۳	حضرت خواجہ عبداللہ رحمہ اللہ -
۹۲	حضرت شیخ عثمان مارونی رحمہ اللہ -	۸۳	مولانا نظام الدین خاموش رحمہ اللہ -
۹۳	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ -	۸۴	مولانا سعد الدین کاشغری رحمہ اللہ -
۹۳	شیخ حمید الدین الصوفی السعدی -	۸۴	حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ -
۹۳	الناگوری رحمہ اللہ -	۸۴	مولانا عبد الغفور لاری رحمہ اللہ -
۹۴	حضرت خواجہ قطب الدین وشی کلکے -	۸۵	خواجہ عبدالرشید رحمہ اللہ -
۹۴	شیخ فرید گنجشکر قدس سرہ -	۸۵	خواجہ باقی رحمہ اللہ تالکے -
۹۴	شیخ نظام الدین ولیا رحمہ اللہ -	۸۶	ہاشم خواجہ و صالح خواجہ دہبیدی -
۹۸	امیر خسرو دہلوی قدس سرہ -	سلسلہ شریفیہ چشتیہ	
۱۰۰	شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ -		
۱۰۱	شیخ بریل الدین عربی رحمہ اللہ -	۸۶	خواجہ عبدالواحد زید قدس سرہ -
۸۷	شیخ عبدالقدوس کنگوہی رحمۃ اللہ -	۸۷	حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ -
۸۸	حضرت شیخ جلال تھانیسرہ قدس سرہ -	۸۷	حضرت سلطان برہیم ادہم رحمہ اللہ -
۱۰۲	سلسلہ کبر ویدہ رحمہم اللہ	۸۸	خواجہ خدیفہ مرعشی رحمہ اللہ -
		۸۸	خواجہ ہبیرہ بصری رحمہ اللہ -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۹	شیخ ابو محمد مرتضیٰ رحمه الله -	۱۳۹	ابو عثمان حیدری رحمه الله -
"	ابو یعقوب نهروری رحمه الله -	۱۴۰	شیخ احمد بن محمد بن مسروق رحمه الله -
"	ابو الحسن صایع دینوری -	"	طلحه بن محمد صباح نبلی قدس سره -
۱۴۸	حضرت شیخ ابوبکر بن طاهر دینوری -	"	یوسف بن حسین رازی رحمه الله -
"	حضرت عبد الله منازل قدس سره -	۱۴۱	شیخ ابوالعباس سستی رحمه الله -
"	حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان الکریان شاهی -	"	ابو عبد الله بن طاهر رحمه الله -
"	حضرت شیخ ابوعلی ختولی قدس سره -	۱۴۲	حسین بن منصور طنج رحمه الله -
"	شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره -	۱۴۳	شیخ ابوالعباس بن عطار رحمه الله -
"	شیخ جعفر الخزاز رحمه الله -	"	ابوبکر رازی رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابراهیم بن احمد موله لصفونی -	"	ابوالخیر حمصی رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی -	"	ابو محمد حیرری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم بن عیسیٰ البغدادی -	۱۴۴	بنان بن محمد الحمال رحمه الله -
"	حضرت شیخ رحمه الله -	"	محمد بن فضیل رحمه الله -
"	شیخ ابوالعباس سیاری -	"	ابوالحسین دراق رحمه الله -
۱۵۰	شیخ ابوالخیر تنیانی الاقطع -	"	ابوالحسین دراج رحمه الله -
"	شیخ ابوبکر مصری قدس سره -	"	ابو عمرو دمشقی رحمه الله -
"	شیخ ابوزاهر شیرازی رحمه الله -	۱۴۵	خیر الناج رحمه الله -
"	شیخ ابو عمر درجانی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر دهلوی رحمه الله -
۱۵۱	شیخ جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخوافی -	"	شیخ ابوبکر کتانی رحمه الله -
"	شیخ ابوالحسین الصفونی القوشی -	۱۴۶	ابراهیم بن اودا القصار الراتی -
۱۵۲	شیخ ابوبکر بن اود دینوری -	"	ابوالحسن بن محمد المزین رحمه الله -
		۱۴۷	ابوعلی ثقفی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۹	یحییٰ ابن عباد رازی رحمه الله -	۱۲۰	حضرت سفیان ثوری قدس سره -
۱۳۰	ابو حفص حداد قدس سره -	۱۲۱	داؤد بن نصر طائی رحمه الله -
۱۳۱	شیخ علی بن یحییٰ بغدادی رحمه الله -	۱۲۲	عقبة بن غلام رحمه الله -
۱۳۲	حمد بن وهب رحمه الله -	۱۲۳	امام عبداللہ مبارک رحمه الله -
۱۳۳	شاه شجاع کرمانی رحمه الله -	۱۲۴	محمد صبیح المشور بابن سماک -
۱۳۴	مدون قصار رحمه الله -	۱۲۵	حضرت شعیق بن ابراهیم بلخی -
۱۳۵	فتح بن شجرت قدس سره -	۱۲۶	یوسف اسباط روح اللہ روحه -
۱۳۶	شیخ ابو عبد اللہ مختار رحمه الله -	۱۲۷	ابو سلیمان دارانی رحمه الله -
۱۳۷	ابو عبد اللہ مغربی رحمه الله -	۱۲۸	حضرت شیخ بشر مرسی رحمه الله -
۱۳۸	ابو عبد اللہ خاقان لہونی رحمه الله -	۱۲۹	فتح بن علی موصلی رحمه الله -
۱۳۹	سید بن عبد اللہ تستری رحمه الله -	۱۳۰	بشر حافی قدس اللہ روحه -
۱۴۰	ابو سعید عزا از رحمه الله -	۱۳۱	احمد بن ابی الحواری رحمه الله -
۱۴۱	عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله -	۱۳۲	حاتم بن عنوان رحمه الله -
۱۴۲	ابو حمزه بغدادی رحمه الله -	۱۳۳	شیخ احمد حضویه رحمه الله -
۱۴۳	ابو حمزه نراسانی رحمه الله -	۱۳۴	شیخ ابو العباس حمزه بن رث بن اسد -
۱۴۴	شیخ ابو بکر دقاق رحمه الله -	۱۳۵	محاسی رحمه الله -
۱۴۵	ابراهیم الخواص رحمه الله -	۱۳۶	حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله -
۱۴۶	زکریا بن دلویه رحمه الله -	۱۳۷	حضرت ابو تراب بخشی رحمه الله -
۱۴۷	ابو الحسن نوری رحمه الله -	۱۳۸	حضرت ابراهیم بن عیسیٰ رحمه الله -
۱۴۸	عمر بن عثمان مکی صوفی رحمه الله -	۱۳۹	زکریا بن یحییٰ الہمدانی رحمه الله -
۱۴۹	ابو عثمان داغظ رحمه الله -	۱۴۰	ابو عبد اللہ السجری رحمه الله -
۱۵۰	سمون بن محبہ لکذاب رحمه الله -	۱۴۱	شیخ محمد بن علی حکیم الزندی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۳	شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن فاضل -	۱۶۳	شیخ عمور رحمہ اللہ -
۱۷۴	شیخ حیوۃ بن قیس الخزالی رحمہ اللہ -	۱۶۴	شیخ ابو عبد اللہ ماکو رحمہ اللہ -
۱۷۵	شیخ شہاب الدین سہروردی مقبول -	۱۶۵	شیخ ابوالحسن روزی -
۱۷۶	شیخ جاکیر قدس سرہ -	۱۶۶	شیخ پیر علی ہجویری رحمہ اللہ -
۱۷۷	شیخ عبد الرحیم مغربی رحمہ اللہ -	۱۶۷	شیخ ابو القاسم قشری رحمہ اللہ -
۱۷۸	شیخ ابو علی بن سلم رحمہ اللہ -	۱۶۸	شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری -
۱۷۹	شیخ نظام گنجوی رحمہ اللہ -	۱۶۹	شیخ ابوالحسن بخاری -
۱۸۰	شیخ عبد اللہ القرشی الماشمی -	۱۷۰	شیخ ابوالنعمان ہمدانی الخاںجہ باد -
۱۸۱	حضرت شیخ	۱۷۱	حضرت امام محمد بن محمد الغزالی -
۱۸۲	شیخ روز بہان بقلی رحمہ اللہ -	۱۷۲	شیخ ابوالعباس خرمی -
۱۸۳	شیخ ابواسحق انور رحمہ اللہ -	۱۷۳	حکیم سنائی غزنوی رحمہ اللہ -
۱۸۴	شیخ ابوالحسن کردویہ رحمہ اللہ -	۱۷۴	شیخ ابو عبد اللہ جوئی -
۱۸۵	شیخ ابن صباح رحمہ اللہ -	۱۷۵	عین القضاۃ ہمدانی -
۱۸۶	شیخ یونس بن یوسف شیانفی -	۱۷۶	شیخ الاسلام شیخ احمد بن حام رحمہ اللہ -
۱۸۷	شیخ علی بن ادریس معقوبے -	۱۷۷	شیخ ابوالعباس بن علی -
۱۸۸	شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ -	۱۷۸	شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن ابی الرجال -
۱۸۹	شیخ ابن خازن المصری رحمہ اللہ -	۱۷۹	تتمی الاشبیلی رحمہ اللہ -
۱۹۰	شیخ ادعہ الدین لکوانی رحمہ اللہ -	۱۸۰	شیخ ابوالبیان بن محفوظ القرشی -
۱۹۱	مولانا شمس الدین تبریزی -	۱۸۱	شیخ عبد الاول بن شعیب السجری الہروی -
۱۹۲	شیخ ابوالنیل حبیبی رحمہ اللہ -	۱۸۲	حضرت تاج العارفین ابوالوقا -
۱۹۳	شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ -	۱۸۳	شیخ عدی بن سنان الشامی رحمہ اللہ -
۱۹۴	شیخ علی الخیار رحمہ اللہ -	۱۸۴	شیخ ماجد کردوی رحمہ اللہ -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵۶	شیخ ابوالقاسم المقرئ رحمه الله -	۱۵۲	شیخ عبدالملک بن علی بن عبد الله -
۱۵۷	شیخ ابوبکر کلابادی رحمه الله -	"	شیخ بندار بن حسین بن محمد بن خلط -
"	شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله -	"	شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی -
"	شیخ احمد بن برهم السبوحی -	۱۵۳	شیخ ابوبکر الدانی رحمه الله -
۱۵۸	شیخ ابوالحسن بن سمن -	"	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -
"	شیخ ابوطالب مکی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر مقید رحمه الله -
"	شیخ ابوبکر السوسی رحمه الله -	"	شیخ اسماعیل نیشاپوری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم دینوری -	"	شیخ ابو عمرو بن محمد رحمه الله -
۱۵۹	خواجہ سمیعی ابن عمار الشیبانی رحمه الله -	"	شیخ عبد الله مفسر رحمه الله -
"	شیخ عثمان بن ابو عمرو باقلانی -	۱۵۴	شیخ ابوبکر قطبی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی وفاق رحمه الله -	"	شیخ ابواحمد رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله -	"	شیخ ابو عبد الله رودباری -
۱۶۰	شیخ ابوسعید البینی رحمه الله -	"	شیخ ابوسهل صعلوکی رحمه الله -
"	شیخ ابوالحسن حبضمی رحمه الله -	"	شیخ ابراهیم بن ثابت رحمه الله -
"	شیخ عبد الله طاقی رحمه الله -	۱۵۵	شیخ ابوبکر فزاز رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الله داسانی رحمه الله -	"	شیخ ابوالحسن هروی رحمه الله -
"	شیخ ابونصور صفهانی رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم نصرآبادی -
"	شیخ سالار حسود غازی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر طوسی رحمه الله -
۱۶۱	شیخ ابو علی سیاه رحمه الله -	۱۵۶	شیخ عبدالواحد بن علی السیاری -
"	شیخ ابو اسحق بن شهریار گازر دنی -	"	شیخ عبد الله بهقی رحمه الله -
"	شیخ ابونصور بن محمد الانصاری -	"	شیخ ابونصر سراج رحمه الله -
۶۲	شیخ ابوسینہ بن ابوالخیر رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم رازی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۷	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔	۲۰۱	حضرت عقیلہ العابدہ رحمہا اللہ۔
۲۰۸	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔	۲۰۲	حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ۔
۲۰۹	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۳	حضرت نفیسہ حمہا اللہ۔
۲۱۰	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۴	حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ۔
۲۱۱	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۵	حضرت تحقہ رحمہا اللہ۔
۲۱۲	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۶	حضرت ام عیسیٰ رحمہا اللہ۔
۲۱۳	حضرت جوریہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۷	حضرت ام محمد رحمہا اللہ۔
۲۱۴	حضرت سیمونہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۸	حضرت امہ الواحدہ رحمہا اللہ۔
۲۱۵	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۹	حضرت امہ السلام رحمہا اللہ۔
۲۱۶	ذکر نبات رضا طاہرات آنحضرت	۲۱۰	حضرت سیمونہ داغظہ رحمہا اللہ۔
۲۱۷	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا۔	۲۱۱	حضرت خدیجہ داغظہ رحمہا اللہ۔
۲۱۸	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔	۲۱۲	حضرت ام محمد رحمہا اللہ۔
۲۱۹	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔	۲۱۳	حضرت کریمہ مروزیہ رحمہا اللہ۔
۲۲۰	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔	۲۱۴	حضرت فاطمہ داغظہ رحمہا اللہ۔
۲۲۱	ذکر نساء العارفات	۲۱۵	حضرت فاطمہ رحمہا اللہ۔
۲۲۲	حضرت زاہدہ رحمہا اللہ۔	۲۱۶	بی بی جلال خاتون رحمہا اللہ۔
۲۲۳	حضرت شہوانہ رحمہا اللہ۔	۲۱۷	خاتمۃ الکتاب۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۸	خواجہ شمس الدین محمد الکووسی رحمہ اللہ۔	۸۰	حضرت عبد اللہ بلیانی رحمہ اللہ۔
۸۹	مولانا شمس الدین محمد رومی رحمہ اللہ۔	۸۱	شیخ لیسلمغربی السو درحمہ اللہ۔
۹۰	شیخ صوفی علی رحمہ اللہ۔	۸۲	شیخ غفیف الدین تلمسانی۔
۹۱	امیر سید علی قوام رحمہ اللہ۔	۸۳	شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ۔
۹۲	مخدومی شیخ حسین خازمی رحمہ اللہ۔	۸۴	شیخ حسن بلغاری رحمہ اللہ۔
۹۳	شیخ علی متقی رحمہ اللہ۔	۸۵	شیخ ابو محمد ربانی رحمہ اللہ۔
۹۴	شیخ ادہن جونپوری رحمہ اللہ۔	۸۶	حضرت ابن مطرف اندلسی۔
۹۵	شیخ سلیم فتحپوری رحمہ اللہ۔	۸۷	شیخ شمس الدین رحمہ اللہ۔
۹۶	شیخ نظام آپستہ رحمہ اللہ۔	۸۸	شیخ عماد الدین رحمہ اللہ۔
۹۷	شیخ داؤد جہنی وال رحمہ اللہ۔	۸۹	شیخ سلمان ترکمان رحمہ اللہ۔
۹۸	شیخ نظام نارنولی رحمہ اللہ۔	۹۰	شیخ نجم الدین رحمہ اللہ۔
۹۹	شیخ وجیہ الدین گجرامی رحمہ اللہ۔	۹۱	شیخ اوحیدی ہمنہانی رحمہ اللہ۔
۱۰۰	شیخ علاء الدین اودھی رحمہ اللہ۔	۹۲	مولانا محمود زاہر معانی رحمہ اللہ۔
۱۰۱	شیخ محمد بن فضل اللہ رحمہ اللہ۔	۹۳	مولانا زاہر معانی رحمہ اللہ۔
۱۰۲	شاہ ابوالمعانی رحمہ اللہ۔	۹۴	خواجہ حافظ شیرازی رحمہ اللہ۔
۱۰۳	خواجہ عبد الحق جامی رحمہ اللہ۔	۹۵	مولانا تمیز الدین خلوتی رحمہ اللہ۔
۱۰۴	حضرت احمد کابلی دہلوی رحمہ اللہ۔	۹۶	شیخ کمال خجندی رحمہ اللہ۔
۱۰۵	شاہ بلاول قدس سرہ۔	۹۷	مولانا محمد شہیدین رحمہ اللہ۔
۱۰۶	ذکر نساء العارفات رض و ذکر۔	۹۸	شاہ قاسم انوار رحمہ اللہ۔
۱۰۷	از و اج مطہرات النبی صلعم	۹۹	شیخ زین الدین خوانی رحمہ اللہ۔
۱۰۸	حضرت خدیجہ بھری رضی اللہ عنہا۔	۱۰۰	حضرت سید بابیع الدین رحمہ اللہ۔
۱۰۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔	۱۰۱	مولانا جلال الدین یورانی رحمہ اللہ۔

که علم ظاهری باطنی آنسرور صلعم با ایشان رسیده و احوال ایشان آنچه از کتب معتبره بنظر در آمده بود
بیرون آورده سلسله سلسله فلسی نماید و جماعتی که ترتیب سلسله ایشان معلوم نشد ذکر آنها در فصل
علمیه مندرج سازد تا طالبان آسانی بر طلب فویش فائز گردد و نیز چون این فقیر را کمال
اخلاص و بندگی با این طائفه علیه بوده و در شب بفرزاد ایشان فکری نه اشت و خود را از مشتاق و
منتقدان ایشان میدانست و ازین جهت به تحریر شمه از احوال سعادت شمائل ایشان مشغول شد
زیرا که اگر کسی را وصل دوست یسیر نباشد خاطر را بحسب جو و گفتگوی او خوش میدارد و سلیقه تمام علیه الصلوة
و السلام فرموده اند اگر کسی مانده نهد که بران مانده رحمت بار د تواند بود که او را از ان مانده میفانده
نگردانند و نیز آنسرور صلعم فرمود من احب قوما فموتو منهم یعنی کسیکه دوست جماعتی را پسندد
از آنهاست و الحمد لله و البته که توفیق جمع ساقیان این کتابت و موسوم به سفینه الاولیاء
گردانیده تمسید بدانکه مخلوقات الهی بعد از انبیا علیهم السلام اولیاءند قبل الله و هم که ایشان بهوجب
آیه کریمه تجتنبونهم و تجتنبونهم محاشقان معشوقان خدای عجبان و محبوبان و نید و این طائفه علیه همیشه بودند
و هستند و نخواهند بود و دنیا از برکت وجود مبارک ایشان قائم و مستقیم است پس چنانچه حضرت
پیر علی جویری در کشف المحجوب نوشته اند که خداوند هرگز زمین را بی حجت ندارد و هرگز این است
را بی ولی ندارد و دست از رسول صلعم آورده اند که پیغمبر فرموده اند هرگز امت من خالی نباشد
از طائفه که بر خیر باشند و همه چهل تن از امت من بر خوی ابراهیم علیه السلام باشند پس بعد از
انبیا هیچکس نزدیک تر از ایشان نیست بخدا و جل و هیچکس بنی رگ تر از ایشان نیست
و هیچکس محرم تر از ایشان نیست و هیچکس کریم تر از ایشان نیست و هیچکس غالی همت تر از ایشان
نیست و هیچکس بے نیاز تر از ایشان نیست و هیچکس فاضل تر و کامل تر از ایشان نیست و هیچکس
عالم تر و عامل تر از ایشان نیست و هیچکس ملهم تر و خلیق تر از ایشان نیست و هیچکس شجاع تر و
سخی تر از ایشان نیست چنانچه از شیخ ابو عبد الله سالمی رحمه الله پرسیدند که اولیاء الله را
بچه چیز شناسند در میان خلق گفتند به لطافت زبان و حسن خلق و تازه روئی و نحاسی نفس
قلت اعراض و پذیرفتن عذر و شفقت تمام بر همه خلق پس دوستی ایشان و دوستی خداست
و نزدیکی ایشان نزدیکی او و حبتن ایشان حبتن او است و پیوستن با ایشان پیوستن با دست



الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه الطيبين الطاهرين
 اما بعد اگر چه احوال و سیرات حضرت شیدانام و مناقب اصحاب دوازده امام و مقامات
 اولیای عظام اظهر من الشمس است و متقدمین و متاخرین را کثر کتب متبهره عربی و فارسی شست
 گردانیده اند لیکن چون بعضی خصوصیات آن در کتب متفرقه مندرج است و بعد از تجسس و تفحص
 بسیار یافته و دانسته میشود و خالی از اشکالی نبود بنابراین این فقیر حقیر محمد داراشکوہ حنفی
 قادر می خواست که اسامی و تاریخ تولد و وفات و محل قبور حضرت سرور کائنات بهترین جودات
 صلی الله علیه و سلم و چهار یار بزرگوار که چهار رکن رکین بن تویم و چهار ربع حصین ملت
 مستقیم اند و دوستی و دشمنی ایشان دوستی و دشمنی خدا و رسول است بایازده امام و دیگر که
 هر یک شجره شجره صلفا و قره باصره اجتهاد و ارشاد علم حضرت سید الانبیاء اند و ائمه اربعه
 که چهار دیوار خانه اسلام و مقتدره فقه انام و بعضی از اولیای کرام که حدیث صحیح نبوی
 باب ایشان وارد است علماء ائمتی کانیان بنی اسرائیل انجیام او علمای اولیاست

شرع باشد بلکه چنانچه حضرت سلطان العارفين شيخ بايزيد بسطامي قدس سره بعد از آنکه کمال
رسیده اند و مشهور آفاق گشتند از سفر به بسطام آمدند اکابر و اشراف و اهل بی آنجا صحبت استقبال
ایشان برآمد و ملازمت نموده با اعتقاد تمام پیشه را آردند و سلطان العارفين چون هجوم عام
دیدند و آفت را دانستند برای اینکه خلق پراکنده شوند و منکر گردند با آنکه ماه رمضان بود
نامی از بازار برداشته فرودند چون انیمینی را مشاهده کردند منکر گشته متفرق شدند تا در بسطام
بودند با ایشان رجوع نکردند اگر چه ظاهر که شل ایشان بزرگی با وجود رمضان
روزه بر خوان خورد اما خلاف شرع نکردند چرا که مسافر بودند و در سفر افطار رواست و
رجوع خلق را نخواستند کسی را که رجوع باقی باشد رجوع غیر را نخواهد و طریقه ملائمت
آنست که این قسم ملائمتی که مخالف شرع نباشد قباب خود سازند پس اعتراض بر کار این
طائفه نباید کرد که بر حقیقت کار ایشان کسی مطلع نیست حضرت شيخ ذوالنون مصری و البو تراب
بخشی رحمة الله فرموده اند که الله تعالی از بنده که اعراض فرماید زبان او لطیف گردد و انکار
اولیاء الله دراز شود و محدود قصار گفته اند که ملائمت ترک سلامت است و ابراهیم قصار
گفته اند که بسنده است ترازد نیاید و چیز صحبت نقیصه می و خدمت دوستی از دوستان خدا
و ابوالعباس عطا گفته اند که اگر متوالی که دست در دزدی در دوستان او زمین اگر در درجه با ایشان
نرسی ترا شفیع باشند و محمد بن سماک قدس سره در وقت رحلت مناجات میکرد که بار خدا یا
بر تو ظاهر است که در وقت مصیبت کردن اهل طاعت ترا دست میدهد شتم اکنون دوستی
ایشان کفارت گناهان من گردان در رسیدن باین جماعه و ملازمت ایشانرا از جمله واجبات
و حصول سعادت باید دانست و در هر جا که باشند ملازمت ایشان باید کرد که شيخ الاسلام
فرموده اند دیدار مشایخ را غنیمت باید شمرد اگر چه دیدار پیران نبود عرفات بشود که آنرا در
نوعان یافت آن همیشه نبود عرفات همیشه باشد و دیدار ایشان را معتظم دان که ترک
شدن آنرا تدارک نباشد و ابو عبد الله سجری گفته اند سودمندترین چیزی مردمان صحبت
صالحان است و اقتدار ایشان در افعال و اقوال و زیارت کردن قبر بک دوستان خدا
و خواجیه عین الدین چشتی فرموده اند صحبت نیکان بزرگوار نیک و صحبت بدان بدتر از کار بد

او ادب ایشان ادب دست چنانچه شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ
 فرمودہ اند اتنی این چسپیت کہ دوستان خود را کردی ہر کہ ایشان ز حبست ترا یاقت تا تراندید ایشان را
 نشانت شیخ ابو الخیر حبشی رحمہ اللہ گفتہ اند جو انحر و باید کہ تا جو انحر و بیند ہر کہ جو انحر و را دید نہ او را دیدہ کہ
 حق را دیدہ و طریقہ این طائفہ شریفہ ہر یکس پنج نیست ہر یکی را مشرب است جد بعضی پنهانند بعضی آشکار
 بعضی بامراتی کرامات ظاہر کنند و برین تقدیر ظاہر ساختن کرامات لازم باشد و اگر نہ مطلب ایشان عالی تر
 از کرامات است و بعضی از جہت عجب نفس خود اظہار کرامات نکنند و در اخفای آن کوشند و بعضی مامور
 ہستند باین معنی ہر چہ از ایشان صادر شود بالہام ایزد نیست نکنند تا مامور نشوند و مگویند تا مگویند یا نہ
 سخنزنہ تا سخنزنہ و پوشتند تا پوشتند و طریقہ بعضی ترک و تجرید کمال است چنانچہ گفتہ اند
 چسپیت شرط اول در طریق عاشقی دانی کہ چسپیت ترک کردن ہر دو عالم را دشت پا زدن
 و بموجب آیہ کریمہ قل اللہ غفم ذرہم فی قوضہم لیثون عمل میکنند و مگویند تا ترک کمال نیست
 خاطر فارغ از ملال نیست و بعضی با سباب ظاہری و نیامی پردازند و طریقہ ایشان خلوت در
 انجمن است و گویند بیت چسپیت دنیا از خدا غافل شدن + فی لباس فقر و فرزند زرن +
 و بموجب آیہ کریمہ رب العال تلہیہم تجارت ولا یجمع عن ذکر اللہ و اقام الصلوۃ عمل نمایند پس
 اعتراض دانکار ایشان ہر ظاہر کار و گفتار بر اسرار این گروہ والا شکوہ نباید کرد شیخ الاسلام
 فرمودند سوال سائل از انکار است برین کار آنکس کہ ازین کار بومی ارد او را با سوال
 چہ کار انکار کن کہ آن کار شوم است ہر کہ انکار کند ازین کار محروم است قوس مشغول اند
 ازین کار و قومی برین کار با کار و قومی خود در سر این کار آنکہ بدین کار با انکار است مزدور است
 و آنکہ بر سر این کار است غرقہ نور و حضرت مشاد دنیوری فرمودند ہر کہ بردوستی از دوستان
 حق انکار کند کمتر عقوبت او آنست کہ او را داخل دوستان خود نگردانند زیرا کہ حق تعالی
 فرمودہ است اولیائی تحت قبائی لا یغفرہم غیرہی اولیاء من پنهانند کہ نمی شناسند ایشان را
 غیر از من مگر بتائید من پس در کس بنظر حقارت نباید نگریست کہ دوستان خدا از چشم غیر پوشیدہ
 باشند و با بصیرت و فراست صادق نباشد در خلق تصرف نباید کرد کہ بر خود ستم کردن است
 و بعضی در زمرہ ملائکہ خود را منسلک ارند تا کسی ایشان را نشناسد اما نہ بردوشی کہ مخالف

و صدیقیت باشد و این تغییر نیز امیدوار است که اللہ تعالیٰ برکت این طائفه در دنیا و آخرت
توفیق عمل نیک نجات و دستگیری بخشد و از کمترین دشمن خود شمار دود زمره ایشان را بگیرد و
از توبه ایشان ایمان نصیب گرداند بیت از عمل خویش ابرام امیدوارم بر کرم تست مرا اعتماد و

بیان نسب طهر و تاریخ ولادت با سعادت ابتدای نزول حجتی و هجرت
از مکّه و وصول به دینیه و وفات حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم

بدانکه حضرت رسول صلی اللہ علیہ علی آله و صحابه و سلم بهترین سوی اللہ از اعیان و اشرف
قبیلہ قریش اندر هم از جانب پدر و هم از جانب مادر از جانب پدر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ابن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن قهر بن مالک

بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا نجیب
سیان ارباب سیر و تاریخ و اصحاب علم انساب اتفاق است و از عدنان تا اسماعیل و از اسماعیل
تا آدم علیہما السلام اختلاف بسیار است ولیکن جمهور اہل سیر و تاریخ متفق اند بر آنکہ اسمعیل و

ابراہیم و نوح و شیت علیہما السلام از اجداد کرام آنحضرت اند اما از جانب مادر آمنہ بنت وہب
بن عبد مناف بن زمرہ بن کلاب الی آخر نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم و اسما و گرامی آنحضرت بسیار است
و از انجمله نود و نہ مشہور است و نام نامی آنسر در علیہ الصلوٰۃ والسلام در توریت احمد و یحییٰ و

و قتال و در انجیل حامد و برواتی فارق لیطاد و در آسمان احمد و محمود است و ولادت
با سعادت آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ باتفاق علما و اہل سیر بعد از طلوع جمیع صادق و
پیش از طلوع آفتاب و زرد و شنبہ بودہ لیکن در تعیین سال و ماہ و تاریخ آن اختلاف است

عامہ اہل سیر و تاریخ بر آنکہ آنسر در صلی اللہ علیہ وسلم در سال فیل متولد شدہ بعد از پنجاہ و پنج
یا چهل روز و قوی آنکہ ہر دو قضیہ در یک واقع شدہ و بزعم بعضی ولادت آنحضرت بعد
از سی سال از واقعہ فیل و گمان جمعی بعد از چهل سال روے داد و قول دل صحیح است

و عقیدہ جمهور علما آنست کہ تولد آنسر در علیہ الصلوٰۃ والسلام در ماہ ربیع الاول بود
و زعم طائفہ آنکہ در ماہ رمضان واقع شدہ و مشہور آنست کہ دو از دہم ماہ ربیع الاول
واقع شد و دوم و ہشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول و دوشنبہ کہ از ماہ مذکور بودہ گویند

و در واقع سلیست
باید دانست و این
را بنی و اجابت
بلکہ فرض این است
کہ بنیاب علم و تقاضا
محمد بن عبد اللہ بن
عبد المطلب بن ہاشم
بن عبد مناف بودہ
طلح الافراد و در
رسول علیہ السلام نسبت
و نسب بن عبد مناف
است از غیر منہ

حضرت سلطان ابراهیم او هم فرموده اند شیخ در خواب دیدم که فرشته طواریست است و چیزی
می نوشت پرسیدم چه می نویسی گفت نام دوستان خدا می گفتم نام من نوشتی گفت فی گفتم من از
ایشانم لیکن دوست دوستان اویم ایشانرا دوست دارم درین بودم که در رسید و گفت
طواری از سر گیر و نام ابراهیم را مقدم بر همه نویس که دوست دوستان است و سید طائفه حضرت
شیخ جنید بغدادی فرموده اند که اگر کسی را بنید که ایمان دارد باین طائفه و سخنان ایشانرا بپذیرد
البتة او را بگویند تا مراد عاید آرد و هم سید طائفه شیخ رهبر موند که اگر از همه عالم کسی را
بیایی که از آنچه میگوئی در یک کلمه موافق تو بود در آنش را بگیر و حسین بن منصور طلیح رحمه الله
گفته اند هر که به سخنان اولیا ایمان آرد و از آن چاشنی دارد او را از من سلام گویند و شیخ
شروانی گفته اند که اگر پایی در ید بخراسان روید بزیارت شفعی که مراد دوست دارد و نیز باصحاب
خود گفته اند که وصیت میکنم شمارا به نیکوئی با کسی که این طائفه را دوست دارد و ملازمست
ایشانرا به محبت آزمایش یا سوال یا طلب کرامت باید کرد با عقدا و اخلاص باید آمد که سیل
ابن عبد الله تستری رحمه الله گفته اند از نشانه های بد بختی است که دیدار و صحبت اولیا دست دهد و
توفیق قبول نیابد و در دل از نکار آرد و ابو عبد الله مغربی قدس سره گفته اند که درویشان بیان
خدا اند بر بندگان و به برکت ایشان بلا از خلق منقطع شود و او ستاد اولیا محبوب سبحانی حضرت
غوث الثقلین رضی الله عنه فرمودند این جماعه بادشاهان دنیا و آخرت اند و شیخ ابوالحسن غزنوی
گفته اند اولیا را الله الیان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارد و از زمین نباتات
بصفا احوال ایشان میرود و از کتب شایخ تحقیق نمود و شد که چهار هزار اولیا الله اند که ایشانرا
مکتومان گویند و ایشان هر یک گیرانشانند و جمال حال خود را ندانند و سعی صدق دیگر از سربندگان
درگاه حق اند که ایشانرا اخبار گویند و چهل تن دیگر را حیون نامند و چهل تن دیگر را ابدال
نوامند و هفت تن دیگر را ابرار گویند و چهار تن دیگر را اوتاد نامند و سه دیگر را نقباء خوانند و
دو تن دیگر را امامان گویند و امامان در محبین و بسیار قطب باشند و یکی را ازین طائفه
قطب و غوث نامند و این جمله یکدیگر را بشناسند و با هم محتاج باشند و جماعه دیگر را مفردان
گویند که ایشان از همه ممتاز و بی نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبه ایشان با بین نبوت

که آنسر در در عهد نو شیر و ان تولد نموده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت او گذشته بود و
 صاحب جامع الاصول و غیره آورده اند هشت صد و هشتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته
 بروایتی ابن عباس از زمان حضرت عیسی تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و سلم شصده سال بود
 و ابتدای نزول وحی بر آنسر در علیه الصلوة والسلام بقول اکثر اصحاب یث و اهل سیر روز و شب
 سوم یا هشتم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آنسر صلعم بود نزد جمعی کثیر از ائمه سیر و توابع
 در ماه مبارک رمضان بوده و معجزاتی که آنسر در صلعم بطور رسیده مثل نزول قرآن و شق قمر و
 سخن کردن طفل از اهل یامه که همان روز متولد شده بود و سخن کردن آیه و گواهی دادن سوسار
 بر نبوت آنحضرت و تسبیح گفتن سنگ زیر پا در دست مبارک آنحضرت آمدن درخت و شاخ خرما پیش
 آنحضرت در وان شدن سنگ بر آب بطلب آنسر در و اثر نکران آتش بر روی که دست
 مبارک بآن رسیده بود و در وان شدن آب از انگشتان مبارک و بریدن درخت خرما از کوه کمان شتر
 و بارور شدن آن و سخن کردن بزغال بزبان زهر آلوده و سوای این بسیار است و یک هزار
 و جمیع نقل کرده اند که از آنسر در سده هزار از معجزه بطور آمده آنقدر معجزاتی که از آنحضرت شده اند کی
 از آن هیچ پیغمبری رومی ننموده معراج آنحضرت صلعم بقول اکثر علماء در ماه ربیع الاول سال
 دوازده نبوت و گویند در شوال سال یازدهم و بقولی شب بیست و هفتم ماه رجب این قول
 مشهور است و بقولی در بیست و هشتم ماه ربیع الآخر و بعضی در هفتم ماه رمضان سال دوازدهم
 از بعثت واقع شده و جماعتی بر آنند که بعد از بعثت بر پنج سال آن صورت رونموده و گویند در شب
 دوشنبه بود هجرت آنسر در علیه الصلوة والسلام با صدیق رضی الله عنه در شب بیست و هفتم
 صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شده و اکثر اهل سیر بر آنند که
 سیزدهم رفتن ایشان از که دوشنبه بود بعضی بر آنند که پنجشنبه بود است و وجه جمع آنست که خرج
 از خانه ابوبکر رضی الله عنه پنجشنبه و خرج از غار و توجیه نمودن باینکه دوشنبه با عکس بوده باشد
 والله اعلم و باتفاق اهل سیر آنروز که حضرت پیغمبر صلعم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بوده
 از ماه ربیع الاول و در آنکه جنم ماه بود و اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقول دوم
 و بقول دوازدهم و بقول سیزدهم بوده

و تحقیق رسول صلعم
 شده بخبر از جمعی
 علیه السلام سیر
 است که در آن روز
 گفت ابوبکر رضی
 از آن روز از خانه
 قتالی و ابوبکر رضی
 نام کرده اند از آن روز

در تمام اینها است
در شور آنست که در
قانون مجاهدین
راست است بگویند
ببینیم بعد از این

گفت ایشان ابو محمد است و لقب نقی و سینه نام حسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما و ایشان امام دهم از ائمه اثنا عشر اند و ولادت ایشان بهدینۀ منوره است در نیمۀ رمضان سال سوم از هجرت و جبرئیل علیه السلام نام ایشان را بعد پیش رسول صلعم بر قطعه حریر نوشته آورده

بشهرن الله بوده و قبر ایشان در بقیع است قال رسول الله صلعم لكل نبي ميت و رفيق في الجنة
 عثمان یعنی گفت پیغمبر صلعم هر پیغمبر را رفیقی است و رفیق من در بهشت عثمان است و قال رسول الله
 صلعم ليدخلن بشفاعت عثمان الجن النار یعنی گفت رسول الله صلعم هر آئینه
 داخل میشوند از شفاعت عثمان بنقداد هزار کس که همه سخت عذاب و زنج شده باشند در بهشت

حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن ابو تراب است و لقب مرتضی و اسم الله و نام شریف ایشان علی است
 و هو ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمه بنت اسد بن
 هاشم بن عبد مناف است و ولادت ایشان در مکه معظمه بوده است در درون خانه مبارک
 روز جمعه سیزدهم رجب بعد از واقعه فیل سی سال یعنی گفته اند که ولادت ایشان در خانه
 کعبه بوده در سال بعثت رسالت پناه صلعم یازده ساله بوده اند بعضی سیزده گفته اند و اول
 سیکه از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سال سی و پنجم یاسی و ششم از هجرت بر مسند
 خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه بوده و بقول چهار و نه ماه بوده
 شهادت ایشان شب و شنبه بست و یکم ماه رمضان سال هجری و بقول روز جمعه هفدهم
 ماه مذکوری نموده و بعضی بست و سوم گفته اند و مدت عمر شریف ایشان شصت سه سال
 یا شصت و پنج سال بوده و نقش نگین حضرت امیر الملک الله بوده گویند که حق سبحانه تعالی برای حضرت
 امیر کرم الله وجهه دو بار رخسار کرد و آفتاب از مغرب باز گردانید یکی در عهد رسول الله صلعم
 و یکبار بعد از وفات آنحضرت و قبر ایشان در نجف است چنانچه در شواهد النبوت مسطور است که
 امیر المومنین علی امام حسن و حسین را رضی الله عنهما وصیت کرده بودند که چون بمیرم مرا بر سر چاه
 بنهید و بیرون برید و بفرزین که الحال به نجف شهرت دارد برسانید و آنجا شگله سفید خواهر سید
 یافت که ازان نور در خشان است آنرا بکنید در آنجا کشادگی خواهید یافت مرا در آنجا دفن کنید
 ملا عبد الغفور لاری رحمه الله آورده اند که قبر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه در
 الحج است موضعی که باستانه امیر مشهور است و در این باب حجتها آورده اند و الله اعلم
 قال رسول الله صلعم انت سنی بمنزله هارون بن موسی الا انه لا نبي بعدی تنفق علیه مشکوٰۃ

سال نو و چهار هجری یا نو و پنج هجری رو نموده گفته اند که هرگاه ایشان وضو میافشند و نوبت مبارک ایشان زود میشد و گریزه برانندم ایشان می افتاد چون ایشان را اذان پرسیدند فرمودند پیش که خواهیم ایستاد و قبر ایشان نزدیک به قبر حضرت امام حسن است رضی الله عنه

امیر المومنین امام محمد باقر رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است و لقب باقر و نام محمد و هو ابن علی بن حسین رضی الله عنهما و ایشان امام نهم اند و ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه به سه سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان فاطمه بود و نبت امیر المومنین حسن بن علی المرتضی رضی الله عنهما و پنجم صلعم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه گویند جابر رضی الله عنه گفت روزی یا رسول صلعم بودم مرا فرمود که ای جابر شاید که تو بانی تا آنوقت که ملاقات کنی یا یکی از فرزندان من که دیر محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی ویرا نور حکمت خواهد داد و در آن زمان سلام رسان و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال و بقولی شصت و سه و بقول و اقدی هفتاد و سه و در تاریخ بخاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال بود و وفات ایشان در سال یک صد و چهارده هجری بود و بقول یحیی بن معین در سال یکصد و هشتاد و بقول دیگر یک صد و هفتاد بود و قبر ایشان در بقیع است نزدیک قبر امام زین العابدین رضی الله عنه

امام جعفر صادق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است یا ابوسمیل و لقب صادق جعفر نام و هو ابن محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهما ایشان امام ششم اند و نام مادر ایشان فزوه نبت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه و مادر امام فزوه اسما و نبت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق است رضی الله عنه و نسبت فرقه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از دو جانب است یکی از جانب حضرت امام محمد باقر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میرسد و دیگر از پدر و مادر خود قاسم بن محمد بن ابی بکر است و ایشان را از سلمان فارس ایشان را از صدیق اکبر رضی الله عنه ولادت ایشان بمدینه و در سال هشتاد و هجرت و بقولی هشتاد و سه در روز دوشنبه مفسد هم برج الاول بوده است و مدت عمر شریف ایشان شصت و هشت سال و بقولی شصت

گویند که ایشان شبیه ترین مردمان بودند رسول صلعم از سینه تا به فرق سر و مدت عمر شریف ایشان چهل و هشت سال بوده و مدت خلافت ششماه و شهادت ایشان ریا زده هم ربع الاول سال پنجاه هجری بود مشهور است که ایشان را خاقون ایشان زهر داده و قبر ایشان در بقیع است

امیر المومنین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله و لقب شهید و نام حسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنه و ایشان امام سوم و ابوالاُسَمَند و ولادت ایشان رمدیه بود روز شنبه چهارم شعبان سال چهارم از هجرت و گویند مدت حمل ایشان ششماه بوده است و هیچ فرزندی ششماه نمانده است مگر ایشان و حضرت یحیی بن زکریا علیهما السلام و میان ولادت امیر المومنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها با امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است در رسول صلعم ایشان را حسین نام نهاده اند و ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از نور حسین مبین درخنده رخسار و بدیشان راه می بردند و گویند حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول صلعم گشتی میگرفتند رسول صلعم هر حسن را فرمودند که بگیر حسین را حضرت فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ را میگوئی که خرد را بگیر رسول علیه السلام فرمودند که اینک جبرئیل حسین را میگوید که حسن بگیر و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و پنج ماه بوده و شهادت ایشان در کربلا روز شنبه عاشوره وقت نماز پیشین و بقول روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز شهادت امام حسین رضی الله عنه در بیت المقدس سیج سنگی را نه بر داشتند که در زیر آن خون تازه نیا فتند و بعضی گویند در آن روز خون از آسمان باریده و قبر ایشان در کربلا است

حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو الحسن ابو بکر نیز گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و نام علی و هو ابن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام چهارم اند و ولادت ایشان بدین شهر بوده است در سال سی و سه از هجرت و بقول سی و هشت بقول سی و شش نام مادر ایشان شهر بانو است و خضر بود که از اولاد نو شیروان عادل بود با چارم غزال نام و مدت عمر شریف ایشان شصت و یک سال یا شصت و دو سال و بقول پنجاه و شش سال و وفات ایشان در شب هجدهم محرم

و گویند که ایشان شبیه ترین مردمان بودند رسول صلعم از سینه تا به فرق سر و مدت عمر شریف ایشان چهل و هشت سال بوده و مدت خلافت ششماه و شهادت ایشان ریا زده هم ربع الاول سال پنجاه هجری بود مشهور است که ایشان را خاقون ایشان زهر داده و قبر ایشان در بقیع است

امیر المومنین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله و لقب شهید و نام حسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنه و ایشان امام سوم و ابوالاُسَمَند و ولادت ایشان رمدیه بود روز شنبه چهارم شعبان سال چهارم از هجرت و گویند مدت حمل ایشان ششماه بوده است و هیچ فرزندی ششماه نمانده است مگر ایشان و حضرت یحیی بن زکریا علیهما السلام و میان ولادت امیر المومنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها با امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است در رسول صلعم ایشان را حسین نام نهاده اند و ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از نور حسین مبین درخنده رخسار و بدیشان راه می بردند و گویند حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول صلعم گشتی میگرفتند رسول صلعم هر حسن را فرمودند که بگیر حسین را حضرت فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ را میگوئی که خرد را بگیر رسول علیه السلام فرمودند که اینک جبرئیل حسین را میگوید که حسن بگیر و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و پنج ماه بوده و شهادت ایشان در کربلا روز شنبه عاشوره وقت نماز پیشین و بقول روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز شهادت امام حسین رضی الله عنه در بیت المقدس سیج سنگی را نه بر داشتند که در زیر آن خون تازه نیا فتند و بعضی گویند در آن روز خون از آسمان باریده و قبر ایشان در کربلا است

حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو الحسن ابو بکر نیز گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و نام علی و هو ابن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام چهارم اند و ولادت ایشان بدین شهر بوده است در سال سی و سه از هجرت و بقول سی و هشت بقول سی و شش نام مادر ایشان شهر بانو است و خضر بود که از اولاد نو شیروان عادل بود با چارم غزال نام و مدت عمر شریف ایشان شصت و یک سال یا شصت و دو سال و بقول پنجاه و شش سال و وفات ایشان در شب هجدهم محرم

و نخبه و شانه و ام البنین نیز گفته اند و الشیاء کنیزک حضرت حمیده مادر امام موسی کاظم بود و فاطمه
رضی اللہ عنہ و آورده اند که شبی حمیده حضرت پیغمبر مسلم را در خواب دید که فرمود و نخبه را
به موسی پس خود بخش و زد و باشد پس بگوید که بهترین اهل زمین باشد و از امام
رضارضی اللہ عنہ روایت کند که گفت چون برضا حامله شدم هرگز در خود نقل حمل نیافتم و در خواب
از شکم خود آواز تبسج و تهلیل می شنیدم در زمانی که بوجد آمد و دستها بر زمین نهاد و رو
بر آسمان کرد و لبها می مبارک می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند و مدت عمر شریف
الشیاء چهل و نه سال بوده و بقول چهل و چهار و بقول چهل و پنج و بقول پنجاه سال است
وفات الشیاء در ولایت طوس واقع شده در قریه سنه با و از روستاق نوقان روز جمعه
سبت و یکم یا نهم ماه رمضان سال دویصد و هشت هجری گویند مامون ولد مارون جزاه اللہ
الشیاء را طلب داشت و پیش وی طبعمای میوه نماده بودند و خوشه انگور در دست داشت
و میخورد چون الشیاء را بدید از جای بر حسب و بالشیاء معانقه کرد و الشیاء را نبشاند و
آن خوشه انگور را بالشیاء داد و گفت یا ابن رسول اللہ ازین انگور خوشتر دیده الشیاء
فرمودند که انگور نیکو از هشت باشد پس مامون گفت ازین انگور بخور امام رضارضی اللہ
فرمودند مرا معاف دار مامون مبالغه کرد و گفت مانع چیست مگر ما را مسمم میداری و از دست ما
آن خوشه را گرفت و بعضی را از آن انگور بخورد و دیگر را به انگور رضارضی اللہ عنہ داد و الشیاء
دوسه دانه بخورد و بنیداختند و برخاستند مامون گفت کجا میروی گفت بدانجا که فرمودی
و حسین می بر سر مبارک خود پوشیده بیرون آمدند و بفرمودند تا در سر راهی بنهند و بر فراش خود
بنحفتند و در آنوقت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ فرزند الشیاء از مدینه بطریق علی ارض در یک ساعت
نزد یک پدر حاضر شدند رضارضی اللہ عنہ الشیاء را بسینه مبارک خود کشیده میان دو چشم
الشیاء را بوسیدند و بر بستر خود بردند و الشیاء نیز روی بر روی پدر خود نهادند و بالشیاء
سنان پنهان گفتند و بها نوقت رحلت فرمودند و قبر الشیاء در قبه قبر مارون الرشید است
بقبه که در سر راه حمید بن القحطه الطامی است و آن قریه امر و زعموره کلانی است
و بمشهد اشتهار داد

پنج سال بوده وفات ایشان نیز در مدینه بوده است روز دوشنبه پانزدهم رجب سال یکصد و چهل و هشت هجری و قبر ایشان در بقیع است و آن گنبد است که در آن امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن نیز آسوده اند رضی الله عنهم و در کشف المحجوب آورده اند که امام جعفر صادق رضی الله عنه روزی با مولی خویش نشسته بودند و میگفتند بیا سید تا بیعت کنیم و عهد گیریم که هر که از میان ما دستگیری یا بداند رقیامت همه را شفاعت کند گفتند یا ابن رسول الله صلعم ترا به شفاعت ما چه حاجت است که بد تو شفیع جمله خلائق است ایشان فرمودند که باین افعال خود شرم ندارم که اندر قیامت بروی بد خود نگرم

حضرت امام موسی کاظم رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو الحسن است و ابو ابراهیم و لقب کاظم نام موسی و هو ابن جعفر الصادق رضی الله عنهما و ایشان امام هشتم اند از ائمه اثنا عشر و ولادت ایشان به ابو الودیه میان مکه و مدینه روز یکشنبه هفتم صفر در سال یکصد و بیست و هفت هجری و مادر ایشان ام ولد بوده حمیده بربریه نام که امام محمد باقر رضی الله عنه ویرا خریده با امام جعفر صادق او را داده بودند و از وک خیر اهل الارض امام موسی بن امام جعفر رضی الله عنهما متولد شدند مدت عمر شریف ایشان پنجاه و چهار سال و بقولی پنجاه و پنج سال بوده و وفات ایشان روز جمعه ششم و بقولی هفتم و بقوله در نصف رجب سال یکصد و هشتاد و سه هجری در حبس مارون الرشید جزا الله و اتع شد و قبر ایشان در بغداد است در مقبره که مشهور است بقبر و قریش

امام موسی علی رضا رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو الحسن است چون کنیت پدر و از امام موسی کاظم رضی الله عنه آرند که فرموده اند ویرا عطا کردم کنیت خود و لقب رضا است و نام علی و هو ابن موسی بن جعفر رضی الله عنهم و ایشان امام هشتم اند و ولادت ایشان بمدینه بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاه و سه هجری بوده بعد از وفات عبد الشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه پنج سال و بقوله هفتم شوال و بقوله هفتم و بقولی ششم در سال مذکور و نیز بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و مادر ایشان ام ولد بوده اند کنسم نام داردی

اختلاف آواز با شور آنانه سخن کسی را نتوانستی شنود و نه سخن دمی هر وقت که هادی رضی اللہ عنہ بآنخانه درآمد همه مرغان خاموش گشتندی و چون بیرون شدی آواز و شور آغاز کردند

امام حسن رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب زکی و خاص و سراج و بعسکری مشهور اند و نام حسن و هو بن علی بن محمد بن علی رضا رضی اللہ عنہ و ایشان امام یازدهم از ائمه اثنا عشر ولادت ایشان بدین بود در سال دوصد و سی و یک بقول دوصد و سی و دو هجری و ما در ایشان ام ولد بوده سوسن نام و لقب هادی رضی اللہ عنہ ویرا حدیث نام نهادند و مدت عمر شریف ایشان سبست نه سال بقول سبست و نه سال بوده و فاته ایشان روز جمعه ششم یا هفتم ربیع الاول سال دوصد و شصت و در سرمن رے اتفاق افتاد و قبر ایشان بقبر پدر ایشان است در سرمن ای شخصی گفته که در زندان بودم از تنگی زندان و گرانی قید بزکی رضی اللہ عنہ شکایتی نوشتم و میخواستم که از تنگدستی چیزی بنویسم ما شرم داشتم و نوشتم در جواب من نوشت که امروز نماز پیشین را در خانه خود خواهی گذارد و نماز پیشین مرا از زندان بیرون آوردند نماز در خانه خود گذارم ناگاه دیدم که قاصدی آمد و برای من صد و نیا آورد و همراه آن کتابتی و در آن نوشته که هر وقت ترا حاجتی باشد آنرا طلب شرم مدار که آنچه طلب کنی با آن ای رسد

حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو القاسم است و نام محمد و هو ابن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا رضی اللہ عنہم و ایشان دوازدهم از ائمه اثنا عشر بقول اهل سنت و جماعت ولادت ایشان در سرمن رے بوده است در سبست و سوم رمضان سال دوصد و پنجاه و هشت هجری و ما در ایشان ام ولد بوده صقیل و لقبی سوسن و لقبی نرگس و روایت کرده اند که چون ایشان متولد شدند به دوزالو در آمده انگشت سبابه بجانب آسمان برداشتند پس عطسه زده گفتند الحمد لله رب العالمین سال دوصد و شصت و پنج و لقبی دوصد و شصت و شش که این را امامیه تاریخ اختفاے ایشان میدانند و اهل سنت و جماعت همین را تاریخ وفات بشمارند و میگویند که امام مهدی آخر الزمان بعد از این نزد یک جن نزول حضرت عیسی علیه السلام متولد خواهند شد و در اهل حق این است و اللہ اعلم بالصواب بدانکه اگر چه کرامات و فضیلت و خوارق عادات ائمه اثنا عشر رضی اللہ عنہم

حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه

کنیت الشیطان ابو جعفر است الشیطان را ابو جعفر ثانی نیز گفته اند ولقب تقی وجود و نام محمد و هو ابن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی الله عنه الشیطان امام هفتم اند ولادت الشیطان بدینیه بوده روز جمعه و هم رجب در سال یکصد و نود و پنج هجری بوده و نام مادر الشیطان خیران یار یحیانه و ام ولد بوده و بعضی گویند که از اهل ماریه قطیفه است و مدت عمر شریف سبست و پنج سال بوده وفات الشیطان روز سه شنبه ششم و پنج سال دو صد و سبست هجری در ایام خلافت معتمد روی داده و قبر الشیطان در بغداد است در قفای قبر جد الشیطان امام موسی کاظم رضی الله عنه گویند امام محمد تقی در سن یازده سالگی در بعضی از کوچهای بغداد با جمعی از کودکان استاده بودند اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون رفت گذر کرد بر اینجا اتفاقاً دهمه کودکان از سر راه بگریختند وجود رضی الله عنه بر جای استاده بودند چون مامون نزدیک رسید الشیطان را دید و الشیطان را خدای تعالی در دلها قبولی عظیم داده بود اسب خود را نگاه داشت پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه نرفتی فی الفور جواب دادند که ای امیر المومنین راه تنگ نیست که برفتن آن راه بر تو کشاده گردانم و مرا جریمه نبوده که از ترس بگریزم حسن بن تواب است که بی جریمه آزار میبخشد زبانی مامون را تکلم و صورت الشیطان بنایت خوش آمد پرسید که نام تو چیست فرمود که محمد پرسید که فرزند کیست فرمودند رضا رضی الله عنه پس ام الفضل دختر خود را نکاح الشیطان در آورد

حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه

کنیت الشیطان ابو الحسن است و الشیطان را ابی الحسن ثالث گفتند و ولقب هادی و زلی و عسکری و به تقی مشهور اند و نام علی ابن محمد بن موسی بن جعفر صادق رضی الله عنه و الشیطان امام و هم اند ولادت الشیطان در مدینه بوده سیزدهم ماه رجب و لقبوی روز عرفه در سال دو صد و چهار هجری و لقبوی دو صد و سیزده و مادر الشیطان ام ولد بوده شمانه نام و لقبوی ام الفضل بنت مامون و مدت عمر شریف الشیطان چهل یا چهل و یک سال بوده است وفات الشیطان در سرمن رای که از نوایم بغداد بسیار مشهور است روی داده روز دوشنبه آخر ماه جمادی الاول و لقبوی سیزدهم جمادی الآخر و صد و پنجاه و چهار هجری در زمان خلافت مستنصر بالله واقع شده و قبر الشیطان هم در سرای الشیطان است که در سرمن رای داشته گویند که متوکل را خانه بود و روی خانه مرغان بسیار که هر کس با بنجا دست زد

که در حبس پنج قبله آنقدر گوسفندان نداشت از آنست پیغمبر صلوات الله علیه کیفیت وفات ایشان در شوابه النبوة چنین مسطور است که در آفریقایان که بفرارفته بود و طاعت نمود و اصحاب وی خواستند که قبر کنند بسنگ رسیدند که قبر وی در آن گنده بودند و محدود می ساخته خواستند که کفن سازند و در جامه ای بپوشانند که دست بخت بی آدم نبود و بر ازان کفن ساخته و ازان قبر دفن کردند و صاحب کشف الحجب و تذکره الاولیاء چنین آورده اند که اولیس نزد امیر المومنین علی رضی الله عنه آمد بموافقت ایشان و صفین حرب میکرد تا شهید شد و تاریخ وفات ایشان بقول اولیاء رسولم در سال سبت و دو هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت هجری بود و امام عبد الله یافعی رحمه الله در روضة الراحین هر دو قول را مذکور ساخته

حضرت حسن بصری رحمه الله

کنیت ایشان ابو سعید است ایشان نو هر نروشن بودند ازین جهت حسن لولوی نیز میگفتند و از کبار تابعین اند امیر المومنین عمر را با صدوسی کس از صحابه رضی الله و دیده اند گویند مادر ایشان از موالی ام سلمه بوده رضی الله عنها نقل است که از ایشان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمان کیست گفتند مسلمانی در کتاب است و مسلمانان در زیر خاک و گیر رسیدند که ای شیخ دلهای ما خفته است که سخن تو در آنها اثر نیکند چه کنیم فرمودند کاشکی خفته بودی که چون خفته را بجنبایه بیدار شود و دلهای شما مرده است که هر چند بجنبانید بیدار نمیشود و ولادت ایشان در سال سبت یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و نه سال و وفات در پنجم رجب سال یکصد و ده هجری و قبر ایشان در بصره که سابق آباد بود و نزدیک بصره که الحال آباد است واقع شده

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

از کبار تابعین اند و یکی از فقهای سبعة مدینه و در خانه عمه خویش حضرت عائشه صدیق بن عمر تربیت یافته اند محیی بن معاذ فرموده اند که در مدینه پنج کیلومتر افضل تر از قاسم ندیدم و از زیارت مرویست که پنج کیلومتر از عالم ترازدی ندیدم و از عمر عبد العزیز رحمه الله منقول است که اگر محله خلافت باقتیار من می بود بقاسم می گذاشتم وفات ایشان در سال یکصد و هفت هجری بوده و بقوله یکصد و هشت و تقوی یکصد و دوازده و حدود و نیز گفته اند

زیاده از این است که بنده سر بر آید بر پیکر ایشان در حالات و مقامات عالیّه بوده چنانچه
تفصیل آن در بعضی کتب مندرج است و سلسله اکثر شایخ کبار به بعضی از ایشان میرسد لیکن
بجست اختصار بمثل از آن شبت گردانید و از آنکه آنجا عشره رضی اللہ عنہم پس بزرگ و فرزندان
خلف رسول اللہ صلعم باید دانست در ضای سرور کائنات علم و نجات خویش را در دوستی و
محبت اهل بیت باید شناخت اما فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اهل بیت را منحصر درین ندانده
تن نه دانی اگر چه ایشان بزمید فضیلت و کمال اختصاص شتار یافته اند زیرا که اهل فضیلت و کمال
از اهل بیت بسیار بوده اند و در طبقات آنکه آنجا عشره و چه تا خزان ایشان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و ایشان سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابه اند و پیغمبر صلعم
شان ایشان فرمودند که سلمان رحل من اهل البیت یعنی سلمان از اهل بیت است و انشاب ایشان
در علم باطن بعد یق اکبر است رضی اللہ عنہ وفات ایشان بدان بوده در سال سی و سه هجری
و مدت عمر شریف ایشان بقولی یک هزار پانصد و بقولے سه صد و پنجاه و بقولے دو صد
و پنجاه سال است و این قول صحیح است

حضرت اولیس ترمی رضی اللہ عنہ

نام شریف ایشان اولیس است از اهل نجد بوده اند قرن قبله السیت که ایشان منسوب اند
بدان آنحضرت رسول صلعم ایشان را ذخیر القابعین ستایش فرمودند و ایشان در زمان پیغمبر
علیه السلام بوده اند لیکن از دو سبب ملازمت آنسرور صلعم سیر نه شدگی بسبب خدمت مآور
پیری که داشتند و دیگر از کمال غلبه حال و ایشان شتر بانی کرده فرد آنرا نفقات خود و والد
صرف مینمودند بحجت موافقت آنسرور صلعم که در جنگ و ندان مبارک شهید شده بود چون معلوم
نمود که کدام و ندان شهید شده و ندانهای خود را تمام شکسته بودند چون پیغمبر صلعم وصیت
کرده بودند که خرقه مرا با اولیس رسانیده بگوئید که است مرا دعا کند امیر المومنین عمر در ایام
خلافت یا امیر المومنین علی رضی اللہ عنهما خرقه مبارک را نزد اولیس برده و درخواست
دعا بحجت است نمودند گویند که بدعا می ایشان حق تعالی ببرد و می گویند آن قبیله رجبیه و لغز

حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و علم حضرت امام اعظم را ایشان در عالم منتشر کردند امام ابو یوسف و ایشان را صاحبین و امامین میگویند صاحب تصانیف معتبره بودند امام شافعی رحمه الله شاکر و ایشان را سلطان المشائخ و مفلح حضرت گنج شکر می نویسند که امام شافعی در کتاب امام محمد میرفتند و می گفتند که اگر بگویم قرآن بلغت محمد بن حسن نازل شده است رواست هر آنی می توانم گفت بواسطه فصاحت وی و فوات ایشان چهاردهم جمادی الاخری در سال یکصد و هشتاد و نه هجری بوده و قبر در ری است چون ذکر ائمه اربعه رضی الله عنهم که بمنزله چهار عنصر دین اند و استقامت مذهب حق اهل سنت و جماعت بسبب وجود شریف ایشان است و ذکر امامین تمام شد شروع در ذکر اولیای کبار کرد اگر چه در نفحات الانس و کشف المحجوب و تذکرة الاولیاء و دیگر کتب احوال ایشان تفصیل مذکور است لیکن سلسله سلسله ظاهر بنی شد بجهت آن این فقیر هر سلسله را بعد ابد بیان نمی نماید و بعضی از مشائخ متقدمین که سلسله ایشان مسموع نه شد در فصل علمی ده ذکر خواهد نمود و انتساب مریدان بمشائخ بستمطریق است یکی بخرقه دوم بنعالمین سوم بصحبت و خدمت و تادب بآن و خرقه و دست خرقه را دوت و آنرا جز یک شیخ روا نباشد و دوم خرقه یک و آن از مشائخ بسیار بحبت یکت گرفتن روا باشد

پایان سلسله متبرکه که علیه عالیله قادریه که منسوب است بحضرت غوث الثقلین شاه عابد القادر رضی الله عنه این سلسله علیه را بعد از آنحضرت قادریه می نامند و بالاتر ایشان تا حضرت سید الطائفه جنیدیه می خوانند

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سره

عنیت ایشان ابو محفوظ است و نام پدر ایشان فیروز و بقولے فیروزان و بعضی گفته اند معروف بن علی الکرخنی و بادالدین در دین ترسا بودند و دست امام علی بن موسی الرضا رضی الله عنه سلمان شدند و در مذهب امام اعظم بوده اند و حضرت امام علی بن موسی را با ایشان کمال محبت و محبت بود و آنچه یافته اند از تربیت و برکت خدمت امام رضی الله عنه بوده در بام میکرده اند صاحب تذکرة الاولیاء گوید اگر عارف نبوده معرفت نبودی و باداود طائی در علم شاکر و ابو حنیفه رضی الله عنه و در طریقت مرید حبیب راعی است صحبت داشته اند حبیب راعی مرید سلمان فارسی رضی الله عنه نقل است که یک روز طهارت ایشان شکست

در بغداد معتزله علیه نمودند و امام را کنار شط تکلیف کردند که قرآن را مخلوق گوید پس بسیاری خلیفه
 بودند و سرانجام بر دسر اس خلیفه بود گفت ای امام زنها را که مردانه باشی که وقتی من دزدی کردم
 هزار چوبم زدند اقرار نه نمودم تا عاقبت ربائی یافتم منکه در باطل چنین صبر کردم تو که بر حقیقت
 ادلی تر باشی امام احمد فرمودند که این سخن باری بود و مراد ایشان را با وجود کبر سن بعقاب بین
 کشیدند و هزار تازیانه زدند که قرآن را مخلوق بگوئی نگفتند و در آن میان تبند از ایشان
 کشته شده شد و دستهای ایشان بسته شده بودند و دست از غیب پدید آمد معتزله
 چون این برهان بدیدند رها کردند و هم از آن آزار بر حمت حق پیوستند در حالت نزع بدست
 آشوبه میگردند و بزبان میگفتند که نه هنوز نه هنوز پس ایشان گفت پدر اینجا حالت است فرمودند
 وقتی با خطر است چه جای سوال است بدعا مدد کن که از حاضرانی که بر بالین اندکی ابلیس است
 که در برابر ایستاده و خاک او بار بر سر میزنند و میگویند که ای احمد جان و ایمان بردی از دست من
 و من میگویم نه هنوز نه هنوز تا یک نفس ماره است جای خطر است نه جای امن و چون وفات
 کردند جنازه ایشان را برگرفتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه میزدند تا چهل هزار که وجود و سراسر
 مسلمان شدند و زنا می انداختند و نعره میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند

حضرت امام ابو یوسف قدس سره

نام ایشان یعقوب بن ابراهیم اصل ایشان از کوفه است شاگرد امام مسلمین حضرت ابو حنیفه
 کوفی اندر رضی الله عنه و حضرت امام عظیم ایشان را ستایش میفرمودند اول ایشان را قاضی القضاة
 خواندند با وجود آنکه بقضا اشتغال داشتند هر روز دو صد رکعت نماز نافله میگذاردند منقول است
 که در وقت رحلت میفرمودند که هر چه فتوی دادم برگشتم الا آنچه موافق کتاب و سنت
 رسول خداست صلی الله علیه و سلم وفات ایشان در سبت و هفتم رجب سال یک صد
 و هشتاد و دو هجری و مدت عمر هفتاد و دو سال و در بغداد است

حضرت امام محمد شیبانی قدس سره

نام پدر ایشان حسن است از ولایت شام لعراق آمدند و در واسطه متوطن گشتند و در اینجا
 امام محمد متولد شدند و در کوفه نشو و نما یافته اند پدر ایشان از اهل بغداد و حضرت امام محمد شاگرد رشید

حضرت شاه سید الطائفه شیخ جنید رومی رحمہ اللہ

کلیت الشیطان ابو القاسم است ولقب سید الطائفه بن اوس السلطان خوارزمی و خوارزم
 خوارزمی و خراج ازان گویند کہ پدر الشیطان محمد بن جنید باشد آنگینہ فروختی والد سید الطائفه
 از نہادند بوده اند و مولد نساہ سید الطائفه بہ بغداد بوده مذہب سفیان ثوری داشتند
 مرید کامل و خواہر زادہ شیخ سری سقطی اندر مرجع مشائخ کبار مطلع سعادات و النوار بحر حقائق
 و اسرار سلطان طریقت پیشوای اہل حقیقت مقتدا سے زمان او تاد جہان و از انکہ و سادات
 این قوم بودہ اند و با حارث تماسبی محمد قصاب صحبت داشتند و رویم و ابو الحسن نور سے
 و شبلی و خراز و غیرہ و مشائخ جمع سلسلہا نسبت بالشیان درست کنند و منسوبان الشیطان را
 جنید یہ خوانند و ازین حجت الشیطان را سید الطائفه امام انکہ گویند سخن الشیطان در طریقت حجت
 و سچا پس از مشائخ متقدمین و متاخرین بر ظاہر و باطن الشیطان انگشت نتوانست نہاد و مقبول ہمہ بودند
 و بنا سے طریقہ الشیطان بر صحوست و معنی صحو و سکر را صاحب کشف المحجوب تفصیل بیان کردہ اند
 روز سے از سری سقطی پرسیدند کہ پیچ مرید یا درجہ بلند تر از پیہر باشد گفتند بل بر بان این
 ظاہر است جنید را درجہ فوق درجہ من است خلیفہ بعد از درویم را گفت ای بی ادب رویم گفت
 من بی ادب نباشتم کہ نیم روز با جنید صحبت داشتم باشد از دبی ادبی نیاید و شیخ ابو جعفر حداد
 گفتہ اند اگر عقل مردی بودی بصورت جنید بودی گویند کہ حضرت جنید سی سال نماز نداشتن
 گذارہ بر پائی با ستاوی و تا صبح اللہ گفتی پس ہم بدان وضو نماز ببادا و بگذاردی میفرمود
 خدای تعالی سی سال بزبان جنید با جنید سخن گفت و جنید در میان نہ خلق را خبر نہ میفرمودہ اند
 کہ یک روز و لم شدہ بودو گفتم انہی دلم باز دہند لے شنیدم کہ با جنید مادل بدان ر بودہ ایم تا ما با بانے
 تو باز میخوای تا با غیر ما بانی نقل است کہ یکی از بزرگان رسول صلعم را بخوابیدن شستہ و شیخ جنید
 حاضر شخصہ فتویٰ در آورد و رسول صلعم فرمودند جنید فتویٰ دہ گفت یا رسول اللہ تو حاضری فتویٰ
 بدیگری چون بد ہم فسد نمودند کہ چند انکہ انبیا را ہمہ امت خود مباہات بود مرا با جنید
 مباہات است حضرت شیخ بنو شماع و جد ہرگز نمی فسد نمودند و بظاہر و باطن بہ شرع شریف
 آراستہ بودند نقل است کہ روز سے سخن میگفتند مریدے لغزہ بزد اور ازان منع کردند

در حال تحیم کردند گفتند انیک و جله تحیم ترا میکنند فرمودند که تواند بود که تا آنجا برسم بے وضو
 بمیرم گویند برادر امام رضا رضی اللہ عنہ روزی مردم از دحام کردند و پلوے معروف
 قدس سره شکستند میارشدند سری سقطی گفت مراد صیته کن گفتند پیش از آنکه بمیرم
 پیراهن مرا بصدقه ده که میخواهم از دنیا بیرون روم برهنه چنانکه آمده بودم لاجرم در تجرید پیراهن
 نداشتند صاحب کشف المحجوب گفته اند که معروف ساقب و فضائل بسیار است و اندر
 قانون علم مقتداے قوم بوده است و حضرت شیخ معروف فرمودند علامت جو احمد روان
 سه چیز بود یک و فاسخ بخلاف دیگر ستایش بچود و دیگر عطاے بی سوال وفات ایشان
 دوم محرم سال دوصد و پنجاه هجری بوده و قبر در بغداد است بدعا کردن و زیارت بدانجا روند
 نجر است هر که دعا کند مستجاب شود

حضرت شیخ سری بن انگلس نسقطی قدس سره

کلیت ایشان ابوالحسن است و مرید حضرت شیخ معروف کرمی و مقصد از زمان و شیخ وقت
 و امام اهل تقوی و در اصناف علم کامل بوده اند ایشان فرمودند مردانست که در میان بازار
 بحق مشغول باشد و خرید و فروخت نماید و یک لحظه از اللہ تعالی غافل نباشد و نیز فرمودند
 قوی ترین تو تمام آنست که بر نفس خود غالب آئی و فرمودند ادب ترجمان دل بهت و فرمودند
 هر که عاجز آید از ادب نفس خویش از ادب غیر عاجز تر بود و فرمودند که پنج چیز است که قرار
 نگیرد در دل اگر در آن چیز دیگر بود خوف خداے در جای خداے و دوستی بخداے و حیا
 از خداے و انس بخدا می و فرموده اند که خلق آنست که خلق را از نجانی و می فرمودند که هر روز چند بار
 در آینه می نگریم از بیم آنکه مباد از شوئی گناه رویم سیاه شده باشد سید الطائفه شیخ
 جنید فرمودند که هیچکس را در عبادت کامل تر از سری سقطی ندیدم که نود و هشت سال
 بگذشت که پلو بر زمین نه نهاد و گرد و بیماری مرگ و هم فرموده اند که وقت رحلت گفتم
 مراد صیته کن فرمود ای جنید مشغول مشو بسبب خلق از صحبت خداے تعالی گفتم این سخن
 اگر پیشتر میگفتی با تو صحبت میداشتم وفات ایشان با صد و سه شنبه سوم ماه رمضان
 سال دوصد و پنجاه هجری بوده و قبر در شونیزه بغداد است -

و برنجایند و فرمودند اگر بار دیگر نغمه زنی ترا بمحور گردانم پس ایشان باز کسب سخن شدند و آن جوان خود را نگاه میداشت تا حال بجای رسید که طاقش نماند پلاک شد چون زفته او را دیدند در میان خلق خاکستر شده بود نقل است که در لغزاد روزی و زوی را آنخیه بودند دیدند و رفتند و پاپه دزد را بوسیدند مردم ازین سوال کردند گفتند هزار رحمت بروی باد که در کار خود مردوده است و چنان آن کار را کمال رسانید که سر در سر آن کار کرد نقل است که در مجلس حضرت شیخ کی برخواست و گفت دل کدام وقت خوش بود فرمودند آنوقت که او در دل بود و دهم حضرت شیخ جنید فرمودند که مرد بسیرت مرد آید نه بصورت و هم فرموده اند که هر که شناخت خدا را هرگز نشاد نبود و فرموده اند که وقت چون فوت شود آنرا هرگز نتوان یافت هیچ چیز غزیر تر از وقت نیست و فرموده اند جو انمردی است که باز خویش بر خلق نهی و هر چه داری بدی و فرمودند خلق چهار چیز است سخاوت و الفت نصیحت و شفقت شفقت آنست که بطوع ایشان دهمی و آنچه طلب میکنند منت بر ایشان نهی که ایشان طلب آن ندارند و سخنی نگوی که ایشان ندانند از حضرت شیخ پرسیدند که صحبت با که داریم فرمودند با کسی که هر نیکی که با تو کرده باشد بروی فراموش بود پرسیدند هیچ چیز نیست فاضل تر از زیستن فرمودند گرستی بر گریستن پرسیدند بنده کیست فرمودند آنکه از بندگی کسان آزاد بود پرسیدند راه بنده است چگونه است فرمودند دنیا را ترک گیری یافتی و خلاف کردی بحق پیوستی نقل است که فرمودند شبی به نماز مشغول بودم هر خند جدید کردم نفس من را در یک سجده موافقت نمیکرد و هیچ تفکر دیگر تو انستم کرد دل تنگ شدم خواستم از خانه بیرون آیم چون در کیشادم جوانی دیدم خود را در گلیم پیچیده و بر در سراسر در کشیده چون مرا دید گفت تا ازین زمان در انتظار تو بودم گفتم تو بودی که مرا بقیاس ساختی گفت آری مسئله را جواب ده چگونه در نفس که هرگز در داو داد دنی نگردد او گفتم آری چون مخالف هوای خود کند در داو دای او گردد چون این گفتم سرگرم بیان برد و گفت آه نفس چندین بار از من همین جواب شنیدی اکنون از جنید بشنو برخواست و بر رفت من ندانستم که از کجا آمد و کجا رفت وفات ایشان روز شنبه سبت و هفتم رجب

مدعیان از مشاهدۀ این حال شبلی و عوی خون نمودند شیخ شبلی گفت روحی شش روزه
 بآلیده و مشتاق شد فریاد کرد و خوانده شد پس اجابت کرد پس چسبیت گناہ من مدعیان از
 عوی گذشتند و ایشانرا اغدو داشتند نقل است که حضرت شیخ پرسیدند که اگر مالاکرم من که
 بود فرمودند آن بود که وقتی گناہ کسی را آمرزیده باشد هرگز کسی را بآن گناہ عذاب نکند که گناہیست
 که من فلان دوست و بنده خود را بآمرزم

شیخ عبد الواحد شی قدس اللہ سرہ

کنیت ایشان ابو الفضل است و نام پدر ایشان عبد الغزیز بن حرث بن اسد از بزرگان این
 طائفه علیہ و اکمل مریدان حضرت شیخ ابو بکر شبلی اند قدس اللہ تعالی سرہ وفات ایشان در جمادی الاخری
 سال چهار صد و بیست و پنج هجری بوده و قبر ایشان در مقبره حضرت امام خنبل است رحمہ اللہ
 شیخ ابو الفرح طرسوسی قدس اللہ سرہ

اصل ایشان از طرسوس است مرید شیخ عبد الواحد می اند و قدوه اولیای زمان و زمره
 مشائخ جهان و صاحب مقامات بلند و امانت ارحم بودہ اند

حضرت شیخ ابو الحسن نہکاری قدس سرہ

ام ایشان علی بن محمد بن جعفر القرشی نہکاری است مرید شیخ ابو الفرح طرسوسی اند و از بزرگان
 مشائخ وقت و مقتدای اہل زمان و صاحب خوارق و کرامات بودہ اند وفات ایشان در محرم
 سال چهار صد و ہشتاد و شش واقع شد

حضرت شیخ ابو سعید مبارک قدس سرہ

ام ایشان مبارک بن علی بن حسین المخزومی است سلطان الاولیاء و برہان الاتقیاء و قدوه
 عرفان و قبلہ سالکان پیر طریقت و واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاہر و باطن و صحبت دار
 غر علیہ السلام و ضلی المذہب و مرید شیخ ابو الحسن نہکاری و پیر خرقہ حضرت قطب ربانی محبوب
 سبحانی شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی اند رضی اللہ عنہ از حضرت غوث الثقلین منقول
 است کہ در ابتدای حال با خدای تعالی عہد کردہ بودم کہ نخورم تا نخوراند و نیا شامم
 نیا شامد چون چیل وز بگذشت شخصی آمد و قدری طعام بگذاشت و برفت نزد یک بود کہ نفس

گفت ای پیر طریقت و حقیقت این معانی را با موافقت هدایت مجبیه کرد و فرمودند این طایفه را لازم است که هر نفس را نفس آخر شمارند و با اتفاق و نفس آخر مشغول بلفظ الله افضل است بلفظ بیکم لا اله الا الله چرا که تواند بود که در نفی و پیش از تلفظ لفظ الله نفس منقطع شود و جوان گفت ارید علی من هذا یعنی و حبی ازین بهتر نمیخواهم فرمودند که لازم بر اے نفی غیر است و من غیر نمی بینم با تفسیر کنم جوان گفت ارید علی من هذا فرمودند که درین طریق متابعت صدیق اکبر کرده ام رضی الله عنه چنانچه گویند که رسول صلعم بحببت غذا سه مرتبه اصحاب را بداد و اولی الامر فرمودند و صدیق رضی الله عنه در هر مرتبه جمیع اموال خود را در راه حق داد رسول صلعم در هر بار می پرسیدند که چه گذاشتی برای عیال خود صدیق رضی الله عنه در مرتبه اول گفت اولی من از دو حال بیرون نیست صالح اند یا طالح اگر صالح اند حق تعالی بنده را صالح را ضایع نخواهد گذاشت و اگر طالح اند مرا با ایشان چه کار و در مرتبه دوم گفت گذاشتم بر اے ایشان سوره واقعه را که بعد از مغرب بخوانند و در مرتبه سوم گفت غم من رضی الله عنه اگر روزی برابر ابو بکر سبقت تو انعم کرد ام روز خواهد بود و دوران روز عمر را بداد بود و ابو بکر رضی الله عنه فقیر عمر رضی الله عنه نصف اموال خود را داد و صدیق رضی الله عنه تمام را چنانچه گویند که آنحضرت صلعم در آن روز جبرئیل را بصورت شخصی دیدند که لیف خرما پوشیده بود چون از سببان پرسیدند گفت یا رسول الله صلعم امر و جمیع الا که بتابعیت ابو بکر صدیق لیف خرما پوشیدند ناگهان دیدند که ابو بکر رضی الله عنه پیدا شد جائه لیف خرما پوشیده بوریای کمنه و دستار می و پیراهنی که در برش بود بر سر برداشته می آید و در این روز غیر ازین در بساط صدیق چیز نبود رسول صلعم پرسیدند یا ابو بکر بر اے عیال چه گذاشتی درین بار که مرتبه آخر بود گفت الله جوان گفت ارید علی من هذا حضرت شیخ شبلی گفتند ای جوان و حبابی خوب گفتیم اما سمت تو بس عالی است بهتر ازین بگویم فرمود که اختیار این طریق بموجب امر الهی است که در قرآن مجید آمده قل الله ثم فرهم فی نوحهم یلعبون یعنی بگو ای محمد الله بس بگذار آنها را در شغل آنها که بازی میکرده باشند جوان گفت حبسی حبسی یعنی بس است بس است بمن و نوره نزد جان بداد

روزی با دو تن در مجلس شیخ نشسته بودند چون برناسته بیرون رفتند شیخ جماد فرمودند
این انجی را قدمی است که در وقت او بر گردن همه اولیا خواهد بود هر آئینه ماور شود بآنکه بگوید
قدمی بنده علی رقبه کل ولی الله هر آئینه آنرا بگوید و همه اولیا گردن هندی و قات شیخ جماد
در ماه رمضان پانصد و سبست و پنج حجری قلع شده

حضرت غوث الثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر حسنی الحسینی رضی الله عنه
کنیت ایشان بادشاه مشایخ اندر طریقت و امام ائمه اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و ملقب است
آن پیر زمانه سرور عارفان یگانه شرف ز باد فخر عباد قطب صدانی عبدالقادر و هو ابن ابی صالح
سنوسی حنبلی و دست بن ابی عبداللہ بن یحیی زاید بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن علی بن عبد
محض بن حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم و حسنی و حسینی از ان جهت گویند که پدر عبد اللہ
محض حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم و مادر عبد اللہ محض فاطمہ بنت حسین
بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم دیگر آنکه والدہ ماجدہ آنحضرت نیز حسینی بوده اند و لقب
محی الدین است سبب لقب آنحضرت محی الدین آنست که فرموده اند روز جمعه از بعضی سیاحت
به بغداد می آمدم ناگاه به بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر
جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک او رفتم گفت مرا به نشان او را نبشاندم جدا او
تازه شد و صورت او خوب گشت و رنگ او صاف گردید از و ترسیدم گفت مرا می شناسی گفت
گفت من دین جد تو ام ضعیف شده بودم چنانکه دیدی مرا خدا می تعالی بتوزنده گردانید است
محی الدین او را بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی غلیظ پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین
نماز بگذاردم خلق از هر طرف بر من هجوم کردند دوست پای مرا می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین
و لقب آنحضرت نور آسمان با ناز شب است چنانکه فرمودند شعرنا بلبل الافراح الملاحه و دوا طیار
فنی العلماء ایازا شمشید و غوث الثقلین میگویند که تصرف آنحضرت بر جن و انس بوده چنانچه
آدمیان در مجلس آن غوث اعظم حاضر می شدند و اسلام می آوردند و تائب می گشتند و افاوه میکردند
جنیان نیز صف صفت در مجلس حاضر میگشتند و اسلام می آوردند و فائده حاصل می نمودند
و آنحضرت میفرمودند که من انس را مشایخ است و مرجن را مشایخ است و در ملک و من شیخ کل من شیخ ابوسعید

از کسکی بالای طعام افتد گفتم والله از عمدی که با خدای خود بستم بر نگردم ناگاه از باطن خود
 آوازی شنیدم که کسی به آواز بلند میگفت الجوع الجوع حضرت شیخ ابوسعید خضرمی بر من گذشت
 آن آواز بشنیده گفتم عبد القادر این چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح
 بر قفسه رخو است در مشاهده خداوند خود گفت بخانه ما بیا و برفت من گفتم بیرون
 نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد گفت بر خیز و پیش ابوسعید رو فرستم
 دیدم که ابوسعید بر در خانه ایستاده انتظار من میکشید گفتم ای شاه عبد القادر آنچه من
 ترا گفتم بس نبود که خضر را نیز بالیستی گفت پس مرا بخانه در آورد و طعامی که مهیا کرده بود قلمه نم
 در دهان من می نهاد تا سیر شدم و بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت او را لازم گرفت
 بنامی مدرسه باب الانفخ که بحضرت غوث الثقلین است ایشان کرده اند و در حیات بحضرت
 غوث اعظم داده بودند چنانچه قبر مبارک حضرت غوث اعظم در همان مدرسه است وفات حضرت
 شیخ ابوسعید الخضرمی در سنه پانصد و سیزده هجری واقع شد

حضرت شیخ حماد و دباس قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام حماد بن مسلم و دباس و دو شاب فروش را گویند
 پیر صحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر رضی الله عنه از مشایخ کبار و عارف اسرار و
 مقتدای دقت و صاحب کرامات عالییه بوده اند و با وجود آنکه امی اند حق تعالی علم لدنی را بایشان
 کرامت فرموده بود و دوازده هزار مرید کامل داشتند بهتر و مستر به مرید شیخ عبد القادر
 جلی اند رضی الله عنه نقل است که روزی شیخ حماد میفرمودند مرا دوازده هزار مرید است و هر شب
 ایشان را یاد میکنم و حاجات ایشان را از خدای تعالی میخواهم و هر که از ایشان بگناهی مبتلاست
 درخواست میکنم یا در آن ماه توفیق توبه دهد یا از جهان بیرون برد تا دیر در گناه نماند
 حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه در اینجا حاضر بوده گفتند اگر حق سبحانه تعالی مرا منزلیتی بدهد
 از دو خواست کنم که مریدان من تا قیام قیامت بی توبه نمانند و من بدین ضمان ایشان با
 شیخ حماد گفتند که حق سبحانه تعالی مرا مشاهده نمود آنچه او از خداوند خود است حق تعالی
 قبول کرد و نقل است که حضرت غوث اعظم جوان بودند و در صحبت حضرت شیخ حماد میفرمودند

نسبت ارادت آنحضرت بدانکه ترتیب حضرت غوث الثقلین بواسطه از روحانیت حضرت رسالت
پناه محمدی صلعم است و پیر خرقه آنحضرت شیخ ابوسعید مخزومی و دانشمند شیخ ابوسعید اسامی که بالاتبه تربیت
نموده شده نسبت خرقه بشیخ معروف کرخی رسیده بحضرت امام رضا رضی الله عنه میرسد و از اینجا
از آبای کرام حضرت گذشته بسیدانام صلعم میرسد و پیر صحبت آنحضرت شیخ حماد و یاس اند
رحمه الله و باخضر علیه السلام بسیار صحبت داشته اند و جنبل مذہب بوده اند و قوی بر نذر
امام شافعی و امام احمد جنبل میدادند شیخ بقای بن بطو گفته اند روزی حضرت غوث اعظم
بزیارت قبر امام احمد جنبل رفتند پس دیدم که امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار
گرفت و گفت ای شیخ عبدالقادر محتاج من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت
کنیت والدۀ مکرمۀ مغلطہ آنحضرت ام الحیر و لقب و نام آمنه الجیار فاطمہ بنت شیخ عبد الله
صومی است که از کبار مشایخ گیلان و مقتدای اولیای زمان و مستجاب الدعوات بوده اند
حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نوشته اند که شیخ عبد الله صومی از روسا و زیاد بوده و مرا و را
احوال عالی و کرامات ظاہر بوده و قتیکه در غضب شدی حق سبحانہ و تعالیٰ از برای
وی زود انتقام کشیدی و هر چه خواستی خدای تعالیٰ چنان کردی و هر چیز که پیش از وقوع
آن خبر کردی چنان واقع شدی و والدۀ ماجدہ حضرت غوث الثقلین را برہ وافر بود از خیر و
صلاح شیخ عبد الرزاق ولد حضرت غوث اعظم فرمودند وقتی که غوث صدیقی از صلب شریف
پدر برحم لطیف مادر حلول نمودند والدۀ مکرمۀ مغلطہ ایشان در سن شصت سالگی که زبان یاس
بوده اند و این کرامات آنحضرت است والدۀ آنحضرت از کبار نساء عارفات صاحبات و
اصلاحات و صاحب مکاشفات بوده اند و ولادت با سعادت غوث اعظم در حیلان اول شب
ماه رمضان سال چهار صد و ہفتاد و بقولی ہفتاد و یک ہجری بوده والدہ آنحضرت فرموده اند
کہ چون فرزندم عبد القادر متولد شد ہرگز در ماه رمضان روز بستان نگرفتی و شیر نخوردی
یکبار ہلال رمضان بحبت ابرو پوشیدہ شدہ بود مردم از من پرسیدند گفتم فرزندم امر
شیر نخورده است آخر معلوم شد کہ آنروز از ماہ رمضان بوده است و آنحضرت فرمودند
کہ ورا وائل جوانی چون چشم من بخواب گرم شدی آواز می شنیدم کہ امی عبد القادر ترا برآورد

عبد الله بغدادی رحمه الله گفته اند که عاجزه داشتم فاطمه نام شانزده ساله بلای می بام برآمد و بود
غائب شد بخیریت حضرت غوث الثقلین رستم و آن قضیه را گفتم فرمودند امشب در خرابه کربخ
که محله ایست از بغداد بروبر زمین دایره کش و وقت کشیدن آنره گوی بسم الله و علی نبی القادر
و دوران نشین چون شب تاریک شود طوائف جن بر تو خواهند گذشت بطور مختلفه هیچ خوف نکنی و
وقت سحر بادشاه ایشان باشکری باید و از تو پرسد بگوئی شیخ عبد القادر مراد تو فرستاده است
و قضیه دختر با و بگوئی راوی گوید چنان کردم جنیان صف صف بصورت مختلفه میگذشتند و هیچ
یکی نمیتوانست که نزدیک دایره آید تا آنکه بادشاه ایشان براسی سوار با جماعه از جنیان پیدا شد
و مقابل دایره بایستاد و مرا پرسید که حاجت تو چیست گفتم شیخ مراد تو فرستاده است در حال
از اسب فرود آمد و زمین بوسید و بگردن دایره نشست و گفت چرا فرستاده است دختر غائب
شدن دختر با و گفتم فرمود تا آن دیو که دختر را برده بود حاضر کنند در حال آن دیو را با دخت
حاضر کردند گفتند از دیوان چنین است آن دیو را گفت ترا چه باعث شد که این دختر را از رکاب
غوث ربودی گفت مرا خوش آمد و در دل جای کرد فرمود آنرا گردن زنند دختر را بمن داد
گفتم مثل تو فرمان بردار مرشیخ را ندیدم گفت ما چگونه مطیع او باشیم که چون او از خانه جمیع اجنه
اقصای عالم نظر میکند از همیت او همه در فرار میشوند و چون حق تعالی اقامت قطب میکند
او را تسکون میگرداند بر جن و انس و جلی آنحضرت را بحجت آن گویند که اصل آن غوث آفاق
از ولایت جیل است و ولادت با سعادت آن نیز در آنجا واقع شده و آن ملکی است
و رومی طبرستان که آنرا جیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفته اند جیل موضعی است
بر کنار دجله کیره راه از بغداد بطرف واسطه و نیز موضعی است جیل نام نزدیک مدائن
بحسب نسبت این دو موضع هم گیل و گیلانی و جیلانی میگویند اما جماعه که نسبت آنحضرت
باین دو موضع کرده اند صاحب روضه النواظر که از کابر وقت بودند و قول ایشان
سند است نوشته اند که قول آنها غلط است و گفته اند میتواند بود که آنحضرت درین موضع
چند روز اقامت نموده باشند چنانچه در برج محبی اما اصل آنحضرت از ولایت گیلانست
و صاحب معجم البلدان آنحضرت را بموضع بشتیز که از مضافات ولایت گیلان است نسبت کرده

بسویش شد فرمودند بفرست معبود اگر حرمت اتصال او بنعمیه صلعم نبود می آشتیم که آن خون
 تا خانه او بر نرفته و حضرت غوث اعظم هرگز نجانه پیچ کی از خلفا و صاحب خشمی نه رفته اند
 و بر بساط آسمانه نشسته اند و بحبت الشیخان نفیسم فرمودند و چون خلیفه نجانه آنحضرت آمدی
 اندرون میرفتند و باز می آمدند تا قیام از برای او نباشد در تکلم بخلیفه مبالغه بسیار می نمودند
 و خلیفه دست می بوسید و آداب می نشست و می گفت هر چه شیخ فرماید بسیر و چشمه باد چون رقم
 می نوشتند باین طریق که عبد القادر تبوچین میفرماید و فرمان او بر تو نافذ است و حکم او مقرر است
 سودمند و بر تو حجت چون رقم بر خلیفه رسیدی بوسیدی و بر سر گذاشتی گویند که هر یکس
 خوش خلق و شریکین و کریم و مهربان تر از آنحضرت نبوده چنانچه هر یکی از نه نشینان آنحضرت
 گمان بر روی که از نزد آنحضرت عزیز تر نیست و هیچگاه جواب سائل را رد و نفرمودی و هر بیماری
 که اطباء از علاج او عاجز می آمدند او را بخدمت آنحضرت می آوردند و بجز در سیدن دست مبارک
 شفای یافت نقل است که دزدی نجانه آنحضرت در آمد نابینا شد و پیچ توانست بر دوری نشنا
 خضر علیه السلام در رسید و گفت یا ولی الله کی از ابدال فوت شده بهر که حکم فرماید بجای او
 نصب کرده شود فرمودند که در خانه ما شخصی بشکستگی افتاده است بردار و بیرون آر و بجا
 آن ابدال نصب کن خضر علیه السلام او را از آن خانه پیش آن یگانه عصر آورد و بیک نظر
 کیمیا اثر آنحضرت بنیاد کرده بمرتبه ابدالیت رسید چون در آن بقعه شریف بغیر از معرفت
 و محبت الهی چیزی دیگر نبود پس در حقیقت آن شخص که بدزدی این متاع آمده بود ازین بود
 که آنحضرت او را بمطلب رسانیده اند و محروم و ساخته اند و بمرتبه ابدالیت فائز گردانید
 گویند که غزل و نصب اقطاب و ابدال و اوتاد و سلب حال او لیا بدست ایشان بود
 هر کرا میخواستند غزل نموده بجای او دیگر بر نصب میفرمودند چنانچه یکی از ابدال وفات
 یافته بود و کافر می را از قسطنطنیه آورده موی بروت او را گرفته محمد نام گذاشتند و طاق
 مبارک خود را بر سر او نهاده داخل آن جامعه نمودند و روزی یکی از مردان غیب در هوا میرفت
 چون بر سمت الراس بغداد رسید و در دل گذرانید که در شهر بغداد پیچ مردمی نیست
 حضرت غوث اعظم در یافته حال او را از سلب نمودند و آن جوان از هوا بدرگاه آنحضرت افتاد

خواب نیا فریدیم و چون بکتاب میرسیدم آواز ملائکه می شنیدم که می گفتند برخیزید و جای دهیدلی
 خدای را و آنحضرت هشتاد و سه ساله بودند که از جیلان بغداد آمدند و در سال چهارصد و هشتاد و هشت
 به بغداد رسیده به تحصیل علوم مشغول گشتند اول بقرأت قرآن بعد ازین بفقہ و حدیث و دیگر علوم
 دینی و در اندک زمانی بر اقران خود فائق شدند و از همه ممتاز گشتند و در همین سفر اول
 نشست کس از قطاع الطرق بر دست آنحضرت توبه کرده مرید شدند و در سال پانصد
 و هشت و یک بمروود پیغمبر صلعم و حضرت علی کرم الله وجهه که آب دهن مبارک در دهن
 آنحضرت انداختند بر منبر بر آمده مجلس وعظ نهادند و تا چهل سال در جمیع علوم دینی تکلم میفرمودند
 وقت وعظ می فرمودند که ای اهل آسمان و زمین بیا بیاید و بشنوید سخن مراد از من چیزی بیان نمود
 که نائب و وارث پیغمبر صلعم در زمین و درین مجلس خلعت اعطا میشود حق تعالی بر دل من
 تجلی میکند و قریب هفتاد هزار نفر در مجلس وعظ آنحضرت حاضر می شدند و چهارصد نفر کلام
 آنحضرت را می نوشتند و هر گاه مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت انتظام وجد و ذوق
 دوسته کس نمی مروند و شیخ ابوسعید قیلومی رحمه الله گفته اند که در مجلس شیخ عبدالقادر بار
 پیغمبر صلعم و پیغمبران و دیگر اهل صلوات الله علیهم و ملائکه و اجنه را صف مشاهده میکردم
 کتاب غلیظه الطالبین و فتوح العین تصنیف آنحضرت است علیه مبارک آنحضرت را در کتب
 معتبره چنین نوشته اند خیف البدن میانه بالا غلیظ الصدر کشاده پیشانی گندمگون
 پیوسته ابرو و آواز آنحضرت بلند بوده و لباس بطریق علمای پوشیدند گاهی طیلسان
 و گاهی جامه در میگردند که قیمت یک گز آن بیک دنیا بود و یک حصه زیاده و نمی فرمودند
 که نمی پوشم تا نمی پوشانند و نمی خورم تا نمی خوراند و نمیگویم تا نمی گویند و اگر کسی بدید
 آنحضرت می آورد قبول نمی نمودند اما غیر از سلاطین و همان لحظه بجا فران مجلس شصت میفرمودند
 روزی امام المستجد بالله خلیفه بغداد بخدمت آنحضرت آمده بدیده زر پیش نهاد فرمودند
 حاجت نیست الخاح بسیار نمود آنحضرت یک بدیده ابدست راست و یک رابدست چپ
 برداشته با هم بشلیدند از آن رخ روان شد فرمودند ای ابوالمظفر از خدای شرم ندری
 که خونها سر مردم میخوری و بر خود گرد میکنی و بدان با من برابر می شوی در حال خلیفه

و شیخ مبارک بن علی الحلی و شیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی و شیخ عبدالقادر بن حسن
 بنداوی و شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر عطار و شیخ ابوعبداللہ محمد الادانی و شیخ ابوالاعلیٰ
 و شیخ شهاب الدین سہروردی و شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود الزاز و شیخ ابوالمنار محمود
 بن عثمان البقال و شیخ عبادالبواب و شیخ عبدالرحیم قادی منربی و شیخ ابوعمر
 و عثمان بن مروزہ و شیخ مکارم ہنر خالصی و شیخ خلیفہ بن موسیٰ ہنر ملکی و شیخ ابوالحسن جوہی
 و شیخ عبداللہ قریشی و شیخ ابوالبرکات بن صحرا موی و شیخ ابوالفتح ابراہیم بن علی اغلب
 و شیخ غوث رضی اللہ عنہم جمعین و غیر ایشان نیز جمعی از مشائخ کبار در انجا بودند و آنحضرت
 بالائے منبر سخن میگفت و در اثنائے سخن فرمودند قدمی بزدہ علی رقبۃ کل فی اللہ شیخ علی ہستی
 بر منبر برآمدہ و قدم مبارک آنحضرت را گرفته برگردن ہناد و بزیر دامن آنحضرت درآمد و
 سائر اولیا گرد نہاد و پیش داشتند شیخ ابوسعید قلیوی گفتہ اند کہ چون حضرت شیخ عبدالقادر
 فرمود کہ قدمی بزدہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بر دل آنحضرت تجلی کرد و رسول
 صلعم بر دست طائفہ از ملائکہ مقربین بحضور اولیای متقدمین و متاخرین کہ در انجا حاضر بودند احیا
 با حساب خود و اموات بار و لوح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکہ در حال اغیاب مجلس
 آنحضرت را در میان گرفتہ بودند و صفہا در ہوا ایستادہ و بر روی زمین پیچ ولی مانند
 مگر کہ گردن خود را پست کرد و گویند کہ یک کس از عجم تو اضح نکر طال ویرا سلب نمودند
 و ظاہر است کہ این قسم دعوی از کمال عنایت بی نہایت الہ و فرزندے و حمایت حضرت
 رسالت پناہ صلعم بود کہ ہمہ اولیاء اللہ تو اضح نمودند و فرمان ایشان را قبول کردند و
 پیچ ولی بان مقام نہ رسیدہ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
 و در او اہل حال آن غوث اعظم بعضی از مشائخ گفتہ اند کہ ابن جوان عجمی را قدمی است کہ
 برگردن جمیع اولیاء اللہ خواہد بود و از مشائخ کبار اکثری صد سال پیشتر نیز از احوال آنحضرت
 خبر دادہ بودند چنانچہ شیخ ابوبکر بن مرار الطابخی قدس اللہ سرہ کہ از کبار متقدمان مشائخ
 غزا و اند و صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ بودہ اند و در خواب مرید حضرت
 صدیق اکبر شدہ بواسطہ خرقہ از حضرت صدیق رضی اللہ عنہ گرفتہ و فرمودند کہ

و بالتاس شیخ علی سیتی از تقصیر او در گذشتند و بگرد باز در سوادپور از نموده برفت و طریقه انحصار
عام شرع بوده و اگر کسی را میدیدند که برخلاف شرع شریف عمل میکند حال او را سلب میکردند
و میفرمودند که امی مردم اگر ادب شریعت نمی بود و هر آینه خبر میکردم شمار آنچه میخورد و ذخیره
میکند شما پیش من همچو شیشه آید می بینم آنچه در ظاهر و باطن شماست یکی از اکابر بحضر علیه السلام
در باب حضرت غوث اعظم سوال نمود فرمود که حق تعالی پیچ ولی را بمقامی نه رسانید مگر آنکه
شیخ را مقامی برتر از ان داد و کاس محبت خود بنجشانید هیچکس را اگر آنکه شیخ را بهتر و گوارا تر
از ان داد و عطا فرمود و گفت شیخ عبدالقادر فردا احبابست و غوث و قطب اولیای زمان
خویش و گویند که آن غوث صدانی روزی در رباط خویش مجلس فرموده بودند و عام مشایخ
قریب صد تن حاضر بودند از جمله شیخ علی سیتی بود و شیخ بقای بن بطوطه شیخ ابوسعید قیلومی
و شیخ ابوالنجیب سهروردی عم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ جاگیر و قصب البان
موصلی و شیخ ابوالمسعود و شیخ غراز بطاحی و شیخ منصور بطاحی و شیخ حماد بن مسلم و باس
و خواجہ یوسف بن ایوب بهدانی که میر سلسله خواجگان نقشبند اند و شیخ عقیل بن مسیحی
و شیخ ابوبکر از مغربی و شیخ عدی بن مسافر و شیخ علی بن وهب سنجاری و شیخ موسی بن باین دلی
و شیخ احمد بن ابوالحسن رفاغی و شیخ عبدالرحمن طفسونجی و شیخ علی مطرب و شیخ ماحد کردی
و شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق و شیخ سدید سنجاری
و شیخ حیات بن نفیس حرانی و شیخ مرسلان دمشقی و شیخ عبدالکریم الاکبر العمر و شیخ ابوالعباس
البوسقی الصرمی و شیخ ابوطهیم ابراهیم بن دینار و شیخ مکارم اکبری و شیخ صدقه بغدادی
و شیخ یحیی دوری قرش و شیخ ضیاء الدین ابراهیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی و شیخ ابوعبداللہ
و شیخ ابوبکر الحامی المزین و شیخ جمیل و شیخ ابو محمد عبدالحق حریمی و شیخ ابو عمر الکلمانی و شیخ ابو حفص
عمرو بن ابی النصر الغزال و شیخ مظفر الحمال محمد بن درمانی افرونی و شیخ ابوالعباس احمد
بیانی و شیخ ابوالعباس احمد بن العربی و شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف النخاس و شیخ ابو عمر
و عثمان بن احمد شوکی که از جال العنیب بودند سیار و شیخ سلطان بن احمد المزین و شیخ
ابوبکر بن عبد الحمید شیبانی و شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ و شیخ ابو محمد بن عیسی المعروف بالکونج

و چون ایشانرا پیید سلام من برسایند و بگویند که مرا فراموش نکنند گویند که آنحضرت فرموده اند
 که نسبت پنج سال در بیابانهای بقدم تجرید در سیاحت بودم و چهل سال بوفضای عشا
 نماز باده گذارده ام و پانزده سال بعد از ادای نماز عشا بیک پاسیاده ختم قرآن
 میکردم تا سحر شبے نفس من آرزوے خواب کرد و گفتم چه شود اگر یک ساعتی بپای
 گفتم او شنیدم و بهانجا بیکپای ایستاده ختم قرآن کردم و خواب بصورتے پیش من
 تشکل شدہ می آمد من نفضب بانگ بردی میزد و وقع می شد و می فرمودند چهل چهل
 روز روزه میداشتم در بیان عراق یازده سال در رجب عجمی اقامت میکردم و بسبب ثبات
 من آنرا برج عجمی می گویند نقل است از شیخ عبدالرزاق فرزند آنحضرت که غوث اعظم
 سیفر موده اند که مراد بست کاغذے داده شد بمقدار درازے اتنا نظر دیدم که نام اصحاب
 و مریدان من که تاقیام قیامت نسبت خود بمن درست خواهند کرد در اینجا ثبت نموده اند
 و حکم شد که این همه را بتو بخشیدم نقل است که آنحضرت سیفر مودند که قسم بغیرت و طہالت
 او که قدم بر ندارم از پیش پروردگار خود تاروان نکنند مریدان مرا بمن بسوی بہشت
 و آنحضرت فرموده اند کہ اگر مرید من در مشرق باشد و من در مغرب باشم و
 برہنہ شود عورت او را ہر آئینہ پوشم از مغرب در مشرق او را نقل است از شیخ
 عمران کہ وقتے با آنحضرت عرض کردم کہ اگر شخصے خود را مرید حضرت بگوید و دست جمعیت
 بہ شان داده باشد و خرقة از ثمان پوشیدہ باشد ما او را از اصحاب حضرت شماریم
 یا نہ فرمودند بلے ہر کہ خود را بمن نسبت کند قبول کند او را حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ و بپادار
 گناہان او را و او از جملہ اصحاب من است نقل است از شیخ عمر بن زکاء آنحضرت می فرمودند
 کہ نغزید حسین بن منصور علاج و کسے نبود در زمان او کہ دستگیری او کند اگر من بے بودم
 دستگیری او میکردم ہر کسی کہ از مریدان من باشد و ملتزم و مرکب او را تاقیام قیامت
 دستگیری کنم بشارت باد بر کسانیکہ پیر ایشان شیخ عبدالقادر و امام الشیخان ابو یوسف
 و پیغمبر الشیخان محمد رسول اللہ صلعم و خوشحال آن سعادت مند ان و نیک نجاتی
 کہ باین سعادت عظمیٰ مشرف شدہ اند و درین درگاہ نسبت ارادت و بندگی را درست

از حق سبحانہ و تعالیٰ عہد گرفتہم کہ حسبی کہ در روضہ من در آید آتش آذر السنوز و قبر الشیخان
در بطاح است و گوشت یا ماہی کہ از نزد یک قبر الشیخان می بردند ہرگز بختہ نمی شدی گفتہ اند کہ
او تا مد عساق ہفت کس اند معروف کرخے و امام حنبل و شہر حانی و تصویر بن عمار و ضیاء لہدای
و تہیل بن عبد اللہ تستری و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرار ہم از الشیخان پرسیدند کہ شیخ عبد القادر
کیست فرمودند عجیبی است شریف کہ در بغداد خواهد بود طور او در قرن پنجم است و شیخ ابو محمد سہلی
کہ مرید شیخ ابو بکر بطاحی و از اعیان مشائخ عراق و صاحب خوارق ملبند و مقامات ارجمند بودہ اند
و قبر الشیخان در حدادویہ است کہ از ویہ ماہے بطاح است می فرمودند کہ شیخ عبد القادر
کسی است کہ اقتدار کردہ شود بافعال او و اقوال او و حق تعالیٰ جمع کثیری را بہ برکت
او بہ مرتبہ ماہے عالی رساند و مباہات کند و ز قیامت با متہاے سابق و حضرت غوث الثقلین
میفرمودند کہ ہر دلی بر قدم بنی میباشد و من بر قدم جد خود صلعم و ہر قدری کہ جدم بر دامن
من برانجا نہادم مگر در قدم نبوت کہ راہ نیست و ران غیر نبی را و این اشارت بہ کمال مرتبہ
ولایت و متابعت و پیروی آن سرور است صلعم نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن مصلی
کہ گفت شنیدم از پدر خود کہ می گفت سیزدہ سال خدمت حضرت شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کردم ہرگز ندیدم کہ مگس بر الشیخان نشستہ باشد یا خلط و خوسے بیرون
انداختہ باشند جمیع مشائخ وقت را روے ارادت با آنحضرت بودہ و امام یافعی گفتہ اند
کہ اکثری از مشائخ یمن بحضرت غوث اعظم نسبت درست کردہ اند خواجہ معین الدین چشتی
و شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہا بکلامت آنحضرت رسیدہ فیض و جمعیت باطن
حاصل نمودہ اند نقل است کہ پیش شیخ عقیل ذکر کردند کہ جوان عجمی عبد القادر نام در بغداد
مشہور شدہ است فرمودند او در آسمان مشہور تر است از آنکہ در زمین از شیخ ابو بکر امی
مغربی کہ از اجلہ مشائخ مغرب بودہ اند بعضی از اصحاب گفتند بہ بغداد و میر ویم فرمودند
چون با بنجا برسید ز ہزار کہ ترک ملازمت شیخ عبد القادر نہ نماید بخدا سوگند
کہ در تمام عجم مثل او آفریدہ نہ شدہ در عساق مثل او دیدہ نہ شدہ و مشرق
زمین مباہات میکند او بہ مغرب و علم و کمال او بہتر است از علم و کمالات اولیای دیگر

رضی اللہ عنہ در آمد و مدتی در خدمت الشیطان ماند م چون غریمت مراجعت مصر کردم اذ آن بیت
دستوری خواستم مرا وصیت کردند که از هیچ کس چیزی نخواهی و انگشت مبارک خود را در
دهن من انداختند و فرمودند که این را یکدوبار گرد بچنان کردم از بغداد تا بمصر آمد و
طعام احتیاج نه شد و قوت در زیادت بود نقل است از شیخ ابوالمظفر اسمعیل که وقتی شیخ علی
بن سبیتی بیمار شد و حضرت غوث اعظم بعیادت شیخ رفتند و در آن موضع دو درخت خسرو
خشک شده بود و از مدت چهار سال اصلا بار و رطوبتی نشد پس غوث اطفالین در زیر یک درخت
و صنوسا خند و در زیر درخت دیگر و جد کعت نماز گزار و ند سهران هفته هر دو درخت سبز
شدند و بار گرفتند نقل است که وقتی شخصی بخدمت آن قبله حاجات آمد و گفت که عورت من حامله
و مرا آرزوی پسراست فرمودند خواهد شد چون وضع حمل شد زن آن مرد را دختر بزاد و آنرا
برداشتند بخدمت آنحضرت آورد و گفت که این دختر است فرمودند در خانه در آئی و این را
به هیچ و به بین که چه میشود چون بموجب فرموده عمل کرد همان لحظه آن دختر پس شد نقل است
از شیخ ابوالحسن و در خدمت غوث صمدانی میفرمودند که آفتاب و ماهتاب بر من آیند تا بر من
سلام کنند و سال و ماه و هفته و روز بر من آمده سلام سیگویند و آنچه از خیر و شر در ایشان
مقدر شده خبر میدهند و شیخ سیف الدین عبد الوهاب دلد غوث اعظم فرموده اند که هیچ ماهی
از ماه بانودی مگر که پیش از آن که نوشیدی بیامدی پیش والد من اگر چنانچه در آن ماه بدی
و سختی مقدر شده بودی در صورت تا خوش آمدی و اگر گرفت و خیر مقدر شده بودی بصورت
نیگو بیامدی آخر روز جمعه سلج نجاهی الاخری سال بالفصد و شصت و هجده از مشایخ در صحبت
آنحضرت نشستند بودند که جوانی خود بر دے در آمد و گفت السلام علیک یا ولی اللہ
من ماه ربیم آمده ام تا ترا تنیبت گویم و در سن پنج بدی و سختی مقدر نه شده است
در آن ماه رجب پنج ندیدند مردم مگر خیر و نیکی چون یکشنبه سلج رجب بود شخصی گریه نظر آمد
و گفت السلام علیک یا ولی اللہ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تنیبت گویم مقدر شده است
در من موت و فناء خلق در بغداد و گرانی در حجاز و قتل و کشتن در خراسان و در آن ماه
شعبان آمد هر چه بهر جا گفته بود واقع شد و آنحضرت در ماه رمضان چند روز بیمار شدند

کرده اند امید که این فقیر نیز که از کمترین بندگان دنیا زندان این درگاه است توبه
آنحضرت پیر دستگیر در دنیا و آخرت نجات یابد و داخل مشربان آن درگاه و الا جاہ
باشد نقل است که آنحضرت میفرموده اند ہر مسلمانے کہ بر مدرسہ من گذشتہ است یا روی مرا
دین است عذاب گور و قیامت ازو تخفیف کردہ شود و آدمی گوید کہ مردے از سہان بر آنحضرت
آمد و گفت پدر من وفات یافته است اورا در خواب دیدم گفت مراد گور عذاب میکند
خدمت شیخ عبدالقادر برو و التماس دعا کن شیخ گفت او وقتے بمدرسہ من گذشتہ است
گفت آ رہے شیخ ساکت شد نہ روز دیگر آن مرد بیاد و گفت پدر خود را در خواب دیدم
بنایت خوش و خرم و خلعت سبزے در بر پوشیدہ میگفت کہ عذاب از من برداشتند
و این خلعت ببرکت شیخ عبدالقادر بمن وادند بر تو باد کہ ہمیشہ در خدمت حضرت شیخ باشی
سعادتمند چشیم کہ آن جمال را دیدہ باشد و دولت مند آن گوش کہ آن آواز شنیدہ باشد
و طالع مند شخصے کہ بر آن مدرسہ گذشتہ باشد شیخ علی بن ہستی گفت کہ پیچ خرقہ را با برکت تر
دیہج طائفہ را سرفراز تر از خرقہ و طائفہ شیخ عبدالقادر ندیدہ ام و پیچ روزے را مبارک تر
از ان روز کہ آن جمال را میدیدم ندیدم کیے از اہل یمن گوید کہ عزیمت اسلام کردم و در
خاطر داشتم کہ پیش بہترین اہل یمن باین سعادت مشرف گردم در خواب دیدم کہ حضرت
علی علیہ السلام می فرمودند بہ بغداد برو و بر دست شیخ عبدالقادر اسلام آر
کہ بہترین اہل زمین است و شیخ ابو عمرو بن مرزوق رح گفتہ اند شیخ عبدالقادر شیخ و
امام ماست ہر کہ درین زمان براہ الہی میرود و حالے بر مقامے باو میدہند پس شیخ عبدالقادر
امام اوست و حق تعالیٰ عمدہ گرفتہ است از اولیائے وقت کہ امر او را قبول کنند و ہر فیضی
کہ از رسول مسلم باصحاب میرسد درین زمان از شیخ عبدالقادر باو لیاے وقت میرسد
و بہ مراتب جمیع اولیاء اللہ اطلاع دارد و ہر یکس را بہ مرتبہ شیخ اطلاع نیست و درین طریقہ
پیچ کیے را بنجر خدا و رسول بروستے نیست و آنحضرت میفرمودند کہ میخواستہم در صحرا تہناباسم
لیکن حق سبحانہ و تعالیٰ نفع خلق را بمن باز بستہ است و ما حال صد ہزار کس بر دست من
توبہ کردہ نقل است از شیخ ابو محمد علی کہ گفتہ اند روزی رفیق داورم یادستہ حضرت شیخ عبدالقادر

داده است چنانچه امام عبداللہ یافعی رحمہ اللہ گفته اند کہ کسی صاحب حال باشد در بعد از داخل
 شود و زیارت محبوب سبحانی شاه عبد القادر گیلانی رحمہ اللہ عنہ ن کند حال او سلب شود
 نقل است از شیخ عبد الوہاب و شیخ عبد الرزاق رحمہما اللہ کہ روزے حضرت دالہ بزرگوار
 در مدرسه باب الانخ شیر تناول میکردند شیر خوردن ترک کرد و اندک تا دیر سے غائب بودند
 بعد از آن فرمودند فتح شد بر دل من بقدر اذ در ہامی لدنی کہ وسعت ہر دری برابر پوست
 آسمان و زمین است در وزے فرمودند کہ شرق و غرب و بحر و بر جیل مرا تسلیم کردند و بیج
 ولی نماند کہ در آنوقت بمن تسلیم نکرد شیخ عمر بن ارحمہ اللہ گفته اند کہ غوث اعظم فرمودند
 ہر کہ در کرتبے بمن استعانت کند و در گردانم آن کہ بت را از دو ہر کہ در شدتے بنام من
 نداند خلاصی بخشم اور از ان شدت شیخ ابو عمر و صبر یقے و شیخ ابو محمد عبد الحق گفته اند کہ
 وقتی روز سہ شنبہ سوم ماہ سفر در خدمت حضرت غوث الاعظمین در مدرسه بودیم پس آنحضرت
 برخاستہ و منو کرد و دو رکعت نماز گزار دند چون از نماز فارغ شد ندفرہ بلند باہمیت
 بر آوردہ کیے از غلین چوبی کہ در پاسے مبارک آنحضرت بود در ہوا انداختند و آن از
 نظر غائب شد و بعد از ان غلین دیگر در ہوا مینداختند آن نیز از نظر ناپدید گشت
 و آنحضرت نشستند و یکس را مجال آن نشد کہ ازین معنی سوال کند بعد از نسبت و سہ روز
 قافلہ از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را ندانست برائے حضرت شیخ غوث اعظم فرمودند
 بستانید البیان یک من حریر و جامہ از خز و مقداری زر و غلین آنحضرت را آوردہ بنادند
 غوث اعظم فرمودند این غلین را از کجا یافتید گفتند روز سہ شنبہ سوم ماہ صفر
 در راہ بودیم ناگاہ از زمان بیرون آمدند و قافلہ ما را غارت کردند و بعضی را بکشتند
 و تمام اموال را برودہ در یک ہادی فرود آمدند و قسمت میکردند ما گفتم حضرت شیخ عبد القادر
 را درین وقت یاد آریم در حال برائے حضرت شیخ بنذر کردیم و در مہین اثنائہ و لغرہ عظیم
 شنیدیم کہ ہبیت آن تمام دادی را در گرفت و دیدیم راہ زنان سخت مضطرب و عاجز بر ما آمدند
 گمان بردیم کہ گمراہ افدہ دیگر از راہ زنان ہر البیان ما خفتند ما را گفتند بیامید و مال
 خود را اگر دآ و دید و بہ پیشید ہر ما چہ مصیبت رسیدہ است بر قیسم و دیدیم

[illegible]

روز دوشنبه سبت و نهم رمضان جمعی از مشایخ پیش آنحضرت حاضر بودند چون شیخ علی هسینی و
 شیخ نجیب الدین سهروردی و غیره با شش باهادر و قار تمام درآمد و گفت السلام علیک ای
 من ماه رمضان آمده ام که اعتدار کنم از آنچه بر تو مقدر شده بود و من دعا کنم ترا که این آخر اجتماع
 نیست با تو پس باز گشت و آنحضرت در ربیع الآخر سال نهم هجرت حق پیوستند در رمضان دیگر و
 نیاقتند وفات آنحضرت بعد از نماز عشاء شب شنبه هشتم یا نهم ماه ربیع الآخر سال با نصد و شصت یک
 هجری رومی داده و بعضی یازدهم ربیع الآخر گفته اند و بقولی سیزدهم و بقولی هفدهم ماه مذکور بوده اما
 اصح قول نهم ماه است و مدت عمر شریف آنحضرت بقول اول سال ولادت نود سال و هفت ماه
 و نه روز است و بقول ثانی هشتاد و نه سال و هفت ماه و نه روز بوده و عرس آنحضرت در هندوستان
 یازدهم و بعضی هفدهم میکنند اما در بغداد هفدهم است و این فقیر عرس را شب نهم میکند
 که صحیح ترین اقوال قول نهم است آورده اند روز وفات آنحضرت اکثر از مشایخ حاضر بودند
 شیخ عبدالوهاب ولد آنحضرت طلب وصیت نمودند فرمودند که علیک بتقوی الله و طاعته
 یعنی لازم گیر به پیروی کار می را که خالص از برای خدای تعالی باشد و لازم گیر طاعت او را
 و لا تحف احد و لا ترج یعنی بیم و امید بغیر از حق تعالی از هیچکس مدار و کل الحوائج الی الله و لا یجیب
 و بپار همه حاجت را بحق تعالی و لطلب حاجت را از خود لا تمق با حد سوی الله و اعتماد کن
 هیچکس مگر بخدا خذ التوحید التوحید التوحید اجماع الكل یعنی لازم گیر توحید را و تکرار برای
 تاکید است که بر توحید اجماع کل است و جمیع مشایخ و سادات این قوم را بر توحید
 اتفاق است و بعد از آن با ولاد اجداد خود که در گردها آنحضرت نشسته بودند میفرمودند بخیر
 و جای دهید و ادب ایشان بجا آرید که اینجا رحمت عظیم در شمار است و جای تنگ ندارید
 بر ایشان و می فرمودند علیک علیه السلام و رحمة الله و یک شبانه روز این کلمات بسیار
 می فرمودند اما ابایی لشیء و لا ملک الموت یعنی من از هیچ چیز باک ندارم و از ملک الموت
 هم باک ندارم قبر آنحضرت در مدرسه باب الازخ واقع شده که در شهر بغداد است و شیخ
 ابوسعید خدری در حیات خود با آنحضرت داده بودند نیزار و تبرک حق سبحانه و تعالی چنانچه
 آنحضرت را در ایام حیات بر تمام عالم معروف داده بود و بعد از وفات در قبر نیز همان تعرف

حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ

کنیت الشیطان ابو عبد الرحمن است فرزند حضرت غوث اعظم اند و جمیع علوم را در خدمت والد زاهد خود کسب نموده بعد از آن حضرت درس حدیث وقفہ و وعظ میفرمودند و کتاب جواهر الاسرار و در علم صوفیہ که مشتعل بر حقائق و معارف است تصنیف الشیطان است و حضرت غوث صمدانی کتاب فتوح الغیب را بحجت الشیطان تصنیف کرده اند و فات الشیطان در مہر سال یا نصہ و نہقا دوسہ ہجری بود

شیخ شمس الدین عبد الغفر رحمہ اللہ

کنیت الشیطان ابو بکر است فرزند حضرت غوث اعظم اند و الشیطان نیز کسب علوم ظاہری و باطنی از والد بزرگوار خود نموده اند و بسیاری از بزرگت صحبت الشیطان فیض حاصل کرده اند و الشیطان جانب سنجا غریمیت نموده ہما بجا متوطن گشتند

حضرت شیخ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق قدس سرہ

کنیت الشیطان عبد الرحمن و ابو لفرح است فرزند حضرت غوث اعظم اند و الشیطان نیز تحصیل علوم از خدمت والد شریف خود نموده اند و مفتی عراق بوده اند و الشیطان از علوم قدرت تمام بوده و رسالہ جلاء الخاطر کہ ملفوظ والد بزرگوار الشیطان است بخط ایشان این مرید باخلاص دارد و در آن نوشته اند کہ حضرت غوث اعظم میفرمودند کہ طامع خالی است

چون حروف طبع قبل الشیطان در بغداد است

حضرت شیخ ابواسحق ابراہیم قدس اللہ سرہ

فرزند حضرت غوث اعظم اند قدوہ اولیاء و اولیا بوده اند علوم ظاہر و باطن را آنحضرت برہم کمال کسب نموده و خلق بسیاری از فیض و صحبت الشیطان بدرجہ کمال رسیدہ اند تفکر و سکوت بر الشیطان غالب بودہ و زہد و ورع را بر مرتبہ کمال داشتند و از حیاے پرور و کار خود نسی سال سر بالا نہ کردند و ولادت الشیطان در سال یا نصہ و لبست و شست ہجری وفات در ششم ماہ شوال سال ششصد و لبست و سہ بود و قبر الشیطان نزدیک قبر والد بزرگوار است و از الشیطان منقول است کہ روزے والدین برای نماز جمعہ بیرون آمدند و من باد و برادر در خدمت الشیطان بودم ناگاہ دید کہ سہ بار خمر برآید

نزدیک بود آنرا رسیده و بالتفاق ثابت شده که گراما ته که از ایشان بطور رسیده از دیگر
مشایخ ظاهری نه شده و اگر انچه از آنحضرت در ایام حیات بطور رسیده و انچه الحال نیز مشاهده
نموده میشود جمع کنیم کتاب کلامی میشود ازین جهت بهمین قدر اختصار نمود و خوارقی که از آنحضرت
ظاهر گردیده و میگردد در حقیقت معجزه کرم رسول است صلعم چنانچه حضرت ملا عبدالرحمن جامی قدس سره
فرمودند بیت از ولی خارق که مسموع است + معجزه آن بنی تبوع است + اول شبی که
این کمترین مریدان شروع در نوشتن ذکر حضرت پیر و تسکین غوث اعظم نموده در واقع خود را
بنجد او یافت و رکنند مبارک آنحضرت و بطواف حضرت امام موسی کاظم و حضرت غوث اعظم
رضی الله عنهما مشغول و از سعادت مندی خود باین شرف عظمی شرف گشت و یقین این
فقیر شد که تحریر این کتاب مقبول گشت الحمد لله علی ذلک هـ

حضرت غوث الثقلین را ده پسر است اول شیخ سیف الدین
عبدالوهاب قدس الله سره

ایشان بزرگترین فرزندان حضرت غوث اند و علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار
خود کسب نموده اند و از جمیع علوم بهره تمام داشتند و بعد از غوث اعظم در بدر
آنحضرت و غط میفرمودند و از فیض صحبت ایشان خلق بهره مند میگشتند نقل است از
شیخ عبدالوهاب که می گفتند وقتی در بلاد محبسم مسافر شدم و از انواع علوم و فنون حکم حاصل
کرده بنجد ادا دم و از والد بزرگوار اذن خواستم که در حضور ایشان و غط گویم نخست او اند
بالای منبر بر آمده انواع علوم و مواظب بیان کردم به یکس رادر دل اثر نکرد و آب از دیده
نیامد اهل مجلس از والد درخواست کردند که و غط فرمایید من فرود آدم و حضرت ایشان
به منبر بر آمده فرمودند که شجاعت صبر کیاست است بجز و استماع این کلمه از اهل مجلس فریاد و فغان
بر خاست من از معنی پرسیدم فرمودند تو تسکیم هستی بخود و من تسکیم هستم بغیر ولادت
ایشان در ماه شعبان سال پانصد و دوازده بود و وفات شب بست و پنجسم ماه شوال
سال ششصد و ستم هجری بوده و قبور ایشان در بنجد ادا است و ایشان را دو و سیر بوده
شیخ ابوالمنصور عبدالسلام و شیخ ابوالفتح سلیمان عالم و عامل کامل بوده اند رحمهما الله هـ

و فاضل و کامل گشته اند و ولادت ایشان در ششمین ربيع الاول سال پانصد و پنجاه هجری بود
و وفات در شب برات سال ششصد هجری است و قبر ایشان در بغداد متصل قبر برادر ایشان
شیخ عبد الوهاب است

حضرت شیخ ابوالضر موسی قدس سره

آخرین فرزند حضرت غوث اعظم ایشانند و تحصیل علوم در خدمت والد شریف خود نموده فقیه
محدث و عارف و کامل گشته بودند و ولادت ایشان در سلح ربيع الاول سال پانصد و سی و نهم
بوده و به دمشق رفته و متوطن شده و در هجرت شصت و نه سال ششصد و هشتاد و
هجری بوده و وفات نموده اند و قبر ایشان نیز در دمشق است و ذکر مریدان بی واسطه و با واسطه
غوث اعظم اگر چه مریدان آنحضرت زیاده از آنند که در شمار آئیده خصوصاً در ولایت هند و متنا
که مسلمانان اکثر مریدان این سلسله علیه اند و کافران نیز مقتدایان و متعارف شده که مسلمانان
و کافران شب و روز آنحضرت بفقرا بخش می کنند

حضرت شیخ علی بن سیتی

از کبار مشایخ بطایع اند و مرید شیخ تاج العارفین ابوالوفاء ایشان مرید شیخ ابومحمد شبنکی و
ایشان مرید شیخ ابوبکر بن مراد ایشان اویسی صدیق اکبر رضی الله عنه پیوسته در خدمت
حضرت غوث اعظم می بودند و فائده بسیار میگرفتند و قتی که آنحضرت فرمودند قد می نه علی رفته کل
ولی الله اول کسی که بالاس منبر رفت و قدم آنحضرت را بر گردن خویش نهاد و بزرگوار
و آمده باین سعادت مشرف شد ایشان بودند گویند روزی غوث اعظم و عظمی فرمودند و شیخ
علی سیتی در برابر آنحضرت نشست بودند شیخ را خواب گرفت غوث اعظم اهل مجلس گفتند
حاموش باشید از منبر فرود آمده در پیش شیخ بادب ایستادند و جانب دی می نگرستند
چون شیخ علی بیدار شد آنحضرت گفتند که رسول صلعم را در خواب دیدی گفت آری
غوث اعظم فرمودند من برای او بادب ایستاده بودم بچه چیز وصیت کردند ترا گفت بلازنت
بعد از آن از شیخ علی پرسیدند از معنی آنچه غوث اعظم فرمودند که من از برای آن بادب
ایستاده بودم شیخ گفت آنچه خواب میدیدم آنحضرت به بیداری میدید و حضرت غوث الثقلین

سلطان می برند و از ایشان بوسیله می آید و سرسنگان همراه اند حضرت غوث اعظم فرمودند که بالستید آنها ایستادند و دو اب را به غیل می رانند آنحضرت فرمودند که بالستید در حال همه فریاد بر آورند و بر جاسه مانند هر چند آن سرسنگان میزدند و دو اب از جای حرکت نمی کردند در حال سرسنگان را قویج گرفت و بر زمین افتادند و می طپیدند پس همه فریاد بر آورند که ما توبه کردیم فی الحال قویج بر طرف شد و خمر سبک مبدل گشت آنحضرت بمسجد رفتند و این خبر به سلطان رسید و بخدمت آنحضرت آمده از جمیع محرمات توبه کرد و گویند که روزی شیخ عبدالرزاق مردان غیب را در مجلس والد ماجد خود در پناه دیده تبر سیدند حضرت غوث اعظم فرمودند مردان غیب اند مگر آنکه تو نیز ازین جماعه ایشانرا پنج سپر بوده شیخ ابو صالح نصر شیخ ابو القاسم عبدالرحیم شیخ ابو محمد اسماعیل شیخ ابو الحسن فضل الله و شیخ جمال الله که ایشان در صورت با غوث صدائی بسیار مشابیه بودند و همگی در خدمت علم بزرگوار خود شیخ عبدالوهاب کسب علوم صوری و معنوی نموده هر یک کامل و مکمل گشته اند

حضرت شیخ ابو الفضل محمد قدس سره

ولد حضرت غوث اعظم ~~عظیم~~ و بطن را در خدمت والد بزرگوار خود سب نمودند و کامل گشته اند وفات ایشان در بغداد است و پنجم ذیقعد سال ششصد هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله

فرزند حضرت غوث الثقلین اند و اکتساب علوم صوری و معنوی از خدمت والد بزرگوار خود کرده اند و محدث و فقیه گشته اند وفات ایشان سبت و هفتم ماه صفر سال پانصد و هشتاد و هفت هجری بوده و قبر در بغداد است ایشان را دو سپر بود شیخ ابو محمد عبد الرحمن و شیخ ابو محمد عبد القادر که کنیت و نام ایشان موافق جد بزرگوار است جمیع علوم را از والد ماجد و علم خود شیخ عبدالرزاق کسب نموده عالم و کامل گشته بودند

حضرت شیخ ابو جبرئیل رحمة الله

ولد حضرت قطب ربانی اند و اکتساب علوم فقه و حدیث از والد بزرگوار خود نموده اند

و وقار پیش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام گفتم و سوگند بوی دادم که تو نیستی که نام من
 دانستی گفت من خضرم پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابوالعباس خوش مروی را در طهرین جذب
 رسیده و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان درین آمده که در باب عبدی با خدای خود عهد کرده است
 که خود را تسلیم شخصی کند بر دویر پیش من آر پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین و قلیل
 الواقفین درین وقت هست پس لازم بگیر لازمت و خدمت و تعظیم و احترام او را من خود حاضر شد
 مگر خود را در بعد او دیدم و خضر علیه السلام غائب شد پیش شیخ عبدالقادر در آمدم گفت مرحبا
 ای عثمان زود باشد که خدای تعالی ترا مریدی دهد نام دی عبدالحی بن ثقفی که مرتبه دی بلندتر
 باشد از او یایم بسیار و خدای تعالی بوی مفاخرت کند بر ملا که بعد از ان طاقیه بر سر من نهاد
 خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل و ملکوت بر من کشف گشت شنیدم که عالم
 و آنچه در عالم است تشبیح حق سبحانه و تعالی میگویند باختلاف لغات نزدیک بود که عقل من ازل گردد
 و در دست حضرت شیخ پاره پنبه بود بر من زو عقل برقرار بماند بعد از ان چند ماه در خلوت
 نشانده و الله که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی واقع نه شد پیش از آنکه من بگویم با من بگفت و مرا از
 چیز با خبر داد که بعد از سی سال واقع شد و میان خرقة پوشیدن من از وی و حقیر
 پوشیدن ابن ثقفی از من بست پنج سال شد و ابن ثقفی چنان بود که شیخ فرموده بودند

حضرت شیخ ابوسعید قیس رضی الله عنه

از سادات حسنی و کبار مشایخ عراق بودند کرامات و مقامات عالییه داشتند و خرقة ارادت
 از حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه پوشیده اند و می فرمودند که
 شیخ عبدالقادر نزدیکترین اهل زمین است بحق تعالی درین عصر روزی بحبت طهارت میرفتند
 و ابریقی پر از آب بدست یکی از مریدان الشیطان بود ابریق بنفیتا و لب گشت شیخ دست خود
 را بر آن ابریق کشید ندنی الحال چنانکه بود درست شد و پر آب شد و از ان آب طهارت کردند
 وفات الشیطان در سال یالف و سیجاه و هفت هجری بوده و قبر الشیطان در قلیو است

حضرت شیخ قصب البان موسی

کنیت الشیطان ابو عبداللہ است از مریدان کامل حضرت غوث الثقلین اند و خوارق کرامات

ایشان بسیار ستایش میکردند و می فرمودند که هر کس از اولیای الهی از عالم غیب شهادت داخل بغداد میشود او همان نیست و من همان شیخ علی بن هبتی و چون شیخ از زیر آن که محل اقامت ایشان بود ببلایمت حضرت غوث اعظم میرفتند بمیدان خود می گفتند که غسل بکنید و خود نیز غسل میکرد و با آنها میگفتند که خبردار باشید و خاطرهای خود را نگه دارید که پیش سلطان میرویم و چون بخدمت حضرت غوث اعظم میرسیدند آنحضرت میفرمودند برای چه ملاحظه میکنید شما از اکابر عراق اید شیخ میگفتند که ما و شاه عراق توئی از تو ملاحظه میکنیم و هرگاه امان دهی ایمن میشودیم حضرت غوث اعظم میفرمودند لا خوف علی منقول است که روزی شیخ به هنر ملک میرفتند دیدند که میان اهل دودیه بر سر مرده نزاع است ایشان بر سر آن ایستاده گفتند ای بنده خدا ای آن مرد بر خاست و چشم کشاده بشیخ گفت چنانچه حاضران شنیدند که فلان بن فلان مرا کشته و بنیتاد و بمرد و از کرامات شیخ علی هبتی نقل کرده اند که اگر شیر رو بروی شخصی بیاید او نام ایشان را بگیرد او برگردد و وفات ایشان در سال پانصد و شصت هجری بوده و مدت عمر صد و سبست سال و قبر در زیر آن است

حضرت شیخ ابو عمر و صیرفی قدس سره

نام ایشان عثمان است و مرید حضرت غوث الثقلین است گفته اند که بدایت کار من آن بود که شبی در صرغین روئے در آسمان کرده به لپشت افتاده بودم دیدم که در هوا پنج کبوتر میگذرد یکی میگفت سبحان من عنده خزائن کل شیء ما نزل الا بقدر معلوم و دیگری میگفت سبحان من عظمی کل شیء خلقه تم بهدی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء حجة علی خلقه و فضل علیهم محمد صلی الله علیه و سلم و دیگری میگفت کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان الله و رسوله و دیگری میگفت یا اهل الغفلة عن مولا کم تو موالی رجبم رب کریم عظمی الجبریل و جبرئیل و غیر الذنب العظیم چون آنرا شنیدم بخود شدم و قنطیکه بخود آوردم دوستی دنیا و آخرت دنیا است از دل من رفته بود چون با ملا شد با خدای تعالی عهد کردم که خود را تسلیم شخصی نکنم که مرا بخدای تعالی رهنائی کند روان شدم و منی دانستم که کجا میرم ناگاه پیری نیکو دیدار بستم

آنحضرت روی بایشان کرده فرمودند یا نه؟ او می توپه میکنند از آنکه دیگر در هر روز و حاجت او بمن آنست که او را بحسب حق سبحانه و تعالی راه نمایم وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و سه هجری بوده

حضرت شیخ بقای بن بطور رحمه الله

عاصم کرامات و مقامات عالیه و در زهد و ورع کامل بوده اند و مرید شیخ تاج العارفین ابو القاسم و دائم در مجلس حضرت غوث اقلین حاضر می بودند و فیض می ربودند ایشان گفته اند که روزی در مجلس غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر حاضر بودم در اثنای آنکه در پای اول سبز و عظمی فرمود ناگاه قطع سخن کردند ساعتی خاموش بوده بزمین فرود آمدند و بعد از آن بمنبر بالا رفتند و برای دوم نشستند پس من مشاهده کردم که پای اول کشاده شد چند آنکه چشم کار میکرد و در پیش از سندان اخضر انداختند و رسول صلعم با مصحاب بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد چنانچه شیخ سیل کردند که بقتدر رسول صلعم ایشانرا بگرفتند و نگاهداشتند بعد از آن خورد و لا غرض شدند چون گنجشک بعد از آن ببالیدند و بزرگ شدند بر صورتی با کل سگین بعد از آن آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بقا کیفیت رویت آنحضرت رسول صلعم و اصحاب را پرسیدند گفتند حذای ایشانرا نمایند کرده است بقوتی که ارواح مطهره ایشان شکل میشود بصور اجساد و صفات اعیان و می بینند ایشان را کاینکه حذای تعالی آنها را قوت رویت آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است و بعد از آن از سبب سیل کردن و خد شدن و بزرگ شدن حضرت شیخ پرسید گفتند تجلی اول بصفه بود که بشر اقوت آن نیست مگر بتأیید نبوی و ولند نزدیک بود که شیخ بنفید اگر رسول صلعم ایشان را نمی گرفتند و تجلی ثانی بصفت جلال بود ازین جهت بود ازین جهت بود که شیخ بگذاختند و خد شدند و تجلی ثالث بصفت جمال بود ازین جهت بود که شیخ ببالیدند و بزرگ شدند ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء الله ذو الفضل العظیم وفات ایشان قریب ببال پانصد و پنجاه و سه هجری بوده و قبر در باب نوس که از دیه کهنه ملک است واقع شده

از ایشان بسیار ظاهر شده قاضی موصل را نسبت با ایشان انکار تمام بود روزی دید که در یکی از کوچه های موصل از مقابل وی می آیند با خود گفت این را می باید گرفت و بجا کم سپرد تا بیاست برساند ناگاه دید که بصورت گرد می برآمدند چون مقداری پیش آمد بصورت اعرابی برآمدند چون نزدیکتر شد بصورت یک از فقها ظاهر شدند چون بقاضی رسیدند گفتند ای قاضی کدام قصب البان را بجا کم می بری و سیاست میکنی قاضی گفت خود توبه کرد و مرید شد پیش حضرت غوث اعظم گفتند که قصب البان نازمی گزار و فرمودند بگوئید که همیشه سر او بر در خانه کعبه در سجود است وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده و

قبر در موصل است

حضرت شیر احمد بن مبارک رحمه الله

صاحب کشف و لرامات بود و خادم حضرت قطب ربانی غوث صدائی سید مخی الدین شاه عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه دلیل بزرگی ایشان همین است که سعادت خدمت آنحضرت را دریافته اند گویند چون حضرت غوث اعظم بحبت و عطر بر کرسی جلوس می فرمودند ایشان مرقع خود را بر آستین آنحضرت بر آن کرسی فرش میکردند و وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ صدقه بغدادی قدس سره

کنیت ایشان ابوالفتح و نام پدر ایشان حسین است مقیم بغداد بودند همیشه در مجلس غوث اعظم حاضر میشدند و استفاده می نمودند روزی شیخ صدقه بر باط حضرت غوث اعظم درآمدند و آنحضرت بالای منبر رفتند و هیچ سخن نگفتند قاری را هم نه فرمودند که چیزی بخواند اما مردم را وجدی عظیم و حالتی قوی فرو گرفت شیخ صدقه با خود گفتند که غوث اعظم چیزی نگفتند و قاری هیچ نخوانده این وجد از چیست حضرت غوث اعظم روی بشیخ صدقه کرده فرمودند یا نه ای که از مریدان من از بیت المقدس با نیابیک گام آمده است و بر دست من توبه کرده امروز حاضران در محافل اویند شیخ صدقه با خود گفتند کیسکه از بیت المقدس بیک گام بغداد آید ویر از چه توبه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارد

وجایع علوم ظاهر و باطن مرید و شاگرد بادشاه مشایخ حضرت غوث اعظم صمدانی سید عبدالقادر
جلانی اندر ضعیفانه وفات ایشان در سال ششصد و سبست بوده

حضرت شیخ محمد بن احمد الجوهی قدس سره

مرید شیخ عبداللطیف اند و شیخ عبداللہ مرید حضرت غوث الثقلین اند و بیجا الاسرار
نوشته که ایشان بغایت خوش روی و خوش خوی بودند بخت روی خوش خوئے نکو
چون دوست سید اردخداے به حرم کسی کور بود خوی خوش و روئے نکو و وفات ایشان
در سال ششصد و پنجاه و سبست بهجری بوده است

حضرت شیخ ابومدین مخبر بنی قدس سره

نام ایشان طیب بن سین یا حسن است مرید شیخ ابوبغیر ای مغزنی و پیر شیخ محی الدین
ابن العزلی اند و از بزرگان مشایخ زمین مغرب و صاحب کشف و خوارق بوده اند در
شیخ ابومدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را بست کردند و گفتند اللهم انی اشهدک
واشهد لاکم انک انی سمعت و اطاعت اصحاب ایشان پرسیدند که سبب این چه بود فرمودند
حضرت شیخ عبدالقادر در بنجد گفت قد می نه علی رقبه کل ولی اللہ بعد از ان بعضی از اصحاب
اعظم در بنجد آمدند و خبر دادند که حضرت غوث الثقلین همان وقت آنرا فرموده بودند و وفات
ایشان در سال پانصد و نود و هجری بود

حضرت شیخ الدین عزیزی قدس سره

نام ایشان محمد و هو ابن علی بن عزیزی است و نسبت حنقه ایشان بیک واسطه حضرت
غوث الثقلین میرسد و این نسبت از شیخ ابو محمد یونس القصار الهامی است و بعضی گفته اند
که لی واسطه مرید حضرت غوث اعظم اند اما قول اول اصح است و نسبت دیگر ایشان در حقه
حضرت خضر علیہ السلام میرسد بیک واسطه و نسبت دیگر بحضرت خضر میرسد بیک واسطه
و در اصطلاحات کاشانی نوشته اند که شیخ محی الدین عزیزی در کتاب الملائس خود ذکر کرده اند
که حنقه نقیصه را از دست ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جاسع پوشیدم و او از خضر علیہ السلام
در فضیلت الانس مذکور است که تصانیف شیخ از پانصد زیاده است گفته اند که شیخ محی الدین

شیخ محمد الاوانی المعروف بابین القائد قدس سره

از کمال مریدان قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی اندک امارات و مقامات عالیه و از بزرگان صوفیه بوده اند در فتوحات کئی مذکور است که غوث اعظم رضی الله عنه ایشان را معصوم الحضر می گفتند و میفرمودند که محمد بن قائم از صفوات است این قائم فرموده اند که همه چیز را باز پس گذار شدم ام و روی بحضرت آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسبی خود دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کبست زیرا که اعتقاد داشتم که هیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است صلعم خاطر من تسکین یافت

حضرت ابو السعد بن ایشیل قدس سره

از کبار شایخ و مقتدای زمان و صاحب ارامات حلیه و مقامات علییه بوده اند و مرید حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه در قصص مذکور است که شیخ ابو السعد با مریدان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در ملک تصرف داده است اما من تصرف نکردم این قائم روزی از وی پرسیدند که چرا تصرف نمیکنی گفت من تصرف را بحضرت حق سجا ندانسته ام چنانکه خواهد تصرف کند

حضرت شیخ ابو عمر دقتره قدس سره

نام ایشان عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامه است صلبی المذهب بوده اند مرید و شاگرد حضرت غوث صمدانی محبوب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و از کبار شایخ مصر و صاحب خوارق و جامع علوم ظاهر و باطن بودند سالی رود نیل طغیان نمود اهل مصر بخدمت ایشان رفتند کمی آناس کردند شیخ برکنار رود نیل آمده از آب آن طهارت نمود و در نیال آب کم شد و در سال دیگر کمی کرده باز بخدمت ایشان آمده خواش زیاوتی آب نمودند شیخ آنجا رفته باب ابرائی که به راه داشتند وضو ساختند و در حال آب زیاده شد و برکت ایشان زراعتها بد عا بنده و فائدت شیخ در سال پانصد و شصت و چهار هجری قمری در روز چهارم ربیع الثانی در سال و قمر در است نزد بقیه امام شافعی و جمعی

ذات شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله

نام ایشان عبداللہ بن محمد بن احمد بن قداشه الحنبلی است صاحب نقایص و مقامات ارجمند

که شیخ محمد بن سید شاه میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین
عبد الوهاب بن سید اسادات سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه باشند صاحب کرامات و
خوارق علیه و جامع علوم حقول و منقول بوده اند و از بغداد و خراسان و از انجا باجه ملتان
شریف آورده متوطن گشتند و سیاحت اکثر مشهوره عالم را بقدم تجرید پیوده بود و قب
ایشان و راجه است و شیخ عبد القادر ثانی از اکل مشایخ هند وستان بوده اند و جمع
کثری از کفار و عصات بر دست ایشان بشرف اسلام و توبه بشرف شدند شیخ عبد الحق
و بلوی قادری در اخبار الاخیار نوشته اند که شیخ عبد القادر در ولایت و ارث حقیقی حضرت
غوث الثقلین بودند و فات ایشان هجدهم ربیع الاول سال نهم صد و چهل و هجری بوده
و مدت عمر فیشهر هفتاد و هشت سال و ایشان را دو پسر بود یکی شیخ زمان شیخ
عبد الرزاق که عارف و کامل بوده اند و فات ایشان در پنجم جمادی الآخر سال
نهم صد و چهل و دو هجری بوده و دوم سید زین العابدین که در حضور والد ماجد خود از عالم
رفقه بودند و از سید زین العابدین پسری ماند سید محمد نام که اولاد ایشان تا حال است
و شیخ عبد الرزاق را پسری بود شیخ حامد نام که جانشین پدر بر برگوار خود بودند و ایشان
را پسر بود شیخ جمال الدین ابو الحسن که باذن والد ماجد خود در حیات ایشان
بر سجاده نشستند و فات شیخ جمال الدین سبت و نهم ذیقعه سال نهم صد و هفتاد و
هشت هجری روی داده

حضرت شیخ عبد الله بن سیدی قدس سره

نام پدر ایشان سید عمر بن سید حسن جبلی است و به دو ازاده واسط نسبت ایشان بحضرت
غوث الثقلین سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی الله عنه میرسد و خرقه را دست سبت
از پدران خود پوشیده اند با نژده ساله بودند که بطلب الهی از بغداد برآمده هند وستان
آمدند و اکثر مشایخ کبار این دیار را در یافتند و در علوم ظاهری و باطنی بکمال رسیده اند
و در موضع تنه که از توابع دہلی است سکونت ورزیده اند و جمع کثری ایشان گشته گویند
که همیشه با نفوس متصفی مراقبه می بودند کرامات و خوارق بسیار از ایشان مظهر رسیده چنانچه گویند

باحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الشرائد احما اتفاق ملاقات و اجتماع افتاده هر یک از ایشان در دیگری نظر کرده بے آنکه در میان کلامی واقع شود از یکدیگر مفارقت ننمودند ایشان را از حال شیخ شهاب الدین سهروردی پرسیدند فرمودند که وی دریای حقائق است ولادت ایشان در مرسیه از بلاد اندلس شب دوشنبه مہدیم رمضان سال پانصد و شصت هجری وفات در شب جمعبت دوم ربیع الآخر سال ششصد و سی و هشت در دمشق بوده و قبر ایشان در جبل فاسون است که الحال لصلالحیه شهرت دارد

حضرت شیخ صدر الدین محمد بن ابیحق قونوی رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمعالی است و بهترین مریدان شیخ محی الدین عزیزی اند مولانا قطب الدین علامه در حدیث شاگرد ایشان است و مرتبه تصوف و تشرع هر دو بدرجہ کمال داشتند و میان مولانا جلال الدین رومی و ایشان اختصاص و محبت بسیار بوده و مولانا جلال الدین پیش از ایشان وفات نموده اند و وصیت نماز خود بایشان کرده اند

حضرت امام عبداللہ یافعی بن سعد یافعی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو السعادت است و لقب عفیف الدین اصل ایشان ازین است و ہمیشہ در حریم شریفین بوده اند شافعی مذهب و صاحب خوارق و تصانیف و جامع علوم ظاہر و باطن و از کبار مشائخ وقت بوده اند نسبت ارادت ایشان بچند واسطہ بحضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میرسد در اکثر تصانیف خود مثل تاریخ یافعی و تکرر روضۃ الربا صین و نشر المحاسن احوال و خوارق حضرت غوث الثقلین را نوشته اند کمال اخلاص و اعتقاد و ارادت بخدمت آنحضرت داشته اند وفات ایشان در شب یکشنبہ است و یکم جمادی الاخری سال ششصد و شصت هجری بوده و قبر ایشان در مزار معلی بکرمغظمہ در جوار قبر حضرت فیض عیاض واقع است

حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر قدس سرہ

ایشان را شیخ عبدالقادر ثانی می گفتند نسبت ایشان بہفت واسطہ بحضرت غوث اتفاق سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میرسد باین طریق کہ والد بزرگوار ایشان

ایشان عرض کرد که اگر حضرت شیخ را وقتی خوش شود مرا در دل یاد آورند و دعا کنند فرمودند خائ
بر آنوقت که غیر او در دل بگذرد همیشه طریق ایشان مطابق سنت و شرع بوده و در خلا و لایزال ایشان
شیخ که منافعی ظاهر شرع باشد واقع نشد و در طریقت جنید وقت خود بودند و مرید کم میگرفتند و هر
را مرید کردند بمراد رسانیدند و خلق بمرتبه داشتند که هرگز لفظ مرید از زبان ایشان بر نیامده
هی فرمودند یاران ما را بطلبید و فتوح از انبایه ملوک قبول نمی کردند سخنان ایشان همه
نصیحت و وعظ بود اشعار مناسب بسیار میخواندند و عاشق ترک بودند و می فرمودند
تارک آنست که هیچ مرادی نداشته باشد چنانچه اگر کمیوی جنب تر نشد باشد جنابت بایست
همچنین اگر خطره از حضرات در دل مانده باشد همان حال دارد و این بیت میخواندند بلیت
شرط اول در طریق عاشقی دانی که چیست بد ترک کردن هر دو عالم را و پشت پا زدن
و این طریق خاصه ایشان است که از نماز غیبه با مریدان خود از شهر هر روز بجانب صحرا و باغ
میرفتند و در زیر درختها جدا جدا می نشستند و چون وقت نماز میرسید همه یکجا شده نماز جماعت
میگذاشتند و باز متفرق میشدند شب بکعبه خود آمده و در رمای بستند گاهی دوشه از مریدان می آمدند
و آنکه تنها تمام شب مشغول می بودند بعضی از اصحاب ایشان گفتند که روزی حضرت
ایشان با ملاخواج کلان که از اکمل یاران حضرت ایشان بودند بجانب قبرستان رفتند
و مشغول گشتند ملاخواج کلان را کشف قبور بود گفت حضرت شیخ میشوند که صاحب این قبر میگوید
فرمودند چه میگوید گفت می گوید من در آدان جوانی از دنیا رفته ام و بسبب علمای بد بعد از گرفتار
امسال شما عزیزان بر سر قبر من آمدید عجب که من معذب باشم فرمودند که بپرس از صاحب قبر
که عذاب تو از چه رفع شود ملاخواج توضیح نده گفت که میگوید که اگر بتقادیم بار بار کلمه طیبه
لا اله الا الله خوانده ثواب آنرا بن بخشید عذاب رفع شود حضرت ایشان بهر که ام
از اصحاب گفتند که بخوانید و خود نیز خوانند چون با تمام رسید ملاخواج گفت که صاحب قبر
میگوید برکت کلمه طیبه و انفاس شما را عذاب از من برداشتند کرامات و خوارق عادات
از ایشان و از مریدان ایشان بچندان واقع شده که آنرا در تحریر توان آورد و خادم آنحضرت
نقل کرد که حضرت شیخ در موهامی که بسیار است با هم حجره خودی گذرانیده اند شبی مرا فرمودند

ہر گاہ دزدوی میخواستہ در خانہ ایشان در آید اورا بیرون آن موضع نابینا و مردہ می یافتند بلکہ آ
و یہ کہ ایشان سکونت داشتند دزد را قدرت نبود کہ آنجا در آید و فوات ایشان روز جمعہ
دہم بیجہ الاول سال سی و ہفت ہجری بودہ و مدت عمر از صد سال زیادہ بود قبر در موضع تہہ است

نظر شیخ محمد المشور بمیان میر قدس سرہ

نام والد حضرت ایشان قاضی سائیدہ است از اولاد حضرت امیر انوشیروان عمر فاروق اند
رضی اللہ عنہ و حضرت میان میر شیوائے اہل زمان قطب جہان مشرف خواطر مقتدا می
طریقت و اقیانوس حقیقت تارک کامل عارف و اصل و یگانہ در علم ظاہر و باطن بودہ اند
و فضیلت ظاہری و باطنی بمرتبہ داشتند کہ بیجہ کیے از فضل را قدرت آن نبود کہ در حضور
ایشان سخن تواند کرد و ولادت ایشان بقول برادر زادہ ایشان کہ از خویشان حضرت
شیخ نویسانیدہ آورده بود در شہر سوتان سال نہصد و پنجاہ و نہفت ہجری واقع شدہ
و والدین و ہمیشہ ایشان نیز صاحب حال و کشف و کرامات بودند چنانچہ از والدہ ماجدہ
خود نقل میفرمودند کہ چون برادر کلان من تولد شدہ والدہ از کشف در یافتہ کہ این پسر
عارف نخواہد شد مناجات کردند کہ الہی پسرے میخواستہ اسم کہ عارف کامل و تارک
و در یاد تو ہمیشہ مستغرق باشد ہاتنی آواز داد کہ پسرے و دستہری حق تعالی موصوف
باین صفات عطا خواہد فرمود بعد از آن ایشان متولد شدند و خواہر ایشان نیز کہ درین
ایام در قید حیات اند و صاحب حال و استغراق عظیم تولد نمودہ اند حضرت ایشان زیادہ
از نہشت سال در بلدہ فاخرہ لاہور اقامت و رزیدند و خواص و عوام روی ارادت
بایشان داشتند و در سلسلہ علیہ قادر یہ بودند مرید شیخ حضرتند کہ در تفرید و تجرید و ترک
یگانہ و باصل از سوتان بودہ اند و کشف عالم ملکوت را پیش والدہ ماجدہ معظمہ خود
حاصل کردہ بودند و ادبی نیز بودند از روحانیت حضرت غوث الثقلین پیر دنگیر شاہ
محی الدین عبد القا در جلیانی رضی اللہ عنہ گویند ہر گز نام شریف غوث اعظم را بے وضو
بر زبان نہ آوردند و ترک و تجرید و فقر و فنا توکل و قناعت بر ہمہ اہل زمان خود شایع
داشتہ و در شب مستغرق می بودند و می فرمودند صوفی آن بود کہ نبود کی از دوزخ نجات

در میان حامد و حضرت ملا عبد الغفور و دانشمند و حاجی صالح و جامع دیگر در قید حیات اند و از آن
میریدان ایشان اند حضرت ملا شاه است و حضرت ملا خواجه بهاری و شیخ احمد سنائی و
شیخ احمد دهلوی غم نمود احوال شیخ کبار سلسله اسطوره مبتکر که قادر را به بهترین مشایخ متاخرین
قدس الله اسرارهم و این فقیر تحسین مثل ایشان ندیده در همه چیز و الحال نیز در واقع بلازمست
ایشان مشرف میشود ملت تا بدین سلسله گسترده با گذردن ایام بدین است با

سلسله شریفه خواجه حاجی بزرگوار قدس اسرارهم حضرت شیخ ابو یزید بسطامی

لقب ایشان سلطان العارفین و نام طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان است و جد ایشان
کبر بوده بسادات اسلام مشرف شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب شجاعت نوشته
که ایشان اولی حضرت امام جعفر صادق اند رضی الله عنه و صاحب تذکره الاولیاء گوید که
صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند یکی از آن بزرگان امام جعفر صادق بوده اند و ابو حفص و
یحیی معاذ و یحیی بنی را نیز دیده بودند و از مادر ایشان نقل کند که چون لقمه در دهان
می انداختم که در آن شب بودی بایزید در شکم من طبعی تا آن لقمه دفع کردی سید الطائفة
حضرت جنید فرمودند که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و از سخنان بلند
که از ایشان نقل میکنند شیخ الاسلام در آن باب میفرماید که بایزید فرزان و دروغها
بسته اند و از حضرت شیخ بایزید پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام فرموده
سنت ترک دنیا و فرض صحبت مولانا گویند روزی که بدجله رسیدند و جلله هر دو کنار هم آورده
فرمودند بدین عزه نشوم که مرا به نیم دانگ بگذرانند و من سی سال عمر خویش به نیکانگ
برایان نیارم مرا کریم باید نه کرامت فرمودند عارف یحیی چیز شاد نشود جز به وصال فرمودند
صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بد آن بدتر از کار بد نقل است که ایشانرا بعد از فوت
سجواب دیدند پرسیدند حال تو چیست فرمودند مرا گفتند ای پیر چه آوردی گفتی که بدگاه
ملک شود از دین پرسند که چه آوردی گویند چه خواهی و طریقه طیفوریه منسوب بایشان است
و بنای این طریقه بر سر و غلبه است و فاته ایشان پانزدهم شعبان سال دو صد و شصت
و یک هجری و بقولی دو صد و سی و چهار بوده و این دو قول تاریخ و فاته از اکثر کتب معتبره

که کوزه آب و در و پیش من نهاده بجنب راوی گوید که مرده را بخدمت ایشان بنهاده ام
 کوزه آب مرا فراموش شد نیم شب بیاوم آید که کوزه نگذاشته ام برخاستم و کوزه را
 بالا بردم و دیدم که جائه خواب خالی است در نفیص و تجسس شدم که مباد بجزیره رفته باشد چنان
 روشن نمودم بجزیره رفتم آنجا نیز نیافتم متحیر و متفکر نشستم چون وقت نماز فجر شد حضرت ایشان
 از بالا آواز دادند که آب طهارت بیار فی الحال کوزه آب بخدمت ایشان ببرد و گفتم
 که حضرت اشب کجا بودند اول فرمودند که خواب دیده گفتم اگر حضرت نفرمایند تا ندانم
 این خطره از خاطر من بیرون نخواهد رفت فرمودند سیلیم اما این سر را بیکسنگی اگر گفتی ترا
 زبانی رساند فرمودند اشب تا حال در غار حرا بودم پرسیدم غار حرا کجاست فرمودند
 غار است که بنی صلیم پیش از بعثت در آن غار خدا عذوجل را عبادت میکردند
 محب دارم از حج کنندگان که حج گذارند و ساخته در آن غار بسر بنزند که اگر کسی را جادیه
 در دوازده سالی کشاکش نشده باشد یک شب نشستن در آنجا فتوحات روی دهد
 این فقیر و بابر بلازمت ایشان رسیده بود و حضرت ایشان کمال مهربانی و عنایت
 خاص بمن داشتند چنانچه در سن بست سالگی مرا بیماری روی داد که اطباء از معالجه او دور ماندند
 چون بادشاه بخانه ایشان دست مرا گرفته گفتند که این پسر کلان ماست و اطباء از علاج
 این مانده اند توجه فرمایند که حق تعالی این را به بخشد ایشان کاسه آب را طلب داشته و دعا
 بر آن خوانده دمیدند و فقیر داند چون آنرا آتشیدم و ران هفت صحت کامل یافت
 و بالکل آن آزار دفع شد چون پیش ازین رساله اسمی بسکینه الاولیا در احوال و اوضاع آنحضرت
 پیروم دیدان ایشان مفصل نوشته بود درین کتاب همین قدر اکتفا نموده شد و فات
 ایشان روز شنبه بعد از نماز ظهر هفتم ماه ربیع الاول سال یک هزار و چهل و پنج هجری
 بمعموره لاهور در محله خانی پوره واقع شده و جمع کثیری بر جنازه ایشان نماز گذارده اند
 عمر شریف هشتاد و هشت سال و قبر ایشان در موضع هاشم پور که متصل شهر لاهور است
 واقع شده بزار و تبرک و از مردیان ایشان که از مارقان کامل فصلی مشهور بودند و بخت
 حق پیوستند حاجی نعمت الله سرمندی است و شیخ نحمه و شیخ اسمعیل و آقا و اهل کلان

داشته اند و سالها محاوره مخطئه بوده اند شیخ الاسلام گویند که وی سه سال در مکه معظمه بود و در حرم بول نموده حجت حرمت حرم وفات ایشان در نیشاپور واقع شده است در سال سه صد و هفتاد و سه هجری و قبر ایشان نیز در نیشاپور است بیلوے ابو عثمان جری و ابو عثمان نصیبی

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله

نام ایشان علی است و ایشانرا نسبت ارادت باطن از دو جانب است یکی از شیخ عثمان بن عمار بدو واسطه بید الطائفه شیخ جنید بغدادی میرسد و نسبت دیگر از شیخ حسن خضر قانی سیواسطه شیخ بانیزه بسطامی می پیوندد و صاحب کشف المحجوب در ادایل بصحبت ایشان رسیده و ایشان را قطب و مدار علییه وقت نوشته اند با شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره صحبت داشته اند وفات ایشان در سال چهار صد و پنجاه

شیخ ابوعلی فارندی قدس سره

نام ایشان فضیل بن محمد است و فارند قریه است از مضافات طوس شیخ الشیوخ خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام قشیری و مرید شیخ ابوالقاسم گرگانی اند و با شیخ ابوسعید ابوالخیر ملاقات نموده اند وفات ایشان در سال چهار صد و هفتاد و سه هجری بود و قبر در طوس است

حضرت خواجه یوسف بن ایوب همدانی رحمه الله

نسبت ایشان ابوالعبوب و اصل ایشان از همدان است و مرید شیخ ابوعلی فارندی اند و از شیخ ابواسحاق شیرازی گرد نیز استفاده نموده اند و شیخ عبداللہ جوینی و شیخ حسن سنائی صحبت داشته اند و چون ببغداد رفتند حضرت غوث الثقلین را هم دریافتند و در مجلس حضرت غوث اعظم اکثر حاضر میشدند حنفی مذہب و سلسله خواجہای نیز گویا بوده اند ولادت ایشان در سال چهار صد و چهل هجری بوده وفات در راه مرو و پانصد و سی و پنج هجری روئے داده و قبر ایشان در مرو است ایشان را چهار غایفه بودند خواجه عبداللہ برقی و خواجه حسن انداتی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالخالق عجدانی رحمہم اللہ تعالی

که در زمان قدیم نوشته اند نقل کرده شد و آنچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی دو صد و سی و چهار نوشته اند احتمال دارد از طبقه ای که این تاریخ را نقل کرده اند خالی از سقم نباشد و قبر ایشان

در نام است

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره

نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان مضمی است نزدیک بقرون که ایشان از آنجا آمد غوث روزگار خود بوده اند انتساب ایشان در تصوف شیخ بایزید بطامی است و ترتیب ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ بایزید بطامی است اما ولادت ایشان بعد از وفات شیخ بایزید مهدی است وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال چهار صد و سبست پنج هجری بوده فرموده اند که هرگز با کسی صحبت ندارید که شاگو سید خدا و او گوید چیز دیگر شیخ بشلی قدس سره فرموده اند که آن خواهم که خواهم ایشان گفتند اینهم خواستی است روزی باصحاب خود گفتند که چه چیز تبه بود گفتند شیخا هم تو بگو که فرمودند دلی که دردی همه یاداد بود

حضرت شیخ ابوعلی زود باری قدس سره

نام پدر ایشان محمد بن قاسم بن منصور است و از ابیای ملوک بوده اند و نسبت ایشان کبیری میرسد و خال ابو عبد الله زود باری اند و مرید سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند وفات ایشان در سال سه صد و سبست دو و هجری بوده و قبر ایشان در مصر

حضرت شیخ ابوعلی کاتب

اصل ایشان از مصر است و با اکثری از مشایخ صحبت داشتند و مرید شیخ ابوعلی رودباری اند ایشان فرموده اند که هرگاه مرا شکلی میشد پیغمبر صلعم را بخواب میدیدم آنرا می پرسیدم و وفات ایشان در سال سه صد و چهل و شش و بقولی سه صد و پنجاه و شش هجری بوده و قبر ایشان در مصر است

حضرت شیخ ابو عثمان مغربی قدس سره

نام ایشان سعید بن سلام است و اصل ایشان از مغرب شاگرد ابوالحسن صالح دینوی مرید شیخ علی کاتب بوده اند و یا یعقوب نهر خوری و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج صحبت

حضرت خواجه عارف ریوی قدس سره

مرید و خلیفه خواجه عبدالخالق اندموله و مدفن در موضع ریوکر است و آن ده است از توابع بخارا
وفات ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده است

حضرت خواجه محمود الخیر فغنونی رحمته الله تعالی

ایشان مرید و خلیفه خواجه عارف ریوکر می اند و ولادت ایشان در موضع الخیر فغنون است و آن
دهی است از مضافات بخارا و وفات ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده و قبر ایشان نیز در بخارا

حضرت خواجه علی رامیشی قدس سره

آقبا ایشان در سلسله خواجه بزرگوار قدس سره از هم حضرت عزیر است مرید و خلیفه خواجه
محمود الخیر فغنونی اند ایشان را مقامات علیه و کرامات ظاهر بسیار بوده از ایشان منقول است
که میفرمودند اگر در دوی زمین یکی از فرزندان عبدالخالق عجمی دانی بودی حسین بن منصور
هرگز بر سر در زنتی و اینجا مراد از فرزندان مرید اند و ولادت ایشان در رامین که
قصبه است از بخارا و وفات در سال هفتصد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر یکصد
و سی سال و قبر در خوارزم است

حضرت خواجه محمد بابا سمانی قدس سره

مرید و خلیفه حضرت عزیر است و حضرت خواجه بهار الدین نقشبند را بفرزندی قبول کرده
و باصحاب می گفتند که این مرد است که بوی این بار سیده بود و زود باشد که مقتدای رزق
شو پس روی با سید میر کلال که مرید و خلیفه ایشان بود که دند و فرمودند که در حق فرزند
بهار الدین شفقت در بیغ نداری و ترا بجل نکند اگر تقصیر کنی و امیر بر پای غاسند و دست
بر سینه نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و ولادت ایشان در قریه سمانی بوده است که
از جمله دیهای راستین است و قبر ایشان نیز در اینجا است

حضرت سید امیر کلال قدس سره

ایشان از مریدان و خلفای خواجه محمد بابا سمانی اند و ولادت ایشان در موضع سوخارا
وفات ایشان در وقت نماز بامداد و در پنجشنبه هشتم جمادی الاولی سال هفتصد و هفتاد

حضرت خواجہ حسن اندانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و نام حسن بن حسین و انداق موضع است در نوامی بخارا و ولادت ایشان در سال چهارصد و شصت و چند هجری و فات در سال پانصد و پنجاه و دو و دو قبر ایشان در بخارا بیرون در وازه کلا باید و مرزا شیخ ابو بکر

حضرت خواجہ احمد سیوی رح

مولد ایشان سیوی است و آن شهر است مشهور از بلاد ترستان صاحب آیات و لرامات حلیم و مقامات رفیع بوده اند و در طفلی منظور نظر باب ارسلان شده اند که از عظمتی مشایخ ترک بوده اند و بشارت و بشارت حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم باب ارسلان ایشان ترتیب نموده اند و بعضی ترقیات در خدمت باب ارسلان کرده اند اما کار او در خدمت خواجہ یوسف سمرانی با تمام رسانیده اند و از کبار خلفای ایشان گشتند و سر حلقه مشایخ ترک ایشانند منصور اتا که بسیر باب سلا و سعید اتا و سلیمان اتا و حکیم اتا از خلفای ایشانند و فات خواجہ احمد سیوی در سال پانصد و شصت و دو و بی و دو و قبر در سی است

حضرت خواجہ عبدالحق عجمدانی رح

نام و الد ایشان امام عبدالحق است و والدہ ایشان از اولاد ملوک روم بوده و سر حلقه سلسله خواجای بزرگان خوار ایشانند و انتساب خواجہ بہار الدین نفتشند قدس سرہ با ایشان است عالم بوده اند و علوم ظاہری و باطنی و طریقہ ایشان تمام متابعت شرح شریف و سنت آنسر و صلعم بوده حضرت ایشان را در جوانی بفرزندگی قبول نموده فرمودہ بحوض آب در آئی و غوطہ خوردید لکول آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ و ذکر دل را با ایشان آموخت و چون خواجہ یوسف ہمدانی بہ بخارا آمدند صحبت ایشان را در یافتند و خرقة از خواجہ یوسف پوشیدند و مرتبہ ولایت ایشان چنان شد کہ یک وقت نماز کعبہ می رفتند و می خواندند و می آمدند و ولادت ایشان در عجمدانست و آن قصبہ است در شمش فرنگی بخارا و نشونامی ایشان و نیز در انجا است و این کلمات از ایشان است ہوش در دم و نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن و وفات ایشان در سال پانصد و ہفتاد و پنج واقع شد و قبر ایشان در عجمدانست

ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هشتصد هجری در قصر مارخان بوده وفات و توبه و کشته سوم ماه بیج الاول سال هفتصد و نود و یک هجری روی داده و مدت عمر شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده و قبر ایشان متصل شهر بنجار است در قصر مارخان خواجه بزرگوار علیه الرحمه و صیت کرده بودند که پیش جنازه ما این بیت بخوانند بیت مناسبتیم آمده در کوچه خدشی الله از جمال رزگو
حضرت خواجه را اصحاب بسیار اند اهل ماوراءالنهر اکثری مرید ایشانند اما شهر و بهتر و بهتر خواجه محمد پارسا و خواجه عطار الدین عطار و ملا یعقوب چرخ و خواجه عطار الدین محمد دانی رحمه الله

حضرت خواجه محمد پارسا

نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحانفی النجاری است و لقب ایشان پارسا و این لقب را خواجه بزرگ غایت فرموده اند از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند در مرض اخیر خواجه بزرگ در غیبت ایشان با اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند مقصود از ظهور ما وجود است و در ابرو و طریق جذب و ملوک تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود جهانی از و سوز میگرد و چون در محرم سال هفتصد و ست و دو هجری بطواف بیت الحرام زیارت غنی صلعم سفر کردند همه جا سادات و مشایخ و علما با کرام و اعزاز تمام پیش می آمدند چون بکه معظمه رسیدند ارکان حج را تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد و از آنجا متوجه مدینه شریفه شدند و در چهارشنبه بست و سوم ذی الحجه مدینه رسیدند و در پنجشنبه بست و چهارم ماه مذکور بکوار حجت حق پیوستند و شب جمعه ایشان را دفن نمودند و قبر ایشان در بقیع بکوار رقبه امیر المومنین عباس رضی الله عنه واقع است و سن شریف ایشان هفتصد سال بوده

حضرت خواجه ابو نصر پارسا رحمه الله

لقب ایشان برهان الدین و حافظ الدین است فرزند خواجه محمد پارسا اند و مرید ایشان فاضل و عارف و کامل بوده اند در نفحات آورده اند که پایه علوم شریف در رسوم طریقت با بواله بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بذل موجود کار را از ایشان گذرانیده در سفر حج باز با والد خود بودند فرمودند که وقتی که والد من فوت میشوند بر سر بالین ایشان حاضر بنوم چون حاضر شدیم روی مبارک ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم کجاست و ند

و در دهمی بوده و قبر ایشان در موضع سوخاراست

حضرت بهار الدین نقشبند قدس سره

مقام ایشان محمد بن محمد اتجاری است و در هشتصد و پنجاه ساله بهایی که در مقامات خواجه است
می نویسند که حضرت فرمودند من و پدر بصنعت کتب بانی و نقشبندی مشغول می بودیم و همین نقل
را بخط مولانا عبدالرحمن حامی قدس سره نیز نوشته باقم سر سلسله حضرت خواجه نقشبند
اند ایشانرا نظر قبول از فرزند می خواجه محمد بابا ساسی است و مرید سید امیر کلال اند و ادیبی
نیز بودند و از روحانیت خواجه عبدالحق عجب دانی قدس الله سره و از خدمت قلم شیخ
و خلیل اما که از مشایخ ترکستان بوده اند فائده ها گرفتند عوث وقت و قبله ادبیای زمان
تولیدش بوده اند و خاص و عام روی بایشان داشته اند طریقه ایشان تمام مطابق مذهب شریف
بوده و مذاهب امام اعظم رضی الله عنه داشتند و اکثر مشایخ این سلسله حنفی بوده اند از خواجه بزرگ
پرسیدند که در طریقه شما جبر و خلوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفتند که بنای طریقه شما
بر حبسیت فرمودند که بظاهر با خلق و باطن با حق سبحانه و تعالی آمیت از درون شناسنا و
وز برون بگمانه باش این چنین زیار دوش کم می بود اندر جهان و دائم همه جا و با همگی در کار
سیدار نفقه چشم و دل جانب یار بگویند که حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیز نگی نمی بوده است
ایشانرا ازین معنی سوال کردند فرمودند که ندی با خواجگی راست نیاید از ایشان پرسیدند
که سلسله شما کجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجای نمی رسد و پرسیدند که در باب سماع چه می فرمایند
فرمودند که انکار نمی کنم و این کار نمی کنم و خواجه بزرگ را خوارق و کرامات از ان بیشتر است
که شمه از ان بیان توان نمود و از والده ماجده ایشان منقول است که می فرمودند فرزندم
خواجه بهار الدین چهار ساله بود که گفت این گا و ماگو ساله سفید پیشانی خواجه آورده اند از چند ماه
به همان صفت گو ساله بزرگ گویند چون حضرت خواجه بکر معطر رفتند در ان روز که حاج
قربان میگردند فرمودند ما هم یک پسر داریم او را در راه خدا قربان کردیم و رویشانی که در ان سفر
همراه ایشان بودند آن تاریخ را نوشته چون به بخارا رسیدند و تحقیق نمودند پسر خواجه همان
فوت شده بود و چنانچه ایشانرا در ایام حیات خود تصرف بوده است الحال نیز همان تصرف

و بعد ایشان بسیار بزرگ بوده اند و حضرت خواجه بهترین و کامل ترین مریدان مولانا عیسی
چرخ اند و سرسلسله خواجه احراری اند و معتدای طریقت در سنهای حقیقت بوده اند و اهل
دور النور و خراسان ایشان را بجای بزرگ میدانستند و کرامات و خوارق عادات
بی نهایت از ایشان بطور رسیده حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره اخلاص
و اعتقاد بسیار داشته اند چنانچه بعضی کتبها بنام ایشان تصنیف کرده اند و ایشان را
بجای پیر خود میدانستند حضرت خواجه را هم کمال محبت و یگانگی با ایشان بوده و نزد
حضرت مولانا با ایشان ملاقات کرده اند چون بار آخر حضرت خواجه مولانا عبد الرحمن جامی
را دیدند فرمودند محاسن سفید گردید ایشان در بدیهه این بیت را گفتند بیت پیرانه سر
کشیدم سر در ره سگانت پاموی سفید کردم جاردوب آستان پامگویند که حضرت خواجه
احرار سال و زراعت بی نهایت بوده همه را در راه الهی صرف می نمودند و چون سال
بآخر رسیده انبارهای ربوده و این از کرامات حضرت خواجه است و درین باب حضرت
مولانا فرموده اند ابیات نیز از آن مرزعه در زیر کشت است پام که زاد رفیق راه بهشت
است پام درین مرزعه فشانم دانه پام در انعام بند انبار خانه پام ولادت ایشان در ماه
رمضان سال هشت صد و شش هجری در قریه پامغان که از توابع تاشکندست بوده
وفات ایشان شب شنبه است و نهم سلخ ربیع الاول سال هشت صد و نو و پنج
واقع شده مدت عمر شریف نود سال است چندانکه هم و قبر ایشان در ترمذ است

حضرت مولانا نظام خاموش (رحمه الله)

ایشان فاضل تر و کامل ترین مریدان و خلفای مولانا نظام الدین خاموش اند و از علوم
ظاهری و باطنی بهره تمام داشته اند و بر جاده شرع و سنت مستقیم بوده اند چون خراسان
تشریف برده اند پسید قاسم تبریزی و مولانا ابو یزید بورانی و شیخ زید الدین خانی
و شیخ بهار الدین عمر محبت داشته اند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره را هم
در نفحات مذکور خوانسته اند که روزی میگفتند بعضی از درویشان فرق میان خواب
و بیداری خبر بآن نمیخوانند که در خود خفتی که بعد از خواب می باشد می آیند و الا کیفیت

و بمسم نمودند اضطراب من زیاده شد روی خود را بر کف پائے ایشان نهادم پای خود را
بالا کشیدند و فات حواجه ابو نصر پارسا در سال هشت صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان
در خط بلخ است

حضرت خواجه علاء الدین عطار رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن محمد التجاری است و اصل ایشان از خوارزم بوده از کبار مریدان خلفائے
توحید بزرگ اند و در ایام حیات خود ترتیب بسیاری از مریدان حواله بایشان کرده اند
و میفرمودند که علاء الدین خیلی بر ما سبک کرده است و صبیہ خواجه بزرگ در خانه خواجه حسن عطار
فرزند طاعت ایشان بوده چنانچه خدمت مولانا ی شیخ در جمع خود از حضرت خواجه احرار قدس
ستره نقل کرده اند که خدمت خواجه حسن داماد حضرت خواجه بزرگ بوده اند قدس الله سرہ ہما
وفات ایشان بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه بستم رجب سال هشت صد و دو بوده و قبر
ایشان در ده توجنائیان است وفات خواجه حسن عطار در شب دوشنبہ عید قربان سال
هشت صد و ست و شش هجری واقع شدہ و قبر در توجنائیان است

مولانا یعقوب چرخي رحمہ اللہ

اصل ایشان از موضع چرخ دیہی است از تہ لہو کر از توابع غزنین واقع شدہ
فقیر در آنجا رسیده و قبور اجداد ایشان در آنجا است و ایشان مرید بیواسطہ خواجه بزرگ اند
و اول بار کہ بخدمت شریف ایشان رسیدند فرمودند کہ از خود کاری سنگین امشب بہ بنیم
اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب چرخي فرمودند کہ ہرگز شبی سخت تر از آن بر من
نگذشتہ است کہ آیا چہ شود چون بامداد بخدمت ایشان رفتم فرمودند قبول کردند ایشان را
خواجه علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجه بزرگ در صحبت علاء الدین عطار بمرتبہ گما
سید و جامع گشتند در علوم ظاہری و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و قبر ایشان
در موضع ملفوکہ کی از مواضع حصار شادمان است واقع شدہ

حضرت خواجه عبدالقدوس سرہ

نقب ایشان نامہ الدین احرار است و نام پدر ایشان خواجه محمود بن شہاب الدین است

بحری بوده اند موج بجامیت ایشان کم کسے گذشته نفس قدسی حق تعالی بایشان داده بود اشعار
ایشان که سبترین شعرهاست تا مثل برحقائق و معارف و بر حضرت مولانا از ابتدای حالی مرتبه
کمال کش عشق و جذبه محبت غالب بوده چنانچه فرموده اند میبت لذت عشق فرورفته مراد در کمال
عشق سیکویم و جان سید هم از لذت وی به گفته اند غم عشق از دل کس کم مبادا به دلی بی عشق
در عالم مبادا به متاب از عشق روگردان مجاز نیست به که آن بهر حقیقت کار ساز نیست به اگر چه
بظواهر حالی تعلق خاطر می بود اما از طمن این باکی نداشته اند میبت کار جامی عشق خوابانست به
عالمی به در پی انکار او او همچنان در کار خویش به و این محبت آن بود که میفرمودند هر چند عارف
کمال حاصل بعد از تحقیق بحب ازلی و اتصال بمحبوب کم یزنی در هر چه نکرد جز یک چیز نه بند و در هر چه
آورد جز یک چیز بخیر اما در او اخرا از جمیع تعلقات ترک واجبات نموده میفرمودند که محبت است
که از همه چیز قطع تعلق کند و خواست او خواست محبوب گردد در باغی با عشق توام هوا نماند است
و هوس به با آتش سوزنده چنان ماند خس به خواهد زد تو مقصود دل خود همه کس به جامی از تو
ترا همین خواهد و بس به هیچ خواهش و مرادی بغیر از طلب الکی نداشته و میفرمودند میبت
است مراد هر کسے چیز دیگر ازین جهان به نیست مراد غیر تو جامی نامها و را به همیشه در وجد و ذوق
می بوده اند چنانچه چند نوبت سماع میفرمودند و در او اخر حال که کمال رسید نمی گفتند
در باغی خوشوقت کیس که می درین خمخانه به از خرم بسو کشنده از پیانه به صد بار اگر نیست
شود عالم هست به واقف نشود که هست عالم یانه به و حضرت مولانا را انهم و طبعی که بود بالا
از ان نباشد و بسیار خوش خلق و تکلم و شگفته بودند و وسطا بهای لطیف می فرمودند و
تصانیف ایشان چل و چار است بعد دلفظ جام و همه در عالم مشهور و معروف به یکس
را بران سخن نیست و شواهد النبوة و نفحات الالس که سخنان لطیف و نکته های دقیق دران
منذرج است و چشم از تصانیف ایشان است و در مشنوی پوست زینا و در غزلیات
دیوان اول که سبترین اشعار است مثل ندارد و این فقیر همیشه تصانیف نظم و نثر ایشان را
مطالعه می نماید و از برکت آن کلام حقیقت انتظام خاطر نماید و چون کتاب را می نویسد
همه از متع و شاگردی ایشان است فصاحت و بلاغت و در سوز حال حضرت مولانا

مشغولی ایشان در خواب و بیداری بر یک طریقه است بلکه در حالت خواب که بعضی موانع مرتفع
 میشود و مرگمان چنانست که آنچه میگفتند اشارت بحال خود میکردند و وفات ایشان در اثنای
 تازیانین روزه چهارشنبه نهم جمادی الاخری سال هشت صد و شصت هجری بوده و قبر ایشان
 در خیابان سرات است

مولانا محمد الرحمن جامی قدس سره

عقب اصلی ایشان عماد الدین است و لقب مشهور نور الدین و مخلص جامی و نام والد ایشان
 احمد بن محمد دشتی بوده و دشت محله ایست از محلات صفایان خفی مذہب بوده اند و آنچه در عوام است
 که ایشان بمذہب امام شافعی نقل کرده اند خلاف است چنانچه شخصی از خدمت مولانا
 ازین الدین قبایس ازین معنی پرسید فرمودند که غیر واقع مردم فراموش اند کتاب چهار
 مذہب حضرت شیخ سعید خرقانی را که از کتب معتبره همراه آورده بودند بمسائل اخلاط عمل
 مینموده اند مثل وضو ساختن بعد از مس مراة و مس اندام نهانی و غیره و حضرت مولانا عالم
 عامل عارف کامل و درنون علم ظاہری و باطنی جامع و مقبول عالم و مقتدی اہل باطن و ظہر
 و خراسان و پیشوای زبان بوده اند و سلطان حسین مرزا را کمال عقیدت و نیازمندی
 بخیرت ایشان بوده و از کمال و افضل مریدان سعد الدین کاشغری اندر حمد اللہ تعالی
 چون بخیرت مولانا سعد الدین رسیدند فرمودند که شاہبازی بجنگ ما افتاده و بسط
 بخواجه بزرگ میرسند و خواجه محمد پارسا را در خراسان ایام لغویت ملازمت کرده بودند
 و حضرت خواجه پارسا بنای ایشان غایت نمودند و خواجه احرار قدس اللہ سرہ ایشان را
 کمال تعظیم و احترام می نمود چنانچه از نهایت محبت در مکاتیب خود لفظ عرض داشت می نوشتند
 و میفرمودند که آفتابی در خراسان است مردم چو ابرو دشانی چراغ با در انہری آیند با وجود
 این بزرگی حضرت مولانا را حال برین منوال بود کہ ہرگز اظهار درویشی و کرامات نمی نمودند
 و میگفتند بر کشف و کرامات اعتمادی نیست و خود را گاہ در لباس عالم ظاہری و گاہ در
 شعر و شاعری پنهان داشتند و می فرمودند کہ ستر حال این طریقه است اما حاشا کہ
 اندیشہ و خیال ایشان پنبہ شعر باشد ہرگز در اینچ نفیس از شغل باطنی خالی نمی بودند و در فضیلت

بخدمت حضرت خواجه احرار قدس سره بردند و حضرت خواجه ایشان را در کنار گرفته فرمودند که ای
پسر عارف خواهید شد و بیگانه نفس حضرت خواجه بکمال ظاهری و باطنی و مقامات عالی رسیده
و کرامات و خوارق طبع بسیار از ایشان بطور پیوسته و پیوسته و ستان تشریف آورده بودند و
اهل هند کمال اعزاز و احترام بجای آورده اکثری مرید گشتند و طریق ایشان در سلوک بطریق
حضرت خواجه بزرگ بوده و پانزده سال در هندوستان بوده در سال نهصد و هشتاد و دو هجری
و فرمودند که وقت رحلت ما نزدیک رسیده ما موریم با کمال مشتی استخوان خود را در محرقه گوی خان
آبای خود رسانیم و متوجه محرقه شدن و بعد از رسیدن محرقه دو سه روز رحلت نمودند و قبر
ایشان در جوار حضرت خواجه احرار است

ایشان در جوار حضرت خواجه احرار است

حضرت خواجه باقی رحمه الله

اولی حضرت خواجه بهار الدین نقشبند و بظاهر مرید مولانا خواجه ابی انبیا اندکی از مریدان خواجه
گفت که وقت رحلت خواجه فرزندان ایشان را حاضر ساخته پرسیدند که در باب این کو دکان
چه می فرمایند گفتند صریح فرزند بنده است خدا را غمش بخورید و وفات ایشان در سال هزار
و دوازده هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان چهل سال و قبر در دهلی است

باشم خواجه و صلاح خواجه و مهدی قدس اسرار هم

و مهدی از مصافات هم قدس است و هر دو برادرند و درین زمان مقتدای ما و از انهر بودند و مرید
آنجا را روی ارادت بخدمت ایشان بوده باشم خواجه برادر کلان و پسر خرد صلاح
خواجه بودند و در محرقه می بوده اند و مرید پدر خود اند و خواجه کلان خواجه و ایشان مرید خواجه
کلان جو یاری و ایشان مرید خواجه محمد کاشانی و ایشان مرید مولانا محمد قاضی و ایشان
مرید حضرت خواجه احرار قدس اسرار هم و وفات باشم خواجه روز دوشنبه ربیع الاول
سال هزار و چهل و شش هجری بوده و قبر در و مهدی است و صلاح خواجه در پنج بوده اند
که امارت و خوارق از هر دو برادر بسیار ظاهر شده و وفات ایشان در ماه محرم سال هزار و
چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در پنج است و مدت عمر مفید و شریف سال تمام شد
احوال مشایخ سلسله مبرکه نقشبندی قدس اسرار هم

از کلام ایشان ست و بی از علای این زمان در باب حضرت مولانا طعن و انکار می نمودند و سخنان ناشایسته میگفتند و را منع میکرد و بعد از فوت آن مردکی از فضلا که عالم و عالم است شنبه و پنجشنبه در آنجا دید با اضطراب تمام پرسید سبب اضطراب چیست گفت بدیهیست رفته بودم و میخواستم در آیم که مولانا عبد الرحمن جامی آمد و دامن مرا گرفت و نگذاشت و چون نسبت آنکارا فقیر را بخیریت ایشان دانست بود نام فقیر را گرفت که بایشان بگویند که مولانا عبد الرحمن جامی بگویند مرا بگذرانند و از تقصیر من در گذراندن ولادت ایشان در حرج و جام در بست و دوم شعبان سال هشت صد و هفتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف هشتاد و یکسال و وفات ایشان بعد از حضرت خواجه احرار بیست سال است و هشت صد و نود و هشت هجری هشتاد و یک ماه محرم روز جمعه در وقت اذان سنت و قبر ایشان در خیابان هرات است متصل قبر پیر خود و برداشت جنازه ایشان را سلطان حسین مرزا با جمیع اهالی موالی خراسان نموده است

حضرت مولانا عبد الغفور لاری قدس ستره

لقب ایشان رضی الدین است و آن ایشان از لار و از ایمان آن دیار بوده از اولاد سید عماده اند رضی الله عنه که از کبار انصار و از قبیل انصار و از قبیل خزرج است مرید کامل و شاگرد رشید حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اند و حضرت مولانا در باب ایشان فرموده است آنجا که فهم و دانش مرغی بود شکاری و باز بست تیز رفتار عبد الغفور لاری و حضرت مولانا مرید کم میگرفته اند و می فرمودند که یک مرید کامل که باشد کافیت و این اشاره بعلامه عبد الغفور است که کامل بوده اند و ایشان را در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام بوده و وحاشیه بر شرح ملا و نفحات الانس نوشته اند و حل مشکلات و لغات آنرا نموده اند و کمال محبت و اخلاص بخیریت پیر خود داشته اند و در وفات حضرت مولانا قدس ستره در خدمت بودند و اندک روز بعد از طلوع آفتاب روز یکشنبه پنجم شعبان سال نهصد و دوازده هجری بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت مولانا در خیابان هرات است سعادت مند مرید که بعد از مردن هم در خدمت پیر خود باشد

حضرت خواجه عبد الشمید قدس

نام پیر ایشان خواجه کاخا میرزا حضرت خواجه عبد الله قدس است و چون متولد شدند والد خواجه

بیکدل و دوست توان داشت ایشان دانستند که این سخن از کجاست دست بر سر زدند
 کودک را بنیداختند و سخن مشغول گشتند و فرموده اند هر کس که از خدا نترسد از همه چیز نترسد و
 نیز فرموده اند که چون حق تعالی بنده را دوست دارد و اعاده بسیارش دهد چون دشمن دارد دنیا را
 بروی فراخ گرداند فرموده اند که هر که خود را قیمتی نهد او را از تواضع نصیبی نیست و فرموده اند اگر بخواهید
 بجای ساکن شوید که کس شما را نبیند و نه شما کس را که عظیم نگوید فرموده اند چنانکه عجب بود که در
 گزیند عجب تر از آنکه در دنیا خندند و فرموده در دنیا در آمدن آسان است اما بیرون آمدن
 و خلاص شدن دشوار فرموده اند چون ترا گویند خدا را دوست داری خاموش باش اگر
 گویی نه کافر گردی و اگر گویی دارم فعل تو فاعل دوستان غاند و فاعل ایشان در ماه محرم
 سال یکصد و هشتاد هجری بوده و قبر ایشان در که مغلطه در مزارات معل

حضرت سلطان ابراهیم اوهم رحمه الله

کنیت ایشان ابواسحاق و نام پدر او هم بن سلیمان بن منصور ملخی است و ایشان از ابناء لوکی اند
 و در اوایل حال بادشاه پنج بوده اند و در جوانی توبه کرده اند گویند شی بر تخت خفته بودند و شب
 سقف خانه جنبید گفتند کیستی گفت آشنا شتر کم کرده ام میجویم گفتند شتر بر بام چگونه بود گفت
 ای غافل تو خدای را در جامه اطلس بر تخت زر می طلبی این از شتر بر بام جستن عجب تر است
 ازین سخن هیتی در دل سلطان افتاد متفکر و متغیر گشتند روز دیگر بار عام دادند و ارکان دولت
 همه بر جای خود ایستادند ناگاه مردی با هیبت از در درآمد چنانکه هیچکس مانع او نتوانست شد
 تا پیش تخت سلطان گفتند چه خواهی گفت درین رباط فردمی آیم گفتند رباط نیست سر
 منست گفت این سرای پیش از تو از که بود گفتند از پدر من گفت پیش از دی از که بود گفتند
 از پدر من گفت از دی از که بود گفتند از فلان همچنین چند کس را شنیده اند او گفت پس این
 رباط نبود که می می رود و دیگری می آید تا پدر شد سلطان تنها با اضطراب تمام از عقب او روان
 شدند گفتند تو کیستی گفت من خضرم در دل ایشان خونی عظیم پیدا شد و در لجه نهادند
 شنیدند که با تفتی میگوید بیدار شو پیش از آنکه برگت بیدار کنند و این چند نوبت بگفت
 ناگاه آهوی دیدند و خود را بدو مشغول گرفته و آهوی سخن آمد و گفت مرا البید تو فرستاده اند

بیان احوال مشایخ سلسله شریفه حشیه قدس الله امرارهم و سلسله ایشان
از حضرت خواجه حسن بصری رحمته الله است که از ائمه یمنین علی کرم الله وجهه میرسد

حضرت خواجه عبد الواحد رحمته الله مدتی **سوره**

اصل ایشان از بصره است در یمن بصری است و شازده حضرت امام اعظم اند رضی الله عنهما
ارادت از ایشان پوشیده اند چون ذکر حضرت حسن بصری بعد از صحابه رضی الله عنهم مذکور شده
ازین جهت اول درین سلسله نوشته نشده ایشان پس بزرگ بودند خوارق و کرامات بسیار
از ایشان بطور رسیده نقل است که روزی جمعه از درویشان که در خدمت ایشان بودند
گرسنگی بر آنها غلبه کرد آرزوی حلوا کردند چیزی حاضر نبود خواجه روی با همان کردند و از حق سبحانی
و تعالی بجهت آن جمعه درخواستند فی الحال دینارهای زر از آسمان بارید خواجه
فرمود که همان مقدار که بملوک کفایت کند بردارید مریدان چنان کردند و حلوا آوردند خواجه
از آن تناول نفرمود سبب تناول نفرمودن این است که چو باریدن دینارها از کرامات
ایشان بودند و خواستند که از کرامات خود خوراک خویش سازند که خوراک این جمعه از کسب
و شقت ایشان میباشد چنانچه در روایتی در بادیه تشنه شد ویرا از آسمان قندجی زرفرو
نذاشتند پراز آب مرد رویش گفت بمنزت تو مخورم آب مگر از دست اعرابی که مرا سیله
زند و شربت آب دهد و گرنه بکراماتم آب نیاید قادری که آب در جوف من پیداری یعنی
کرامات ظاهری این از کبر نبود و کرامات ایشان در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بوده

حضرت فضیل بن عیاض رحمه الله

کنیت ایشان ابو علی است و باصل کوفه و پیشانی گفته اند از اساتید از ناحیه مرو و بعضی
گفته اند تولد ایشان در سمرقند بوده و نشو و نما در باور و نیز گفته اند که بخاری الاصل بوده اند
و مرید خواجه عبد الواحد بن زید و شازده امام اعظم اند رضی الله عنه و بابر اہم او هم و بشیر حافی
و سفیان ثوری و داؤد طائی معاصر بودند در حقائق و معارف بگانه عظم نقل است که روزی
فرزند خرد و خود را در کنار گرفته می بوسیدند چنانچه عادت پدر آنست که کودک گفت ای پدر
مرادوست سیداری گفت بلی گفت خدای را دوست میداری گفتند بلی کودک گفت

حضرت شیخ علوی دینوری رحمه الله

مرید خاص خواجه بیره لهری از اجله مشایخ وقت و صاحب علوم ظاهری و باطنی بودند
خوارق و کرامات عجیبه از ایشان سرزده چنانچه گویند از روزیکه تولد نمود و اندک تمام عمر صائم
بودند و در ایام طفولیت روز شیر نمیخوردند آنچه در تذکرة الاصفیاء بعضی رشحات مشایخ چشت
نوشته اند این است که شیخ علی دینوری و شیخ ممشاد دینوری یکی است و شیخ ممشاد علوی
و دینوری می نویسند اما از نفحات الانس و بعضی کتب چنین مفهوم میشود که شیخ علوی دینوری
غیر شیخ ممشاد دینوری اند و ذکر شیخ ممشاد دینوری در سلسله سهروردیه نوشته خواهد شد

حضرت شیخ ابوالسحاق شامی قدس الله سره

از اقطاب وقت بوده اند و مرید شیخ علوی دینوری اند و رحمة الله و وفات ایشان چهارم
شهر ربیع الاخر است و قد در عهده واقع است که از توابع شام

حضرت خواجه احمد ابدال حشوی رحمه الله

سرخه سلسله حشویانند و پسر سلطان فرسافه اند از شهر فارحنتی است و امیر آن ولایت
بوده اند و مرید شیخ ابوالسحاق شامی اند گویند چون شیخ ابوالسحاق بقصبه چشت رسیده اند
خواجه دست ارادت بدامن شیخ زدند و نقلت که روزی خواجه ابوالحمد در سن بیست
سالگی همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار جانب کوه رفتند و در انشای شکار از پدر
و اتباع جدا افتادند و کبوهی رسیدند که چهل از رجال الله برنگی ایستاده بودند و شیخ
ابوالسحاق شامی نیز در میان آن جماعه بود حال برایشان گشت از اسب فرود آمده در پای
شیخ ابوالسحاق افتادند اسب و سلاح هر چه داشتند بگذاشتند و شپینه پوشیده با ایشان رود
شدند هر چند پدر و مردم طلب کردند و ایشان را نیافتند بعد از چند روز خبر آوردند که با شیخ
ابوالسحاق اند در فلان موضع پدر ایشان جمعی را فرستاد تا بیابان دهند هر چند پیدا کردند
و بیند نهادند باز نتوانستند آورد و سودمند نیستند و گویند پدر ایشان را تخمخانه بود روزی فرصت
یافت با بنجا در آمدند و در اسب چهار انگشتن گرفت پدر ایشان را خبر کردند و بام بآمدند
و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشتند که اندک روز نه بالای بام برایشان زخمد روزی فرستادند

تو مرا صید توانی کرد حال بر سلطان متغیر گشت و از جامه های داشتند بیرون آمدند و ترک
سلطنت نموده دست در ظرفیت زدند و کینه مطهره رفته با امام اعظم و سفیان ثوری و ابوبکر
غسولی صحبت داشتند و کسب علوم از حضرت امام اعظم رضی الله عنه نمودند و حضرت امام ایشان را
سید نامی فرمودند سید الطائفه حبیبیه قدس الله سره فرمودند که ابراهیم او هم کلید علمهای این طائفه است
و صحبت از حضرت علیہ السلام بوده اند و خرقه ارادت از فضیل عیاض پویشیده اند و در همه عمر بجز کسب
خود قوت نموده اند و گمانه زمان و بادشاه بر دو جهان و سید اقران بود و خوارق و کرامات و بزرگی
حضرت سلطان زیاده از آنست که در تحریر و بیان در آیند گویند چون داری از غیب فرد
آمدی گفتی کجا اند ملک دنیا که به بیند که این چه کار دبار است تا از ملک خودشان ننگ و عار آید
نقلست که وقتی که در شتی خوانستند که بشیند و سیم نداشتند و آنها زری میخوانستند و در کت نماز کردند
و گفتند آئی ازین چیزی میخواهند در حال ریگ لب دریا تمام زرشد مثنی برداشتند و با ایشان
دادند نقلست که روزی بر لب و جلعه نشسته پاره خرقه سید و خند سوزن ایشان در جلعه افتاد و ایشان
بد جلعه کردند نه روان ماهی سر بر آوردند و هر یکی را سوزنی زرین در دهان سلطان فرمودند سوزن خود
خوایم ماهی ضعیفی آن سوزن را در دهان گرفته آورد و پیش حضرت سلطان نهاد فرمودند که من
چیزی که یافتم بگذاشتن ملک بلخ این بود و فاجات ایشان شانزدهم جمادی الاول در سال
یکصد و شصت و دو یا شصت یک هجری بوده و قبر ایشان در جلعه شام است و بر دایسته
بقدر اول قول اول اصح است

حضرت خواجه حذیفه مرعشی رحمہ اللہ

مرغش شهرست از توابع شام از کبار مشایخ مستقدم و از مریدان سلطان ابراهیم او هم
قدس الله سره فرمودند که اخلاص آنست که افعال او و ظاهر و باطن یکسان باشد
وفات ایشان در چهاردهم ماه شوال بوده است

حضرت خواجه میرزا محمد الشیرازی

اصل ایشان از بصره است از اکابر وقت و مرید خواجه حذیفه مرعشی اند و صاحب خوارق
عالی و مقامات ارجمند بودند وفات ایشان هجری دهم ماه شوال است

دستگ را گرفت بانگ در یهو معلق بایستاد چون آنکالت را مشاهده نموده بردست ایشان
تو بیکر دو اشال این کرامات و خوارق عادات از ایشان نه چند ان ظاهر شده که به تفصیل بیان
توان کرد ولادت ایشان در سال دوصد و شصت هجری بوده وفات در دهم جمادی الآخر
سال سه صد و پنجاه و پنج روی داده و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه محمد چشتی قدس سره

ایشان سپرو مرید خواجه ابو احمد ابدال چشتی اند و تفصیل علوم دینی و معارف یقینی کرده اند و در
زهد و ورع کامل بوده اند گویند در غزوه سومات همراه محمود سکتلیکن درس هفتاد سالگی بود
کاری محمود باشارت و بشارت رفته بودند و بیکر اقدام ایشان فتح سومات شده وفات
ایشان در غزه رجب سال چهار صد و یازده هجری بوده و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه یوسف بن اسمعان روح

قطب ایشان ناصر الدین است و خواهرزاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه ابو احمد
چشتی اند گویند که خواجه محمد همیشه داشتند که سن او بچهل رسیده بود و بحسب خدمت برادر
ارادت نزدیک نه داشتند و بطاعت و عبادت خدای تعالی مشغول بودند شبی خواجه محمد
بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دیدند که فرمودند در ولایت شام فلان مردیست
محمد اسمعان نام تفصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را باده عقد کن خواجه او را طلب داشته
همیشه را باده عقد کرد و خواجه یوسف در حشت از ایشان متولد شدند و بر ایشان در آخر عمر
سکر و حیرت حیات چنان غلبه کرده بود که گاه بودی که خادم آب و ضرورتی در انشای و ضرورت
از خود غائب می شدند و ساعتی در آن غیبت میمانند و باز خاقری شد و ضرورت را
باتمام میرسانند وفات ایشان در چهارم ربیع الآخر در سال چهار صد و پنجاه و نه روی داده
و مدت عمر هشتاد و چهار سال بوده و در وقت رحلت خواجه قطب الدین مودود و پسر کلان
خود را قائم مقام خود ساختند و ایشان در حشت

حضرت خواجه مودود چشتی رحمه الله

قطب ایشان قطب الدین است و در سن هفت سالگی تمام قرآن را با قراة آن حفظ کرده است

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ

مولد و اصل ایشان بختان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ غیاث الدین حسن است کہ از سادات حسینی بودہ اند مرید شیخ عثمان ہارونی بودہ اند و در ہندوستان سرسلسلہ شریفہ حضرت چشتیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان ہارونی نے می فرمودند کہ معین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مریدی او و قطب وقت و صاحب تصرف و نیرالوار معرفت و مشرف القلوب و زبدۂ شائخ اجل و قدوۂ اولیائے اکمل بودہ اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی بیکانہ زمان بودہ اند کرامات و خوارق عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ از حد و بیان است گویند کہ چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق توبہ کرامت فرمود الملک و اسباب خود را صرف در وی نشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در آنجا حفظ قرآن مجید و کتب علوم نمودہ اند و از آنجا بطرف عراق عرب عزیمت کردند چون بقصبہ ہارون کہ از نواحی نیشاپور است رسیدند حضرت شیخ عثمان ہارونی را ملازمت نمودہ اند و بہت سال در خدمت شیخ بودند و حضرت خواجہ در سیاحتی اکثری از مشائخ کبار در یافتہ اند چنانچہ بصحبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ در جلیان رسیدہ پنج ماہ و ہفت روز با ایشان بودہ انوار عیون فواید بودہ اند و شیخ الدین کبری را در سنجاہ و خواجہ یوسف ہدانی را در ہمدان و شیخ ابو سعید تبریزی را در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در لاہور دیدہ اند و از پنج بلاہور آمدند و از آنجا بہ دہلی و لاہور دہلی با جمیر رفتہ متوطن شدہ اند و جمع کثری از کفار بہرکت قدم ایشان می فرستادند شدند و جماعہ کہ مسلمان نہ شدہ بودہ و فتوح دینار بجد بخدمت ایشان می فرستادند و ہنوز کفار می کہ دران نواحی اند بزیارت ایشان می آیند و مبلغا بجاہ دران روئے نمودہ میکنند و لاوت حضرت خواجہ در سال پانصد و سی و ہفت وفات ایشان روز ہفتم ششم ماہ رجب سال شش صد و سی و شہ ہجری بودہ و برداتی بسم ذی الحجہ سال مذکور و قول اول اصح است و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ حبیب اللہ ملت فی حب اللہ و عرس ایشانرا مشائخ ہندوستان در ششم رجب میکنند و در ہمین ماہ

اقامت در زندند نقص طهارت در آنجا نکرده چون احتیاج میشد از پشت بیرون رفته طهارت
نمودند و میفرمودند که اینجا جای اواب است و فات ایشان در سالی نصفه و نود و هفت هجری بود
حضرت خواجه حاجی شریف زندی رحمه الله

مرید خواجه بود چشتی اند و سلسله خواجه معین الدین چشتی از جانب ایشان بخواجه بود و چشتی میر
فضل است که شخصی سلطان بنجر را بعد از وفات بخواب دید پرسید که خدای تعالی با تو چه کرد گفت که مر
فرمان شده بود که فرشتگان عذاب بدو نرسد و در همین اثنا فرمان رسید که فلان روز در مشرق
سعادت ملازمست حاجی شریف زندی را در یافته بود از بركت آن بایم وزیم وفات ایشان
بشیر حجب است

حضرت شیخ عثمان هارونی قدس سره

ایشان مرید حاجی شریف زندی از قطب وقت و یگانه **میرزا محمد باقر** بسیاری از اهل و
بندگان رسیده اند و از حضرت خواجه معین الدین چشتی منقول است که روزی شیخ عثمان هارونی
در ایام سیاحت بجای رسیدند که مسکن مغان بود و در آنجا آتشکده بود که روزی بستان ارباب میر
در آنجا انداختند و آتش آن هرگز نمی مرد از تمنی پرسیدند که پرسیدند این آتش چه فائده دارد
چرا خدای را نمی پرستی که آتش مخلوق اوست جواب داد که دلش با آتش را بیا رنزرگ داشتند شیخ
فرمودند که توانی دست و پای خود را در آتش اندازی جواب داد که خاصیت آن سوختن است که قدرت
باشد که نزدیک آن توانی رفت حضرت شیخ طفلی که در کنارش بود گرفتند و بسم الله الرحمن الرحیم قلنا یا رسول
الله ما علی ابراهیم گفته در آتش در آمدند و چهار ساعت در میان مانده بر آمدند چنانچه بخود
ایشان و جامه آن طفل آسیبی نرسیده بود از مشاهده این کرامات جمیع مغان بر قدم شیخ سر نهادند و همیشه
اسلام میسر شد و آن پدر و پسر از جلایای گشته و هم حضرت خواجه معین الدین فرموده اند
که شیخ عثمان هارونی میفرمودند که حق سبحانه تعالی را دوستانند که اگر یک ساعت در دنیا از محبوب مانند
نابود کرد و هم شیخ فرموده اند که در هر که این سه خصلت باشد تحقیق بدانکه حق تعالی او را دوست
دارد سخاوت چون سخاوت در یا شفتت چون شفتت آفتاب و تواضع چون تواضع بین
وفات ایشان در شانزدهم ماه شوال است و قبر در که معظله است

اوقات گذاری خودی نمودند روزی زن آن بقال گفت اگر من در سهالگی شاهی بودم کار
 شما بهلاکت میرسید این سخن طبیعت ایشان گران آمد عهد کردند که از دقرفش نگیرند روزی این
 قضیه را بعضی خواجه رسانیدند فرمودند که هرگز من از کسی قرض نمی گیرم و در وقت حاجت
 ابطانی که در حجره ماست دست انداخته بعد حاجت نان پنجه بردارند و صرف خود کنند و بهتر
 خواهند بدیند بعد از آن هرگاه که میخواهند از آن طاق نان میگرفتند دین نان را کاک
 سیکنید نقل است که حضرت قطب الدین یک نیم ساله بودند که پدر ایشان وفات یافت و خضر
 علیه السلام ایشان را به شیخ ابو حصر میراند که تعلیم علوم ظاهری و باطنی نماید چون حضرت خواجه
 معین الدین چشتی بادش رسیدند در آنجا بخدمت خواجه معین الدین مرید شدند و حضرت خواجه
 را کمال شفقت و عنایت در باره ایشان بود و صحبت و از خضر علیه السلام بودند قطب زمان و گناه
 دوران و جامع فضل و فضائل صوری و معنوی و صاحب خوارق و کرامت عالیه بوده اند
 گویند که در سن بخت سالگی پیش از آنکه مرید شوند بحضرت خواجه بر یافتند و مجاهدات اشتغال
 و سیاحی بسیار کرده اند نقل است که چون به بغداد رسیدند صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی
 را دریافتند و چون کمال اشتیاق و اخلاص بخدمت شیخ که پیر ایشان باشند داشتند از آنجا
 معاودت نموده بطرف هندوستان آمدند و چون به ملتان رسیدند با شیخ بهار الدین زکریا
 ملتانی قدس سده ملاقات نمودند و در ملتان حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمہ اللہ بخدمت
 ایشان رسیده مرید شد و چون بدلی رسیدند عریفیه بخدمت پیر خود که در اجیر تشریف
 داشتند رسیده مرید شد و چون بلازمست برسم خواجه معین الدین در جواب نوشتند
 که اگر چه در ظاهر بعد است اما در باطن قرب است هانجا باید بود و بعد از چند روزی
 در دلی توقف نموده باز باجمیر معاودت کردند چون خواجه قطب الدین سر راه گشتند که
 باجمیر بودند مردم دلی از فراق و جدائی ایشان بفریاد آمدند چون حضرت خواجه این
 معنی را مشاهده نموده خواجه قطب الدین را فرمودند که شهر را دور پناه تو گذاشتم در دلی
 باش که دل های مردم از جدائی تو آزرده میشوند ایشان بفرموده حضرت خواجه
 بشهر مراجعت نمودند حضرت خواجه قطب الدین اکثر کساع می فرمودند و در سلسله عشقیه

از اطراف وجوانب مسلمان و کافر خواص و عوام از راه های دو جمع و کثری که عدد آن از هزاران
بیش است هر سال بروضه متبرکه ایشان رفته حاضر میشوند مدت عمر شریف یکصد و چهار سال و نیم
حضرت خواجہ و درار الاسلام اجیر است و این فقیر چندین مرتبہ زیارت آن روضہ منوره مشرف
شده و اجیر شہریت پرفیض و پر نور و خوش آب و هوا متصل تالابی عظیم که مجموع دریائے محیط است
و نام آن ساگر تال منارہ اند واقع شدہ دو لادت این فقیر در خط اجیر ہلالے ساگر تال رسد
دادہ در سلخ منقرض شب روز دوشنبہ سال یکہزار و بہشت و چار ہجری چون در خانہ والد
ماجد بقبر تہ صبیہ شدہ بود و پسرنی شدہ دس مبارک آنحضرت بہ بہشت و چار سالگری رسیدہ
بود از روی عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت نسبت کبیرت خواجہ داشتند ہزاران نذر و نیاز و رخصت
پس نمودند و برکت ایشان حق تعالی این کثرین بندہ خود را بوجود آور د امید کہ توفیق نیکو کاری
و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گرداند آمین یا رب آمین

حضرت شیخ حمید الدین الصوفی السعدی الناکوری رح

کنیت ایشان ابو احمد است و لقب سلطان الناکین است و ناگور شہر سیت از شہر ہالے
ہندوستان و سلطان الناکین از خلفای حضرت خواجہ معین الدین چشتی اند در تجرید و فقر و
و یگانہ عصر و از متقدمان مشائخ ہند و جامع میان علوم ظاہری و باطنی و صاحب کرامات
و مقامات علیہ بودہ اند ایشان را با شیخ بہار الدین زکریای ملتانی در باب فقر و غنا مراسلات
بسیار واقع شدہ و رناگود طلب زمین احیای داشتند و آنرا بہت مبارک خود و زراعت
میکردند و قوت عیال می ساختند وفات ایشان در بہت و نہم ربیع الآخر سال شش صد و ہفتاد
و ستہ ہجری بودہ و قبر در قصبہ ناگور است

حضرت خواجہ قطب الدین اومشی کاکلی رحمہ اللہ

نام ایشان نجیب الدین احمد بن موسی و مولد و اصل ایشان از ادیش فرغانہ است و آن قصبہ
است از توابع اندجان و کاکلی از ان حبس گویند کہ چون در دہلی متوطن شدہ اند
و فتوح از کس قبول نمی فرمودند و خود ہمیشہ مستغرق می بودند و بر فرزند ان ایشان بعبرت
میگذاشت و آنہا از زن بقالی کہ در ہمسایہ ایشان بود بعد از فاقما جزوے قرض نمودہ

از ایشان بطور آرمه که درین سلسله از کسے کم آمده باشد و حضرت خواجه قطب الدین را
کمال عنایت و مهرمانی بایشان بود چنانچه گویند وفات حضرت خواجه نزدیک رسید ایشان را
از مانسی که در نواحی حصار است طلبیداشتند و وصیت نمودند که جانشین ایشان باشند
بعد از وفات پیر خود در مقبئه اجددین که نزدیک دیپال پور و از توابع لمتان است
اقامت ورزیدند و جمع کثری از بزرگ مقدم شریف ایشان به فیض رسیدند و حضرت
شیخ فرید بیعت بیاری از مشایخ رسیده اندکی از آنجمله شیخ بهار الدین زکریا سلمانی اند
و مشهور است بعد از اینکه حضرت شیخ ریاضت و مجاهدت را بحال رسانیده اند روزی
فرموده اند که هر چه خدا کند میشود و ما تنه آواز داد که هر چه فرید میگویی میشود و فقر و فاقه
بر ایشان و اهل ایشان را چنان غالب بود که روزی یکی از حرمهای ایشان بخدمت
آمده گفت که فلان پسر شما بسبب گرسنگی بمعرض هلاکت رسیده است شیخ فرموده
که بنده مسعود چه کند اگر تقدیر حق در رسیده و از جهان سفر کند رسانی در پای او به بندید
و بیرون افکنید و هم شیخ فرمودند که چون فقیر عالم پوشد چنان پندارد که کفن می پوشد
ولادت ایشان در مقبئه کهو وال که از توابع لمتان است بوده وفات ایشان روز
شنبه پنجم ماه محرم سال ششصد و شصت و چهار هجری روی داده و مدت عمر
نود و پنج سال و قبر درین است مابین لمتان و لاهور نزدیک

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء علیہ السلام

نام ایشان محمد بن احمد بن دانیال بدآونی است و بدآون مقبئه است از صفات سنبه
و لقب ایشان سلطان المشایخ از جانب الهی است و مرید و خلیفه شیخ فرید الدین
گنج شکر اند و حضرت سلطان المشایخ کامل و عامل بوده اند و جمیع علوم را بحال داشتند
از مشایخ کبار در هندوستان نامدار و عالی مقدار بوده و سلاطین وقت را با خواص
و عوام رودی ارادت بخدمت ایشان بوده و همه کس اعزاز و اکرام ایشان را واجب
و لازم میدانستند و در دار السلطنت و ملی اقامت فرموده به تعلیم مریدان و تربیت
ایشان اشتغال داشتند و خوارق و کرامات زیاده از شمار خلق از ایشان مشاهده نموده اند

سماع متعارف است و در بعضی ممنوع مثل سلسله متبرکه که قادریه و سید الطائفه نیز سماع نمی فرمودند و بعضی از اکابر گروه چنانچه شیخ الاسلام گفته اند که دو النون مصری و شیخ شبلی و هزار و لوزنی در راه همه در سماع رخصت نموده نقل است از سلطان المشایخ که در خانقاه شیخ سحبتانی مجلس سماع بود و رویتان صاحب حال و اهل حاضر بودند درین اثنا بقول این بیت را که از حضرت شیخ احمد جام است خواند بهیت کشتگان خنجر تسلیم را دهر زمان از غیب جهانی دیگر است با خواجه قطب الدین را حال متغیر شد و از هوش رفتند مشایخانی که در آن مجلس حاضر بودند از آنجا قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بهر الدین غزنوی ایشان را بجانانه آوردند و قوالان بهمان بیت را با کمر میگردیدند و حضرت خواجه سماع میفرمودند چنانچه شبانروز همین حال داشتند تا حال برایشان دگرگون گشت روز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول سال ششصد و سی و سه رحلت نمود

ذات شیخ فرید کج شکر قدس سره

نام ایشان مسعود بن غزالدین محمود است و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر خطاب است رضی الله عنه از جانب پدر و مادر ایشان دختر مولانا رحید الدین خجندی است در کمال عصمت و عفت و صاحب کرامت اند و حضرت شیخ عطاء الدین هر بوده اند و صمت و مرض افطار نمیدادند و مرید و خلیفه حضرت خواجه قطب الدین نجیاری اند و کج شکر از آن گویند که حضرت شیخ را هفت روز گذشته بود که افطار نکرده بودند و ضعف برایشان غالب شد بخدمت پیر خود روانه شدند و در آن راه از ضعف پایی ایشان بلغمی چنانچه بر زمین افتادند و در دهن مبارک ایشان پاره گل درآمد و تمام شکر شد از آنجا برخاسته بخدمت پیر خود رفتند و خواجه فرمودند فرید گلی که بدینت رسید حق تعالی وجود ترا گنج شکر گردانیده است بمواریه شیرین خواهد بود چون از خدمت پیر خود بیرون آمدند هر کس که ایشانرا میدید گنج شکر میگفت ایشان بخدمت حضرت خواجه معین الدین حشمتی نیز رسیده بودند حضرت خواجه معین الدین در باب ایشان فرموده اند که بختیار شاه بازی عظیم را تقید آورده است که چهره سبزه الهی ایشان نگیرد و این شمع است که اما خانه در ایشان را منور سازد و قطب و غوث وقت بوده اند و حواری عالی از ایشان بسیار بوده و بطور رسیده و آنقدر که گویا

صناع بوده اند مرید و معشوق و نفس ناطقه و منظور نظر سلطان المشایخ اندگویند که میر از پیر خود آیت
 نمودند که سفر نام بادشان است و من در ویشم مرا نام دیگر باید شیخ فرمودند که امر وزیر
 بر اے تو نامی التماس خواهم نمود در دیگر چون میر بخدمت ایشان آمدند فرمودند که بمان
 چنین نمودند که روز قیامت ترا محمد کاسه لیس خواهند گفت سلطان المشایخ را کمال عبادت
 و مهر بانی نسبت بهمیر بوده و از جمیع مریدان خود زیاده میخواهند و میفرمودند که روز قیامت
 از هر کس خواهند پرسید که چه آوردی از من بپرسند خواهیم گفت که سوز سینه ابن ترک
 الله و میر اسوز سینه بمرتب بود که پیر این مبارک ایشان نزدیک سینه همیشه سوخته بود
 گویند میر چهل سال صائم الدهر بوده اند و همراه سلطان المشایخ بطریق طی ارض حج
 گذارده بوده و سلطان المشایخ در باب میر فرموده اند بحیث این خدمت و ماست
 ناصر خسرو نیست؛ زیرا که خداے نامر خسرو ماست؛ گویند که تصانیف میر از نظم و نثر نود و نه
 است و اشعار میر آنچه مشهور است از بیخ لک کم و از چهار لک زیاده است سوائے
 تصانیف هندی و از برکت آب دهن مبارک سلطان المشایخ این قدرت طبیعت
 و شیرین سخنی حق تعالی بایشان داده بود و در شعر چنان قادر بودند که مطلع انوار را که در جوار
 مخزن اسرار است در دو هفته تمام کرده اند و در اشعار ایشان یک بیتهاست که کم کس
 بآن خوبی گفته باشد و این بیت از یک بیتهاے ایشان است بیت زلفت ز سرود
 جانب خونریز عاشقان است؛ چیزی نمیتوان گفت روی تو در میان است؛ و هفتمین بیت
 تازه عالی در اشعار میر آنقدر است که اگر همه را جمع کنند از تصانیف بعضی زیاده میشود
 و همین طور در اقسام زبان و فنون علم هند بمشیل بوده اند و بجامعیت ایشان کم کس
 گذشته چون پیر ایشان را بهماح و لغمه کمال ذوق بوده و رو سن
 قوالی که الحال در هند و بستان مشهور است و پیش ازان نبود اختراع نمودند
 و خود میخواهند و سلطان المشایخ سماع میفرمودند نقل است که چون شیخ سعیدی
 بهندوستان آمدند در وادی بمیر ملاقات نمودند و یک شب با میر بود و میر کلام بخدمت شیخ
 آوردند گفتند آنچه از مال دنیا داریم این است هر چه قرائد میاسازیم شیخ فرمودند روغن چراغ غیر

گویند و تہمتی تہمید و ضرر و ہر دہ خواہند کہ محاسن مبارک را شانہ کنند شانہ در طاق بود
 کسے نبود کہ شانہ را بدست ایشان رساند شانہ از طاق کجبت و خود را بدست ایشان رسانید
 و حضرت سلطان المشائخ ہمہ مجلس و عظم و وجد و سماع می نماندند و قولان می خواندند و خود
 بر خاستہ سماع مینمودند و اگر کسے را امید بدند کہ تقلید ہم سماع میکند بحجت ادب سماع
 می آید اند و تنظیم می نمودند نقل است کہ شخصی را برات او گم شدہ بود نزد سلطان
 جیو آمدہ عرض نمود فرمودند حلوا بروح پاک حضرت گنج شکر فاستحبدہ آن شخص
 حلوا پر داز رنہ قدر سے حلوا آورد و در کاغذ پیچیدہ چون کاغذ کشودہ برات او
 بیش بود نقل است کہ پیش از وصال بچہل روز چیز سے حوزدن ترک کردند
 و باقبال فرمودند آنچه در اینبار است مہر را ایشان رکن کہ جب نامد ولادت ایشان و قبضہ
 بد او ان است سال ستی و شش ہجری وفات و تہمت چاشت روز چہار شنبہ ہشردہم
 ماہ ربیع الاخر سال ہفتصد و ست و پنج رومی دادہ مدت عمر شریف ایشان بود و چہار سال
 و نماز جنازہ ایشان را شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدر الدین عارف گذاردہ و فرمود
 کہ از مانتان بر اسے بہن نماز آمدہ بودم و قبر ایشان در دہلی نوبہ وضعی است کہ در ان سکونت
 داشتند این فقیر چہ دین بار زیارت آن روضہ منورہ رسیدہ بود و ہر روز چہار شنبہ خلقے انہو
 زیارت ایشان حج میشوند و آثار نفیض اذان مکان متبرکہ ظاہر است و الحال مذرو
 نیاز بسیار ہر روضہ شریف ایشان میرسد و در سال یکبار عرض ایشان میشود و قولان
 میخوانند صحبت و مجلس عظیم بر پاست اکثر سے از مشائخ سلسلہ ایشان جمع میشوند و ایشان
 سماع و دعا میکنند و حضرت سلطان المشائخ را اگر چہ مریدان بسیار اند اما چہار مرید
 فاضل و کامل مشہور و معروف اند امیر خسرو و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی و شیخ برہان الدین
 عزیز و شیخ عین دہلوی

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

از ائمرا و اولیائے ہزارہ لایحین اند و ترک بودہ اند از ترکان نواحی پنج مولد ایشان
 مومن آباد است کہ مشہور بہ پٹیالے است از توابع سنہیل است جامع انواع علوم و ادب

این سخن بدی آمد و می فرمودند راست بی یقین نقل است قلندری یازده زخم بوجود مبارک ایشان زود ایشان در استغفراتی که بودند ازان باز نیامد و خون مبارک ایشان از ناف و از آن شد چون میدان را از نیخال جبر شد آمده قلندر را گرفتند خواستند که ایذا کنند فرمودند که هیچکس مزاحم او نگردد و مبلغ با و انعام دادند که مبادا در وقت کار هزدون آزاری بدو رسیده باشد و بعد ازان این قضیه بس سال وفات در شهر دهم رمضان وقت چاشت سال مفه تصد پنجاه و هفت هجری روی داده و قبر ایشان در بیرون دلی نواست و این فقیر بر آنجا رسید و گنج گیسو در از از خلفای ایشان اند

حضرت شیخ برهان الدین غریب رحمه الله

از مریدان سلطان المشایخ اند حضرت شیخ ایشان را بطین برهان پور دولت آباد و محبت رواج اسلام و ارشاد ساکنان آن حدود فرستادند و شیخ حسن دهلوی را با بعضی از مریدان خود با ایشان همراه کردند و از برکت قدم ایشان اکثری ازان جامه نشین اسلام مشرف گشته مرید و معتقد گشتند و اخلاص و ادب ایشان به پیر خود بدرجه بود که تا بوقت وفات هرگز پشت بجانب موضع غیث پور که توطن سلطان المشایخ بود نکرده بودند وفات و قبر ایشان در دولت آباد دکن است و این فقیر با آنجا رسیده

حضرت شیخ عبدالقدوس گنجی رحمه الله

از فرزندان حضرت امام اعظم اند رضی الله تعالی عنه مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق و صاحب علم ظاهر و باطن و وجد و سماع بودند و از روحانیت شیخ احمد عبدالحق نیز تربیت یافته اند و شیخ را اولاد بسیار شد همه پسران عالم و عامل گشتند خصوصاً شیخ رین که در پیش قدم بر قدم والد خود می نهادند کرامات زیاده از حد و نهایت از ایشان بطور پیوسته و قات ایشان در سال نه صد و هجده و پنجاه هجری بوده و قبر در گنگوه است که از توابع دلی است

حضرت شیخ جلال محتامیسری قدس سره

از جانب پدر و مادر فاروقی بوده اند و اصل ایشان از پنج است و نام پدر ایشان قاضی محمود درین هفت سالگی قرآن را حفظ کرده و در مفهده سالگی اکثر علوم را تحصیل نموده و در سن بیست و

که امشب با تو صحبت دارم گویند که میرزا نجدهست پیر خود اخلاص و محبت بهره بود که بالا تر از ان نباشد چنانچه نقل است که درویشی نجدهست سلطان المشائخ بجهت گدائی رفت فرمودند که باز چیزی حاضر نداریم امروز آنچه فتوح آید متوجه خواهیم داد چون در آن روز پنج فتوح رسید فرمودند که اینچنین چند روز گذشت فتوح از جایی نرسید کفش مبارک خود را بآن درویش دادند او نیز با اعتقاد تمام گرفته از شهر دلی روان شد در آنجا راه حضرت امیر خسرو که با پادشاه عصر بجا رفته بودند و از آنجا به بلخی می آمدند دوچار شدند میرزاان درویش پرسیدند که از سلطان المشائخ خبر داری گفت صحبت و عافیت اند فرمودند که نشانی از ایشان داری گفت کفش مبارک خود را بمن داده اند گفتند سفروشی گفت بلخی پنج لک روپیہ در صلہ فقیده که سلطان محمد باستان داده بود همه را بدان درویش دادند و کفش پیر خود را گرفته بر سر نهاده نجدهست سلطان المشائخ رسیدند سلطان فرمودند ای خسرو از ان خزیدی چون سلطان المشائخ بر حمت حق پیوستند میرور دلی حاضر نبودند و مردم از ایشان ابن وقصه را پوشیده سیداشتند چون بدلی رسیدند و این قضیه ناگزیر را شنیدند سر خود را تراشیدند و روئے خود را بپاه نمودند و مقابل قبر پیر خود آمده ایستادند و گفتند سبحان الله آفتابی در زیر زمین و خسرو زن بر روئے آن این را گفته سر را بر قبر ایشان زدند بیوش افتادند تا شش ماه بعد از ایشان همیشه در غم و اندوه بودند تا بجا بخار و در چهارشنبه به شریع شوال در سال هفت صد و ست و پنج هجری رحلت نمودند و قبر ایشان پایان قبر پیر ایشان است

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دلی رحمه الله

نام ایشان محمود و اصل ایشان از شهر اوده است و از ان خلفای و مریدان سلطان المشائخ نظام الدین اولیا اند در سن ست و پنج سالگی ترک و تجرید اختیار نموده ریاضتی عظیم میکشیدند و در چهل سالگی نجدهست سلطان المشائخ رسیدند و حضرت شیخ را کمال محبت و اتحاد با ایشان بوده و انقدر خوار و کراماتی که از ایشان بطور رسیده از هیچ یک از مریدان سلطان المشائخ ظاہر نشده با وجود آنکه درین سلسله سماع و وجد میکردند اما شیخ نصیر الدین سماع نمی فرمودند و می گفتند که خلاف سنت است و حضرت شیخ نظام الدین اولیا را

عالم بوده اند در علم ظاهر و باطن و فات ایشان در سال پانصد و نه هجری واقع شده و قبـ
ایشان در قزوین است

حضرت شیخ ابوالنجیب رحمہ اللہ

نام ایشان عبدالقادر است و لقب منیر الدین و نسب ایشان به دوازده واسطه بحضرت امیرالمؤمنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرسد و نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی به شیخ احمد
غزالی چنانچه درین سلسله مذکور شد و دیگر به شیخ وجیه الدین عم ایشان که در سلسله
سهروردیه مذکور خواهد شد ایشان در جمیع علوم کامل بوده اند و تصنیفات بسیار دارند بصحبت
حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ مشرف گشته بودند
نقل است که روزی به بغداد سیکنده شتزد و دکان قصابی رسیدند که گو سفندی آویخته بود
ایستادند و گفتند این گو سفند میگوید من مرده ام نه کشته قصاب بخود و بیفتاد چون بخود باز آمد
بصحت قول شیخ اقرار کرد و تائب شد آنچه بخاطر فقر میرسد این است که اظهار رکعت
شیخ را درین محل ضرور بود و در آن دو حکمت است یکی آنکه گوشت غیر حلال جمعی از مسلمانان
نخورند و دیگر اینکه ساعت توفیق توبه قصاب نیز رسیده بود و فات ایشان در شب شنبه
دوازدهم ماه جمادی الثانی سال پانصد و شصت و سه هجری بوده و قبر در بغداد است

حضرت شیخ عمار یا قریب

مرید شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و در ترتیب مریدان و شلف و فاع ایشان کمال تمام
داشته اند در وقت خود بزرگ و صاحب کرامات بوده اند

حضرت شیخ نجم الدین بلیغی قدس سره

کنیت ایشان ابوالنجاب است و این کنیت را پیغمبر مسلم در واقعه بایشان عنایت فرموده اند
و نام احمد بن عمر الجنتی و لقب نجم الدین و لقب دیگر کبری است و کبری از ان جهت گویند که
در او اکل جوانی که تحصیل علوم مشغول بودند با هر که مناظره و مباحثه میکردند بر وی غالب آمدند
بدین سبب طامه الکبری می گفتند و لفظ طامه بحسب کثرت استعمال حذف شده و ایشان را
شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه نظر مبارک ایشان در وجود بر هر که افتادی

و فتوی می نوشتند و مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی اندوایشان مرید شیخ محمد عارف وایشان مرید
 پیر خود عارف احمد عبد الحق وایشان مرید پیر خود شیخ احمد عبد الحق وایشان مرید شیخ جلال بانی
 وایشان مرید شیخ شمس الدین ترک بانی پتی وایشان مرید علی صابر وایشان مرید شیخ فرید الدین گنج
 قدس اللہ اور او هم گویند و در اہل حال روزی شخص غزلی با آواز خوش میخواند چون آواز گوش شیخ
 جلال رسید بهوش شدہ از بام افتادند و مانند کبوتر نیم بسمل می طپیدند و می غلطیدند بعد از مدتی بحال آمد
 درین طریقہ آمدند ایشان را کرامات و خوارق عادات علیہ روی نموده و استغراق ایشان بمرتبه بود کہ
 چون وقت نماز میرسد مریدان اللہ اکبر اللہ اکبر میگفتند تا از استغراق بحال آمدہ بہ نماز مشغول میشدند
 اکثر وجد و سماع میفرمودند و در قصہ تہانیر متوطن بودہ اند و از مشائخ متاخرین در سلسلہ شستہ از ایشان
 بزرگتر سے نبودہ گویند کہ یکی از مریدان شیخ جلال چندین سال خدمت ایشان کرد و هیچ واردی بر وفای
 کنی شد روزی شیخ سخن میگفت در خاطر او گذشت کہ در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری چنان بود کہ بزرگ
 ہر کہ نظر میکرد بہ مرتبہ ولایت میرسد و امروز این چنین کس نیست شیخ بر سر او مطلع شد و بجانب او نیز دیدند
 فرمودند کہ امروز ہم چنین مردم ہستند کہ یک نگاہ ایشان بہ ولایت حاصل شود درین آثار آن مرید
 بخود افتاد و بہ مرتبہ اعلی رسید و بعد از مدتی رحلت نمود شیخ فرمودند کہ ہر کسی را تاب برداشت این کار
 نیست وفات شیخ در روز جمعہ سبت و پنجم ذی الحجہ سال ۸۵۰ ہجری بودہ و مدت عمر شریف
 نمود شش سال و قبر ایشان در تہانیر است تمام شد ذکر مشائخ سلسلہ شریفہ شستہ قدس سرہ
 بیان سلسلہ ستر کہ کہر وید کہ منسوب است بہ شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ تعالی
 سرہ حضرت شیخ ابو بکر بن عبد اللہ نساج رحمہ اللہ

اصل ایشان از طوس است و مرید عبد القاسم کرگانی اند و ذکر نسبت ارادت شیخ ابو القاسم
 کرگانی در ذکر خواجہای بزرگوار نمیشدہ شدہ و سلسلہ کہر وید با سلسلہ خواجہاے بزرگوار
 بہ شیخ ابو القاسم کجا میشد و شیخ ابو بکر نساج با ابو بکر دینوری صحبت داشتہ اند و از شیخ ابو نساج
 پرسیدند کہ دیدار مطلوب را بچہ توان دید گفتند بدین صدق در آئینہ طا

حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ تعالی

اصل ایشان از طوس است و مرید شیخ ابو بکر نساج اند و برادر محبتہ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ

ده کس نتوانستند که آنرا از دست شیخ خلاص سازند آخر آنرا بریدند و بیک نظر مبارک حضرت شیخ جمیع مردان ایشان کامل و عالم گشته بودند و اکثر معروف و مشهور اند مثل شیخ محمد الدین بغدادی و شیخ سعد الدین حموی و بابا کمال بخندی و شیخ رضی الدین طلی لالا و شیخ سیف الدین ماخری و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین کیلی و بعضی گفته اند مولانا مبارک الدین ولد مولانا حلال الدین رومی نیز از ایشان است بحکم الله

حضرت شیخ محمد الدین بغدادی رحمه الله

نیت ایشان ابوسعید است و نام شرف بن المودین ابو الفتح و اصل ایشان از بغداد است و از اجله اصحاب و از اکمل مریدان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و حضرت شیخ را کمال عنایت و مرحمت با ایشان بوده بیکت توجه حضرت شیخ بقامات عالییه رسیده بودند اما در او اخر حال کسب تقدیر ازلی از شیخ محمد الدین قدس بی ادبی نسبت به پیر ایشان قطع شد از ایشان بحضرت شیخ رسید بر زبان گذشت که سرت برود و در ریاضی شوی و میری بهان منج خوارزم شاه جبرم و گناه شیخ محمد الدین را غرق بحر فنا ساخته بشهادت رسانید و فات ایشان در سال ششصد و هفت و بر دایته ششصد و شانزده

هجری و آرم شده و قبر در اسفهر این است

حضرت شیخ سعد بن حموی رحمه الله

نام ایشان محمد بن حمید ابی بلربن ابی حسن است و از اکمل مریدان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند فاضل و عامل و کامل بوده اند و ایشان از القاصین بسیار است و فات ایشان در ذی القعدة سال ششصد و پنجاه هجری روی داده و مدت عمر ایشان شصت و سه سال و قبر ایشان در کربلا و طبرستان

حضرت شیخ سیف الدین ماخری رحمه الله

از کبار مریدان شیخ نجم الدین است چون حضرت شیخ در او اهل ایشان از اربعین نشانند در اربعین دوم با نجا رسیده دست مبارک بر در خلوت ایشان زدند فرمودند بر خیز و برون ای بیت منم عاشق مرا غم ساز و دار است تو معشوقی ترا با غم چه کار است و فات ایشان در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری و مدت عمر هفتاد و سه سال و قبر در نجار است

مہر تہ و لایمت میر سیدی چنانچہ روزی سوداگری بجانقاہ ایشان درآمد و حضرت شیخ حالت قوی داشتند نظر مبارک تمام اثر ہوا افتاد در حال مہر تہ و لایمت رسید پر سیدند از کدام مملکت گفت از فلان مملکت اورا احازرت ارشاد نوشتند تاد و لایمت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی ملازی در ہوا دنبال گنجشکے کردہ بود ناگاہ نظر کیا اثر حضرت شیخ بران افتاد و گنجشک گشت و باز را گرفتہ پیش ایشان را فرود آورد و روزی بد رخا نقاہ ایستادہ بودند ناگاہ اسکے آنجا رسید و نظر انور حضرت شیخ بروی افتاد و در حال بخشش یافت متحیر و مجذوب شد و از شہر گوبرستان رفت و سر بر زمین می مالید و ہر جا کہ می آمد و میرفت ہمہ سگان شہر گرد او حلقہ کردہ میگشتند و دست بردست منادہ پیش او می ایستادند چون دران نزدیکی بہر دو نفر مودہ حضرت شیخ اورا دفن کردند و بر سر قبر او عمارتی ساختند و حضرت مولوی فرمودہ اند بہت بک نظر فرما کہ مستغنی شوم ز انبای منہش سنگ کہ شد منظور ہم الدین سگانرا سرور است و حضرت شیخ در فضیلت و طریقت و تقوی گمانہ دلی نظیر بودہ اند و خوارق و کرامات ایشان در عالم مشہور است و نسبت ارادت ایشان بہ و طرقت سبکی از شیخ عمار یا سر بہ ترقی کہ درین کتاب مذکور شد بشیخ ابو القاسم گر گانی میرسد و طریقت دیگر از شیخ اسمعیل قسری بہ محمد انیسل و از ایشان کچھ بن داؤد و از ایشان بابو العباس اورس و از ایشان بابو القاسم بن رمضان و از ایشان کحضرت ابو یعقوب طبری و از ایشان بابو عبد اللہ بن عثمان و از ایشان بابو یعقوب نہر جوری و از ایشان بابو یعقوب سوسی و از ایشان بعبد الواحد زید و از ایشان نکیسل بن زیاد و از ایشان کحضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ باین ترتیب پیغمبر مسلم میرسد و از شیخ روز بہان بہرہ یافتہ بودند و فات ایشان دہم حمادی الادلی در سال شش صد و ہنزدہ واقع شدہ چون ملا کو بخوارزم رسید و در آنوقت عمر ایشان زیادہ بر نفست بود شیخ اصحاب خود را مثل شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را طلب داشتہ فرمودند نزد بر خیزید و بہ ملا خود روید کہ آتشے از مشرق برافروخت تا مغرب خواہد سوخت و مرا اینجا بشید باید شد این بلا نیست مہرم کہ علاج ندارد و نیزہ بردست مبارک خود گرفتہ و سنگ در بغل بر کردہ با کفار مقاتلہ و محارلہ نمودہ بدرجہ شہادت رسید نہ گویند کہ در وقت شہادت کامل کافری را گرفتہ بودند بعد از شہادت

حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی رحمه الله

اصل ایشان از کسرتی است و آن منتهی است از توابع اسفراین مرید شیخ احمد جوهر قانی انداز بزرگ
و عارفان وقت بوده اند ولادت ایشان در ماه شوال ششصد و سی و هفت یا نه وفات در شب
یکشنبه چهارم جمادی الاولی سال هفتصد و سی و هفت و در بغداد

حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی

کنیت ایشان ابوالکلام است و نام احمد بن محمد بابایی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود
در سن پانزده سالگی با سلطان رستم می بوده اند و در سال ششصد و هفتاد و هفت در بغداد
مرید شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی شدند صاحب ریاضت و مجاہدت و مقامات علیہ
بوده اند گویند که در مدت عمر با صد و سی و اربعین نشستند و ولادت ایشان در سال ششصد
و پنجاه و نه وفات شب جمعه بست و دوم رجب سال هفتصد و سی و شش هجری ردی داده
و مدت عمر ایشان نهفتاد و هفت سال است و قبر ایشان در مقبره عماد الدین عبدالوہاب است
درین ایام رساله بنظر آمده که می گفتند تصنیف و خط شیخ علاء الدوله سمنانی است که در عقائد
خود نوشته و بعضی سخنان در آن رساله خلاف اہل سنت و جماعت بوده و با جہاد خود نوشته
اگر فی الواقع آن رساله تصنیف و خط شیخ است پس پناه میبرم بخداے عزوجل از کسی که بخا
باشد و اصول و فروع از ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم

شیخ نجم الدین محمد الاوکانی رحمه الله

مرید شیخ علاء الدوله سمنانی اند و صاحب کشف و کرامات اند وفات ایشان در سال هفتصد و
هفتاد و هشت واقع شده و مدت هشتاد و سال و قبر ایشان در حصاری زاعمال اسفراین

حضرت شیخ محمود دہ کانی رحمه الله

لقب ایشان شرف الدین است و نام پدر ایشان عبداللہ و از اکل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی

حضرت امیر کبیر سیدی سیدانی قدس سرہ

امیر سید علی سیدانی رحمه الله تعالی نام پدر ایشان شہاب الدین بن محمد است و میر سید علی مرید
شیخ شرف الدین محمود مزدقانی اند و کسب طریقت از شیخ تقی الدین دوستی که ایشان نیز

حضرت شیخ جمال الدین رازي رحمه الله

المشهور بمقامه اکبار مریدان شیخ فم الدین کبری اند و شیخ صدر الدین قوسبوی و مولانا جمال الدین محمد رومی ملاقات نموده اند تفسیر حکم الحقائق که مکتوب است از در رو قائق در بیان اشارات و رموز قرآنی ثانی مزار و از تصانیف ایشان است و بر کمال حضرت شیخ بیچ شاد می به ازان نیست وفات ایشان در سال شمس صد و پنجاه و چهار ایشان در بغداد شریف است

حضرت شیخ رضی الدین رازي رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است و نام علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا و اصل ایشان از غزنی است و پدر ایشان سپهر حکم سنائی غزنوی است و مرید حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و بصحبت شیخ محمد بسوی و خواجه ابو یوسف همدانی رسیده اند و بیاری از مشایخ را در ریافته اند از صدق و چهار شیخ کامل کامل حرقه داشته اند و در علوم ظاهر و باطن جامع و از بزرگان وقت بوده اند و سفر سهندستان کرده بصحبت ابو الرضا رتن مندی رضی الله عنه که قبر ایشان در تبنده است از توابع حصار فیروزه مشرف گشته امانت رسول صلعم را شانه محاسن مبارک باشد از ایشان گرفته اند وفات ایشان در سوم ربیع الاول سال شمس صد و چهل و دو هجری بوده و قبر ایشان در غزنی است مابین ردفه سلطان محمود و ابن فقیر با بخاریسیده تا عصر دوران ریخته مبتکر گذارده و در میان کثر فرات مشایخ غزنی را طواف نموده مثل ملک بار پرند و خواجه شمس العارفین و شیخ اجل سرزری و حکیم سنائی و امام محمد حداد ابی محمد اعزالی و خواجه محمد باغبان که در ربیع الاول سال چهار صد و چهل و هفت فوت کرده اند و خواجه علی فی ناز و خواجه احمد کی و شیخ ببلول و خواجه ابی بکر بلخاری که میگویند از فرزندان صدیق اکبر اند و پرفیض ترین مزارات غزنین مزار ایشان است و شیخ عثمان ولد پیر علی هجویری و شیخ حاجی طیدی ختم الاولیاء خواجه لقبال و تاج الاولیاء میر فانی زبان و غیر هم قدس الله ارواحهم

حضرت شیخ جمال الدین احمد جو ر قانی رحمه الله

مرید شیخ رضی الدین علی لالا اند بیار بزرگ و مرتبه عالی داشتند شیخ رحیمی الدین علی فرموده اند هر که با ناموشی احمدی پنجاه از خنید و شبلی یافته اند از وی نیز یافته وفات ایشان در سلخ ربیع الاخر سال شمس صد و شصت و نه هجری بوده

اگر کسی در پیش شود بال آن نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازار استاز گردد و در این
 دهمتای دنیا برسد و بسیار گردد و ولادت ایشان ششم ربیع الاول سال ششصد و چهارم قمری
 وقت غروب آفتاب پنجم جمادی الآخر سال ششصد و هشتاد و دو هجری واقع شده قریبان در نیمه
 شب پنج شنبه حاتم الدین حلی رحمه الله

نام ایشان حسن بن محمد بن حسن بن انخی تر است حضرت مولوی رومی را کمال عنایت و مطلق
 و تعلق با ایشان بوده از کبار خلفای مولوی بودند چون مولوی بکوار رحمت حق پوشتند روز پنجم حلی
 حاتم الدین با جمیع اصحاب پیش سلطان و لد رفتند و گفتند میخواستیم که بعد ازین بر جاسی پدر
 بنشینیم و مخلصان را و مریدان را ارشاد کنی و شیخ راستین مایاشی و من در رکاب تو غاشیه برداش
 نهاده بندگی تو کنم و این بیت بنخوانند بیت برخانه دل ای جان آن کیست ایستاده بدختر
 شاه که باشد جز شاه شاهاندرده با سلطان و لد بسیار بگریستند و فرمودند که الصوفی اولی بخرمت
 و الیم اجری بخرمت همچنان که در زمان و لد خلیفه و بزرگوار بودی همچنین خلیفه و بزرگوار مائی
 وفات ایشان در سال ششصد و هشتاد و سه هجری بوده است

حضرت سلطان و لد رحمه الله

فرزند خلف مولانا می جلال الدین رومی اند و مرید و صاحب سجاده ایشان و علوم ظاهر و
 باطن را از والد بزرگوار خود و از مولانا حاتم الدین حلی و شیخ شمس الدین تبریزی قدس الله
 اسرارهم کسب نموده اند و حضرت مولوی در شان ایشان گفته اند که غرض از ظهور ما وجود است و از
 سخنان قول من است و تو فعل منی گفته اند و رزی و ولد من گفتند که ای مبارک الدین اگر خواهی
 که دائم در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل مدار و این رباعی را بخوانند
 رباعی مینشی طلبی ز هیچکس مینش مباحش چون مرهم و موم باش و چون نیش مباحش با خواهی
 که ز هیچکس نبوی نرسد با بدگوی و بدآموز و بداندیش مباحش با ولادت ایشان در لارنده
 سال ششصد و هشت و ده وفات شب شنبه دهم رجب سال مئتمصد و دوازده هجری واقع
 شده گویند که در شب رحلت خود این بیت میخوانند بیت اشب شب آنشب که پنجم جمادی
 در یابم از خدای خود آزادی با تمام شد ذکر مشایخ سلسله علیه کبر و بید قدس الله تعالی اسرارهم

مرید شیخ علامه دله سمنانی بوده نموده اند و بفرموده پیر خود حضرت شرف الدین محمود سه نوبت
 پنج محکون را سیر کرده اند و صحبت هزار و چهار صد ولی را در یافته و چهار صد ولی را در یک مجلس
 دیده اند و ابتدای اسلام در کشمیر بیکت مقدم شریف ایشانست و امروز خاندان ایشان در کشمیر موجود
 و فعات ایشان در ششم ذی الحجه سال هفتصد و هفتاد هجری رو نموده و قبر در خلان است

حضرت شیخ بهار الدین ولد

سینه گفته اند مرید شیخ نجم الدین کبری اند نام ایشان محمد بن حسین بن احمد الحنفی الکبری است
 از فرزندان حضرت امیر المومنین ابو مکر صدیق رضی الله عنه اند و مادر ایشان دختر علامه الدین محمد
 بن خوارزم شاه است که باشاره حضرت رسالت پناه صلعم دختر خود را بحسین بن احمد نکاح
 کرده بود و شیخ بهار الدین ولد ازان متولد شدند بسیار بزرگ و صاحب کشف و کرامات
 بوده اند و شیخ شهاب الدین سهروردی ملاقات نموده بودند و فعات ایشان در سال
 شش صد و هشت هجری بوده و قبر در قونیانست

ت مولا جمال الدین رومی رحمه الله

مشهور بمولوی رومی اند نام ایشان محمد بن بهار الدین محمد و اصل ایشان بلخ است
 و نشو و نما در دم بوده مرید پدر خود اند بسیار بزرگ و عالم و صاحب حال و وجد بوده اند گویند
 که چهار صد طالب علم هر روز به درس ایشان حاضر میشدند و اشعار ایشان سرای معروف قشون
 است گویند که در شش سالگی بعد از سه چهار روز یکبار افطار نمی کردند و در همین سن بود که
 با کودکی چند بر با مهای خاننا سیر میکردند یک از کودکان گفت بیاتنا ازین بران جمیم مولانا
 فرمودند این نوع حرکت از سرگ و گریبی آید حیث باشد که آدمی با دنیا مشغول شود اگر در جهان
 شاقوتی هست بیاید تا سوی آسمان پریم درین آثار از نظر کودکان غائب شد مذکور دکان فریاد
 بر آوردند بعد از لحظ رنگ و درگون گشته و چشم متغیر شده باز آمدند گفتند در زمانیکه با شما سخن میگفتیم
 دیدیم که جماعتی سبز قبا بیان مرا از میان شما گرفتند و گرد آسمان با گردانیدند و عجایب ملکوت را
 بمن نمودند چون فریاد و فغان شنیدند باز آوردند و مولوی فرمودند مرغی که از زمین
 پرده اگر چه با آسمان نرسد اما این قدر باشد که از دام دور تر باشد و بر منجم پسین

اہل طریقت و در ریاضت و مجاہدت تمثیل ہوئے اند مریدِ رویم اند و منصور حلاج را دریافته بودند و بابو الحسین مالکی و ابو الحسین مرینی و ابو الحسین و راج صحبت داشته اند در علوم ظاہر و باطن کامل و شافعی مذہب ہوئے اند در نقیصت ایشان را القاضی بیا راست و طریقہ خفیفہ منسوب است بایشان و طراز مذہب شیخ جنسور و غنیبت است نقل است کہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف فرمودہ اند در ابتدا خواستم کہ بیج روم جہاد یہ رسیدم رسی و دہوی داشتہ تشنگی بر من غلبہ کرد چاہی دیدم کہ از ان آب بخورم و چون بسر چاہ شدم آب بقعر چاہ فرستہ گفتم خداوند را عبد اللہ را قدر کم ازین آہو آوازی شنیدم کہ این آہورسن مذاشت اعتماد بر ما داشت و تو دودورسن داری و قسم خوش گشت و دودورسن را بنیدانتم باز آوازی شنیدم کہ ما ترا تجربہ کردیم اکنون باز گرد آب خو باز گشتم آب بسر چاہ آمدہ بود خوردم و طہارت کردم و نیز فرمودہ اند کہ وقتے مرا نشان دادند کہ در مصر جوانی دہیری ہمیشہ مراقب می باشد آنجا رفتم دیدم ہر دو قبلہ نشستہ اند سہ بار بایشان سلام گفتم جواب نہ دادند گفتم بخدا سوگند کہ سلام مرا جواب دہد آن جوان سر بر آورد و گفت یا ابن خفیف دنیا اندکست و ازین اندک اندکی مانده ازین اندک نصیب بیا رستان یا ابن خفیف مگر فارغی کہ اسلام مایہ پر دازی این گفت و سر فر بردن گرسنہ و تشنہ بودم گرسنگی و تشنگی را فراموش کردم و دل مرا اثرے عظیم شد توقف کردہ بایشان نماز پیشین و نماز عصر گزاردم و گفتم مرا پندے دہید گفتند یا ابن خفیف ما را از زبان پند بنو دے باید کہ اصحاب بصیبت را پند دہد سہ روز آنجا بودم درین مدت خود و خضن در میان نبود با خود گفتم چہ سود کند ہم تا مرا پندی دہند جوان سر بر آورد و گفت صحبت کسے طلب کن کہ دین او ترا از خدای یاد دہد و ہیبت بر دل تو افتد و ترا بزمان فعل پند دہد نہ زبان گفتار وفات ایشان در سال سہ صد و ہفتاد و یک ہجری بودہ و بایشان در شیراز مدت بقولے نود و پنج سال و بقولے یکصد و چہار است

حضرت شیخ ابو العباس ہناوندی رحمہ اللہ

نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است و اصل ایشان ہناوند است شاگرد جعفر خلدے و مرید شیخ ابو عبد اللہ خفیف اند شیخ ابو العباس فرمودہ اند آنانکہ خداوند است اند

ذکر مشایخ سلسله شریفه سهروردیه منسوب است بحضرت
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله قدس الله ارواحهم
حضرت ممشاد دینوری رحمه الله

دینور شهریت از شهرهای جبل نزدیک فریسن از بزرگان مشایخ عراق اند در علم ظاهری
و باطنی و کرامات یگانه آفاق و از اکل مریدان سید الطایفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند و از اقربا
رویم دینوری اند رحمهم الله ایشان فرمودند چهل سال است که بهشت را با هر چه در دست برین
عرض میکنند گوشه چشم بجا ریت بآن نداده ام وفات ایشان در سال دوصد و نود و نه

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمه الله

نام پدر ایشان عطار است از کبار مشایخ و مرید ممشاد دینوری بود و وفات ایشان در ماه
ذی حجه سال سیصد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شیخ محمد عموی رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان عبد الله است از اجله مشایخ زمان خویش بوده اند و مرید شیخ احمد اسود دینوری

حضرت شیخ ابوشیخ رویم رح

کنیت ایشان ابو است و ابو بکر و ابو حمین و ابوسنیان نیز گفته اند و نام پدر ایشان احمد بن یزید
بن رویم است و اصل ایشان از نسل او بوده عالم و فقیه و بسیار بزرگ و علوم ظاهر و باطن را کسب
منوده بودند آنرا پوشیده سید اشتمد مرید کامل و شاگرد رشید سید الطایفه حضرت شیخ جنید اند و خواجه
عبد الله انصاری گفته اند اگر چه رویم خود را شاگرد جنید مینمود اما دی بهتر است از حضرت جنید و
سوی از وی دست تر دارم از صد جنید حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف فرموده اند که هرگز دیده ام
کس ندیده است همچو رویم که در توحید سخن گفتی که گویند در اواخر عمر در میان دنیا داران خود را
پنهان کردند اما بان مثل محبوب نمی گشتند سید الطایفه فرموده اند که ما فایز مشغولیم و رویم مشغول
فانزع وفات ایشان در سال سیصد و سه هجری رومی داده و در شوشنیز به بغداد است

حضرت شیخ ابو عبد الله بن حنفیة رحمه الله

نام ایشان محمد است و اصل از شیراز و از انبای ملوک بوده اند قطب وقت و مقتدر است

از خدای تعالی خبر میداد و منظر باش برکات و دیدار ویرا چون ششم شیخ ابوالنجیب گفت
 یاسید این برادر زاده من بعلم کلام مشغول است هر چند منع میکنم از آن باز نمی آید غوث این
 فرمودند ای عمر کدام کتاب حفظ کرده گفتیم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک
 خود را بسینه من فرود آورد و الله که یک لفظ از آن کتب بر حفظ من نمانده بود و خدای تعالی
 همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و از علم لدنی ملو ساخت و مرا فرمودند که اینجا
 یافته ام از برکت حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی است نقل است از شیخ
 بنم الدین مرید شیخ شهاب الدین که وقتی نزد یک شیخ خود در خلوت نشستم رز رحیم درود
 دیدم که حضرت شیخ شهاب الدین بر کوهی بلند نشسته اند و جواهر بسیار پیش ایشان و خلق
 بسیار و در آن آن کوه جمع آمده اند شیخ آن جواهر را بر خلق می آندازند و آنهایی چسبند
 و همین که روی می گردانند زیاد میشود گویا که پیش شیخ چشمه ایست از جواهر چون از خلوت برآمده
 پیش شیخ رفته پیش از آنکه ازین واقعه خبر کنم فرمودند آنچه در واقعه دیدی حق است این
 و امثال این از برکت الفاس شیخ عبدالقادر است رضی الله عنه ولادت شیخ الشیوخ
 در رجب سال پانصد و سی و نه هجری بوده و فات در عرّه محرم سال ششصد و سی و دو
 رو که داده و قبر ایشان درون شهر بغداد است و حضرت شیخ الشیوخ را مریدان بسیار
 بوده اند همه فاضل و کامل و مشهور چون شیخ بهار الدین زکریای ملتانی و شیخ نجیب الدین علی
 برغش و شیخ حمید الدین ناگوری و حضرت شیخ الشیوخ را نیز تصانیف بسیار

حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمه الله

نام شیخ محمد بن عطار است و اصل و مولد ایشان بخارا است و از اهل میدان شیخ الشیوخ اند
 و در فضیلت و طریقت یگانه عصر و سبب ترک ایشان این است که در واقعه دید که حضرت رست
 پناه صلعم ایشان را بسوی خود طلب فرمودند فردای آن ترک تعلقات نموده سفر بغداد اختیار
 کرده بعد از رسیدن آنجا مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گشتند و با خواجه قطب الدین
 بختیار اوشی و گنج شکر صحبت داشتند ناگوری از آن جهت گویند که پیش از ترک
 و تخرید قاضی شهر ناگور بودند و فات ایشان در سال ششصد و چهل و سه هجری بوده

اگر دست چپ ایشان را از مشغول دارد بدست راست دست چپ خود را ببرند و هم فرموده اند که در ابتدا که مراد و این کار گرفت و دوازده سال سر به گریبان خود فرو بردم تا یک گوشه دل مرا بسن نمودند و نیز گفته اند که همه عالم در آرزوی آنند که حق تعالی یک ساعت ایشان را بود و من در آن روز آنم که حق تعالی یک ساعت مرا بمن دهد تا ببینم که خود چه چیزم و کجایم و فایده ایشان در سه صد و هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ انخی فرخ زنجانی رحمه الله

مرید شیخ ابوالعباس سنه اندی اند و از کبار مشایخ وقت ایشان را کرامات و خوارق بسیار است وفات ایشان روز چهارشنبه غره رجب سال چهارصد و پنجاه و هفت هجری

حضرت شیخ وحید الدین رحمه الله

از اجله مشایخ اند و صاحب کشف و کرامات نسبت ارادت ایشان به وطرف است و هر دو طریقه بسید الطائفه میرسد یکی از شیخ عموی بمشاد و دیگری از انخی فرخ زنجانی بروم و ایشان پیر شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و قبر ایشان در بغداد است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البرکی سهروردی اند و از اولاد ابوبکر صدیق اند رضی الله عنه شیخ الشیوخ و قطب و غوث زمان عالم و عامل و فیاض و کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذهب امام شافعی داشتند طریقه ایشان تمام متابع مشرع و سنت پیغمبر صلعم بوده و در بغداد مشهورترین متاخران بوده اند و مرید عم خود اند شیخ ابوالنجیب سهروردی و ذکر شیخ ابوالنجیب در سلسله کبریّه مذکور شده و حضرت قطب ربانی غوث محمدانی شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه را در یافتند و ببرکت ملازمت آنحضرت فوائد عظیم و بهره تمام حاصل نمودند و خواص و عوام بغداد را در دے ارادت بخدمت ایشان بودن نقل است که شیخ شهاب الدین فرموده اند در جوانی بعلم کلام مشغول بودم و کتاب چند در آن یاد گرفتم و علم من مرا ازان منع میکرد و روزی علم من بزیارت حضرت شیخ عبدالقادر رضی الله عنه آمد و من با وی بودم مرا گفت حاضر باش که بر مردی میرودیم که دانی

بر پای ایستاده و در آستانه طنابجا لبه و خرقة چند بر آن طناب آویخته است و آنسرورم طلبیده اند
و شیخ الشیوخ دست مرا گرفته به قد مبسوس آنحضرت صلعم مشرف گردانیدند آنسرور و اشارت بخرقه
از خرقاتی که آویخته بود فرموده گفتند عمر و این خرقة را به بهار الدین بپوشان و شیخ الشیوخ آنچنان
کردند علی الصباح شیخ الشیوخ مرا اندرون طلبیدند چون بخدمت ایشان رسیدیم بهان خانه
بهان خرقة بطناب آویخته دیدیم شیخ الشیوخ برخاسته خرقة که حضرت رسالت پناه صلعم
اشارت فرموده بودند مرا بپوشانیده گفتند ای بهار الدین این خرقة رسول است صلعم من
در میان واسطه میشنیم و کسے را بی اجازت نتوانم داد و به رخصت شیخ الشیوخ بپایان
آمده متوطن شده بارشاد طالبان مشغول شدند و خلق بسیاری از برکت قدم ایشان بیدار
رسیدند و اهل آن دیار تمام مرید و معتقد ایشان شدند و الحاح نیز در آن دیار همه میراث
و کرامات و خوارق ایشان ظاهر است ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش
در قلعه کوٹ گرد رسیده و فات روز پخشنبه بعد از ادای ظهر مفتم ماه صفر سال شش
و شصت و شش هجری بوده مدت عمر یکصد سال و قبر ایشان در شهر ملتان است و حضرات

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح

از اکابر میان شیخ بهار الدین زکریا اند و صبیحه حضرت شیخ بهار الدین زکریا در خانه ایشان بوده
و اصل ایشان از بهدان است در صغیر سن حفظ قرآن کردند و در مذهب سالکی تحصیل علوم
نموده درس میگفتند و دیوان ایشان مشهور است لمعات نیز از تصانیف ایشان است
صاحب کرامات و خوارق عادات بوده اند و فات ایشان ذی قعدة سال هشت صد
و هشتاد و هشت هجری بوده و مدت عمر هشتاد و دو سال و قبر ایشان در قفاس قبر
شیخ محی الدین ابن العربی است در صالحیه دمشق

حضرت امیر بنی سادات رح

نام ایشان حسین بن عالم بن ابی الحسین است و اصل ایشان از غور عالم بوده اند در علوم
ظاهر و باطن و کتاب کفر الموز و زاد المسافرین و نزہة الارواح و سوالات
و گلشن راز از ایشان است و مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریا ی ملتانى اند فات ایشان

وقبر ایشان بوجوب وصیت پایان خواجه قطب الدین بختیار کاکی در دلی است و این فقیر

بزیارت ایشان رسیده

حضرت شیخ نجیب الدین علی برعش رحمه الله

مولد ایشان شیراز و اصل از شام گویند از ابتدای حال محبت فقرای درزیدند و با ایشان می بودند پدر هر چند لباسهای فاخره می ساخت و طعامهای لذیذ میداد بآن التفات نمی کردند و میگفتند من جامه دنیا داران نمی پوشم و طعام نازکان نمیخورم و شمشینه می پوشیدند و مرید شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی اندو عارت و کامل و عالم بوده اند ایشان را سخنان لطیف و رسالهای شریف بسیار است و فوات ایشان در سال شش صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ عبدالرحمن بن علی برعش رحمه الله

لقب ایشان ظفر الدین است مرید و خلیف رشید پدر خود بودند و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند چون ایشان متولد شدند شیخ الشیوخ پاره از خرقه مبارک خود فرستادند که آنرا بپوشانند اول خرقه که در دنیا پوشیده اند آن بود و فوات ایشان در سال نهفتصد و بیست و نوزده هجری بوده است

حضرت شیخ بهار الدین زبای ملکانی رح

لقب ایشان ابو محمد است و ابو البرکات و نام پدر ایشان وجهیه الدین بن لعل الدین علی شاه قزوینی و با اصل از ملکان در علوم ظاهر و باطن و فقه و حدیث و اصول و فروع عالی و کامل و قطب و غوث وقت و در عهد شیخ الاسلام و ازلی نظیران روزگار حنفی مذہب بوده از اکل میوه و حل خلفا و جانشین شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی اندو صاحب کرامات عالی و مقامات و حواری ظاهر بود و گویند که چون از سفر حج مراجعت نموده بنگهدار رسیدند شیخ الشیوخ را در ریخته مرید شدند و طریق خرقه پوشیدن ایشان چنین است که بعد از آنکه بخدمت شیخ الشیوخ رسیدند منتظری بودند که کی خرقه بپوشانند روزی در واقعه می بینند که سهرور کاکنات خلاصه موجودات پیغمبر صلعم در خانه نشسته اند و شیخ الشیوخ در پیش ایشان

سید را جوی قتال ایشان هم از ادویای بوده اند اگر چه مخدوم جانیان را تربیت ظاهر ~~در~~ در ایشان نموده اند اما مرید شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین ابن شیخ زکریای ملکانی در هر دوی از بزرگ تربیت ایشان بکمال رسیده اند بگمانه روزگار گشتند و مخدوم جانیان از آن جهت گویند که روز عید ی بروم حضرت شیخ بهار الدین و شیخ صدر زین رفته التماس عیدی کردند آواز آمد که حق تعالی ترا مخدوم جانیان گردانید و عیدی تو این است و چون برود شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جانیان میگفتند خوارق و کرامات زیاده از خود ایشان بظهور رسیده و در کمال معظله که رفتند با امام عبداللہ باغی ملاقات کردند و میان این دو عزیز اتحاد و محبت بمرتبه رسیده که بالاتر از آن نباشد و از کمال معظله که باز هندوستان آمدند در دلی بحضرت شیخ نصیر الدین چیراغ دلی ملاقات نموده جزو متبرکات حشمت را از ایشان پوشیدند ولادت ایشان اول شب جمعه برات سال مہفقد و بیست و پنج ہجری و قات وقت غروب آفتاب روز چهارشنبه عید الفصحی سال مہفقد و ششاد و پنج و پنج و بدست عمر شریف ہفتاد و ہشت سال و ستہ ماہ بست و شش روز و فہرہ راجہ ملتان است

برہان الدین قطب عالم رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو محمد است و نام عبداللہ بن ناصر الدین محمد بن مخدوم جانیان درین قبیلہ اکثرے بزرگ و صاحب حال و در علم ظاہر و باطن بکمال و مرید آبای کرام خود بوده اند و خوارق و کرامات علیہ از ایشان بظہور پیوستہ نقل است کہ شبے بحبت تہجد برخاستہ بودند چون شب تاریک بود پاسے ایشان بچوبے رسیدہ آزار یافت و ایشان ندانستند کہ آن چیست فرمودند سنگ است یا آہن چوب یا چہ چیز است چون صبح شد و مردم آنرا دیدند برونی کہ از زبان ایشان برآمدہ بود آن چوب پارہ بکالت اصلے نمادہ و ششم ہم سنگ و ہم آہن و ہم چیز دیگر کہ تشخیص آن نمیتوان کرد شدہ بود تا امر دز کہ سال ہزار و چہل و نہ ہجری است نزد فرزندان ایشان در احمد آباد کہ مسکن ایشان بود موجود است ولادت ایشان چہار دہم رجب سال مہفقد و نوہ دقات وقت طلوع آفتاب ہشتم و پنج سال ہشت صد و پنجاہ و شش ہجری بودہ و مدت عمر شصت و ہشت سال و چہار ماہ

در دهم شوال سال هفتصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در بیخ هرات است

حضرات شیخ صدر الدین محمد رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمنعم است فرزند رشید و مرید کامل و خلیفه جانشین شیخ بهاء الدین زکریا
ند و در ملتان بجانقاه والد بزرگوار خود سروده سال بعد از ایشان بارشاد و تکمیل طالبان
و مریدان اشتغال داشتند ایشان را کرامات و خوارق بی نهایت است وفات شیخ
روز سه شنبه بست و سوم ذیحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بوده و قبر ایشان در
ملتان است نزدیک قبر پدر بزرگوار ایشان رحمهما الله

حضرت شیخ رکن الدین رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است و لقب ایشان فضل الله فرزند خلف و مرید رشید و خلیفه پدر بزرگوار
خود شیخ صدر الدین محمد بن شیخ بهاء الدین زکریا اندنجه و دو سال پس جاده پدر و جد بزرگوار
نشست بارشاد طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهر و باطن و کشف و کرامات و بس
عظیم القدر و جلیل الشان بوده اند نقل است که وقتی والدۀ ایشان بسلام حضرت شیخ بهاء الدین
آمده بودند در آن ایام که شیخ رکن الدین هفت ماهه و رشکم ایشان بودند حضرت شیخ برخاسته
تعظیم نمودند والدۀ شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم برای شخصی است که رشکم شماست
او چراغ خاندان و شیخ دو دمان ماست وفات ایشان در نهم جمادی الاولی سال شصت
و سی و پنج هجری روی داده مدت عمر هشتاد و هشت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار
است

حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ

نام ایشان سید جلال بخاری است موافق نام جد ایشان است اول بار کسی که از بخارا ازین
قبیلہ ہندوستان آمد جد ایشان است کہ سید جلال بخاری شیخ میگفتند چون از بخارا آمدند مرید
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا کے ملتان شہر از بزرگان صحیح است جلیل القدر و جامع علوم
ظاهر و باطن بوده اند و ایشان را سہ فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بہاء الدین سوم
سید محمد و سید احمد کبیر را دو فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت
شیخ المشائخ و مشرف اہل زمانہ در روزگار یگانہ سفر از زبان واعیان مخدوم جہانیاں دوم

می شناختی فلان عارف را می شناختی گوید می شناختم گوید برد که ترا بوی بخشیدم پس وقتی که
 بشناخت نسبت پیوند در سبب نجات میگردد و بهر دوستان او گرفتار سیرت ایشان
 و پی بردن با احسان با ایشان بهتر و ادلی تر لهذا هر کس خود را در یک سلسله منسلک میاورد و این
 فقیر خود را در سلسله منبر که معظمه قادریت نظم گردانیده و دست در دامن با سعادت قطب ربانی
 غوث صمدانی پادشاه مشائخ امام ائمه پیر و سنگیر شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی
 رضی الله عنه زده امیدوار است که از برکت آن سید السادات نجات کونین حاصل نماید و
 حق تعالی این کمینۀ بنده خود را با ایشان به بخشید بداند که اسامی بزرگان که درین سلسله مذکور
 شده اند عدد ایشان منحصر درین نیست بلکه از اکابر و مشائخ این سلسله بسیاری از اکمل و بلیا
 و صاحب مقامات علیا بوده اند اما چون تالیخ ولادت و وفات ایشان بهم نرسید و نیز
 برای رعایت ترتیب ارادت و نسبت خرقه دست بدست که از ربط نیفتد این فقیر بزرگترین
 بزرگان عالی شان و عالیجاه اختصار نمود ذکر مشائخ متفرقه و اکابر که سوامی سلسله است
 مذکور اند چه از متقدمین و چه از متأخرین چون ترتیب سلسله های ظاهر نشد اما تالیخ تولد و
 وفات بهم رسید ازین جهت احوال ایشان را در فصل علیحدۀ به ترتیب سال وفات ثبت

حضرت مالک دنیا رحمه الله

از تبع تابعین و مقتدای وقت و پیوای زمان خود و در تحریر و توش یگانه بودند و بحضرت
 شیخ بصری صحبت داشته اند و مالک ازان جهت گویند که وقتی بر کشتی سوار شدند چون میان
 دریا رسیدند اهل کشتی مزد طلب کردند گفتند هیچ ندارم ایشان را چندان زدند
 که بهیوش افتادند چون بهیوش باز آمدند بار دیگر مزد طلبیدند بار در جواب گفتند ندارم
 و گیر بار ایشان را بزدند گفتند پای ترا گرفته در دریایم اندازیم چون این را گفتند با هیان
 از دریا برآمدند و در دهن هر یک دنیاری ایشان دست را دراز کرده یک دینار گرفتند
 و با نهادند چون اهل کشتی این واقعه را مشاهده نمودند در پای ایشان افتادند و عذر گناه
 خواستند مالک دینار از کشتی فرود آمده بالای آب روان گشتند و از نظر اهل کشتی غائب شدند
 نقل است که میفرمودند حق تعالی است حضرت سید المرسلین را دو چیز داده است

و بیست و چهار روز و شب ایشان در موضع تبوه از مصافات احمد آباد و گجرات واقع است دهه

حضرت سراج الدین شاه عالم

کنیت ایشان ابوالبرکات است و نام محمد بن قطب عالم مرید و خلیفه رسید پرنور گوار خود اندوخت
کرامات بلند و مقامات ارجمند بوده اند بظاہر و باطن سید وقت خود گویند که علیہ ایشان بحلیہ
سبارک بنیم صلعم مشابہ و موافق بوده و عمر و نام و الدین و دایہ ایشان نیز مطابق عمر شریف و نام
والدین و مرقعه آنحضرت بوده علیہ الصلوٰۃ والسلام نقل است که ضعیفہ مرید ایشان بود و یک
پسر داشت چهار پنج سالہ یاری بهم رسانده فوت شد آن ضعیفہ جرع و فزع تمام آمده
دست بدامن ایشان زد و الحاح نمود که تا فرزند مرا بمن بازند بید دست از دامن ششما
بازند ام چون جرع و فزع از حد گذشت تسلی او نموده بدردن رفتند و ایشان را نیز فرزند
بود و صغیر آن طفل را برداشته بدو دست روی بآسمان کردند و گفتند الٰہی آن طفل نشد این
طفل فی الحال بہت ایشان حان بہ سپرد و بیرون آمده آن ضعیفہ را فرمودند برو که فرزند
تو زنده است چون آن زن بخانه رفت فرزند خود را زنہ یافت و ولادت ایشان
ہفتم و یقینہ سال ہشت صد و ہفدہ دفات شب شنبہ ہستم جمادی الاخری سال ہشت صد
و ہشتاد و ہجری بوده و مدت عمر شریف شصت و سہ سال و قبر ایشان در شہر احمد آباد در او تیر
الحجرہ اللہ کہ با تمام رسید و با ختام انجامید بپایان امداد و روح مقدس مطہر حضرت پیر و تنگبر
غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ذکر اکابر و اولیای پنج سلسلہ مشہور و معروف
کہ سلسلہ رستمیہ قادریہ و سلسلہ مہر کہ نقشبندیہ و سلسلہ علیہ حبشیہ و سلسلہ شریفیہ کبریہ و سلسلہ کریم
سہروردیہ قدس اللہ اسرارہم باشند بدانکہ مدار استقامت عالم و انتظام اسرار خودی نبی آدم
ازین سلسلہای عالیہ است و اکثر اہل اسلام از خواص و عوام خارج ازین سلسلہای نیستند
چرا کہ بنی وسیلہ و دستگیری این بزرگان دین رسیدن بمطلب اصلی و سلامت بردن ایمان از
جہان بس دشوار است و نجات در عقبی بے آنکہ کسی درین سلسلہای عالیہ منتظم باشد آسان
متصور نیست چنانچہ در خبر است از حضرت رسالت پناہ صلعم کہ روز قیامت بنده نومید مانده
باشد از مفلسی کردار خود حق سبحانہ و تعالیٰ گوید نیکو سن فلان دانشمند را در فلان محلہ

نه از ان ریاست و یکی از بهر خدا اگر از ان یک جزو که از بهر ریاست در **۱۲۱** یک روز از **۱۲۱** میام
بجای بود و هم فرموده اند زین نه پلاس پوشیدن و نه نان جو خوردن است لیکن دل در دنیا
نه بستن است و اول کوتاه کردن است و هم فرموده اند که اگر به نزدیک خدای شوی با گناه بسیار
که میان تو و خدا بود آسان تر از آنکه یک گناه میان تو و بنده گان او بود و فرموده اند یقین نیست
که شتم نذاری خدای را در هر چه بتو رسید و فات ایشان به بصره سوم ماه شعبان سال یک صد
و شصت و یک هجری بوده و بقولی شصت و دودست عمر شریف شصت و سه سال چون ایشان را
غسل میدادند در پیشانی ایشان نوشته دیدند بیکدیگر الله

حضرت داود بن نصر طائی رحمه الله

کنیت ایشان ابوسلمان است شاگرد اسلمین ابو حنیفه کوفی اندر رضی الله عنه و مرید صبی راعی
و از قدما می مشایخ و جامع علوم ظاهر و باطن و فقیه الفقه بود و با فضیل عیاض سلطان ایم
او هم صحبت داشته اند نقل است که یکی در پیش ایشان نشسته بود و در ایشان می نگریست
فرمودند نه دانی چنانچه بسیار گفتن کراهست دارد بسیار دیدن نیز مکرده است ایشان فرمودند
ای پسر اگر سلاست خواهی دنیا را تو دوا کن و اگر کراهست خواهی بر آخرت تکیه کنی
که این هر دو محل محابست و فات ایشان در سال یکصد و شصت و دودستی پنج هجری بود
و قبر ایشان در بغداد است

حضرت عتبه بن غلام رحمه الله

نام پدر ایشان آبان بن صمعه است از متقدمان و بزرگان مشایخ و متفقدای ابن قوم و صاحب
احوال و مقامات عالیه بوده اند و از تبع تابعین و مرید حضرت شیخ حسن بصری اند و صاحب الدھر
می بودند روزی با شیخ حسن بصری بکنار دریا میرفتند ایشان بر آب روان شدند شیخ
تعجب نموده گفتند ای عتبه این مرتبه بچه بافتی فرمودند که تو سی سال است که آن می کنی که
میفرمایند و من آن میکنم که او میخواهد و این اشارت به تسلیم و رضا است گویند شبی تا روز
شخفتند همین گفتند اگر عذاب کنی ترا دوست دارم و اگر عفو کنی دوست دارم روزی
شخصی پیش ایشان آمد و گفت ای شخص میخواهم که از تو چیزی به منم گفتند بخواه آنچه می خواهی

گفتند که دیر آمدی گفت نه زود آمدم گفتند چرا گفت هر که پیش از مرگ آید اگر چه در آمده باشد زود آمده است شیخ فرمودند سه چیز قرن فقرست فراغت دل و کمی حساب و راحت نفس سه چیز لازم توکل است ریختن و شغل دل و تسخیر حساب شهادت ایشان در سال یکصد و نوزده و چهار هجری بوده قبر ایشان در ختلان است

حضرت شیخ یوسف اسباط رحمه الله

صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند جامع در علوم ظاهر و باطن و در تجرید و تامل یگانه بوده اند و شیخ فرید الدین عطار ایشان را از زلمه و تابعین نوشته اند گویند منقاد هزار درم میراث یافته اند و هیچ از آن صرف خود نموند بفقیر و دادند برگ فرامی یافتند و مراد آنرا قوت خود میکردند وفات ایشان در سال یکصد و نود و شش هجری واقع شده است

حضرت ابوسلیمان دارانی

نام ایشان عبدالرحمن بن احمد بن عطیه است و از قدمای مشایخ شام اند و علمای ابن قوم در زهد و ورع یگانه و پیشوای زمانه خود بودند و دارا و بی است از ده های دمشق از ایشان پرسیدند که حقیقت سعادت چیست گفتند آنست که مراد جز کی نبود در دو جهان وفات ایشان در سال دویصد و پانزده هجری بوده و قبر در موضع دارا

حضرت شیخ بشیر مرسی رحمه الله

نام پدر ایشان عیاض است که مولانا یازندین الخطاب بوده از متقدمان مشایخ اند و اصل ایشان از مرسیس است و آن قریه ایست از توابع مصر گفته اند که در دلی که دنیا مقام کند بیرون میرود از آن دل آخرت و نیز گفته که از سخنان این طائفه هیچ چیز بدلی من قرار گرفت تا آنکه دو گواه حدیث از کتاب و سنت بر آن نیافتم و نیز گفته اند افضل اعمال خلایق خواستش نفس است و وفات ایشان در ده و یک سال دویصد و شش هجری و بقولے نوزده بوده است

حضرت شیخ محمد بن علی سوسلی رحمه الله

اصل ایشان از موصل است و از متقدمان مشایخ موصل بوده اند و باسی کس از بزرگان صحبت داشته اند که همه ابدال بودند ایشان فرموده اند که اول بار که عبد الله حق را رحمه الله

گفت خرمای ترمینو اهرم وقت خرمای ترمینو زنبیلی بدست او دادند که پراز خرمای ترمینو
وفات ایشان در سال یک صد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رح

شاگرد حضرت امام اعظم اندلسی اند غنہ در فنون علوم جامع و صاحب کشف و کرامات دارا
معاصران سفیان نوری و فضیل عیاض بوده اند و مشایخ کبار را در ریافتہ اند نقل است
کہ روزی در کوچه سبکدشت نشاندنایان را گفتند کہ عبداللہ مبارک می آید ہر چه می باید
بخواہ نابینا گفت دعا کن تا حق تعالی چشم من باز و پدر ایشان دعا کردند بہمان لحظہ حق تعالی
چشم او باز و صاحب کشف المحجوب نوشتہ اند کہ والدہ امام عبداللہ روزی باباغ بمطلب
ایشان رفت و ایشان را خفتہ یافت و دید کہ مادر بزرگ شاخ ریحان در دہان گرفته گسل از رو
ایشان سیر اند و لاوت ایشان در سال یکصد و نود و نہ در ماہ رمضان سال یکصد و شہاد و یک ہجری بود

حضرت محمد صبیح المشہور بابن سید احمد رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو العباس است از قدامی و علمای این قوم و صاحب مقامات عالیہ و کرامات
جلیلہ بودہ اند و با سفیان نوری صحبت داشتہ اند و فرمودہ اند بہترین تواضع آنست کہ خود را
بر کسی کس فضل نہ نہی و فرمودہ اند طبع رسی است در گردن و ندبیت بر پای بردار تا برہم
وفات ایشان در سال یکصد و شہاد و نہ ہجری بودہ

حضرت تیفق بن ابراہیم ملکی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی و اصل ایشان از بخت است از قدامی مشائخ و صاحب کرامات او ہمچند
و مقامات بلند و متقدای زمان خود بودہ اند حضرت امام موسی کاظم را در ریافتہ اند و با سلطان
ابراہیم اوہم صحبت داشتہ اند و خفی مذہب بودہ اند و روزی از سلطان ابراہیم اوہم پرسیدند
کہ شما در معاش چہ می کنید گفتند چون می یابیم شکر میکنیم و چون نمی یابیم سبک میکنیم شیخ تیفق فرمود
سگان خراسان نیز چنین میکنند سلطان گفت پس شما چون میکنید فرمودند ما چون یابیم
بشارت کنیم و چون نیابیم شکر کنیم سلطان بوسہ بر پیشانی ایشان دادند و گفتند استاد توئی رود
شخصی بخدمت ایشان آمد و گفت ایہا القیاس گناہ بسیار دارم و میخواہم کہ توبہ کنم

حضرت شیخ احمد بن الحارثی رحمه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و اصل از دمشق مرید ابوسلیمان دارابی اند و والد ایشان نیز از ستورغان و عارفان بودند خاندان ایشان خاندان زهد و ورع بوده و از بزرگان این قوم ممدوح مشایخ اند گویند ایشان را ابوسلیمان دارابی عهده بوده که هرگز گفتن فرمان او نکرد روزی سلیمان در مجلس سخن میگفتند ایشان آمدند و با ابوسلیمان گفتند تنور آتافته شد چه سفیرائی ابوسلیمان جواب ندادند سه بار مکرر گفتند ابوسلیمان رادل به تنگ میگفتند برود و در آنجا بشین ابوسلیمان ساعتی مشغول شدند بعد از آن یاد ایشان آمد که با چه گفته باز فرمودند احمد را بچویند در تنور خوابد و چون حینند در تنور یافتند و یک سوی ایشان نه سوخته بود و فات ایشان در سال دویصد و سی و دو هجری بوده است

حضرت شیخ حاتم بن عنوان ص

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و اصل از بلخ حنفی مذهب و مرید شیخ فقیح لمخی و صاحب علوم ظاهر و باطن بوده اند گویند ایشان اصم نبوده اند ضعیفه ایشان سخن میگفتند در آن سخن از وی بادی جدا شد بجهت دفع جنات او گفته آواز بلند تر کن که من نمی شنوم و خود را چنان فراموشدند که گوش ایشان کراست و آنرا نشنیده اند ضعیفه شادمان شدند و این لقب بر ایشان باندگویند به سفر میرفت یکی از ایشان وصیت خواست فرمودند اگر باز خواهی خدای بس و اگر همراه خواهی کرام کاتبین بس و اگر عبرت خواهی دنیا بس و اگر مونس خواهی قرآن بس و اگر کار خواهی عبادت خدا بس و اگر وعظ خواهی مرگ بس و اگر اینها گفتند پس ندیده نیست و در آن ترابس فرموده اند مشهور است که قسم است کمی در طعام و دیگر در گفتار و دیگر در نظر پس نگاه دار خویش را با عتقاد خداوند و زبان را بر است گفتن و چشم را بر عبرت نگه داشتن و فات ایشان در سال دویصد و سی و هفت هجری بوده بهر وضع ما بحمدی که از نواحی بلخ است

حضرت شیخ احمد بن حضرویه قدس سره

کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید حاتم اصم و از بزرگان مشایخ خراسان اند سلطان ابراهیم او تم و حضرت شیخ بابزید بسطامی و ابو تراب بخشی و ابو حفص هدام

دیم مرا گفت یا خراسانی چهار چیز پیش نیست چشم و زبان و دل و هوا چشم حالی منکر که نشاید و زبان
سخنه نمکونی که خدای در دل تو بخلات آن داند و دل نگاه دار از خیانت و کبر بر مسلمانان و هوا
آه دارد در هیچ محوی باد و اگر این هر چهار بدین صفت نباشد خاکستر بر سر باید کرد که آن در شقاوت
تو بود و فات ایشان روز عید الفصحی سال دوهصد و سبست هجری بوده گویند روز عید دیدند که
مردم قبربان میکنند گفتند آئی میدانی که چیزی ندارم که بر آست تو قبربان کنم من این دارم پس
آگست برگرد نهادند و بنیادند چون مردم نگریستند بر حمت حق پیوسته بودند و خط سبزه
بر گوی ایشان ظاهر بود

سِتِّینَ شَیْءٍ لِّبَشَرِ حَالِی قَدَسَ

کینست ایشان ابو نصر و نام پدر ایشان حارث بن عبد الرحمن بن عطاءست بن همام بن عبد
و اصل ایشان از مرو است از نژادهای مشایخ و بزرگان این قوم و صاحب مقامات بلند و کرامات
ارجمند میتم بغداد و از او تاد عراق بوده اند مرید خال خود اند علی خیرزم صحبت داشته اند بابا
احمد حبیل رضی الله عنه فیصل عیاض قدس الله گویند تا ایشان در حیات بودند هیچ چارپا
در راه های بغداد ردش نکرد و بجهت حرمت تعظیم ایشان که همیشه پابرهنه می بودند و زنی
مردی راستوری ردش انداخت فریاد بر آورد که بشیر از عالم برفت چون تحقیق کردند چنان
نقل است که پیغمبر صلعم را خواب دیدند که می فرمایند ای بشیر میدانی که خدای تعالی چرا ترا
برگزیده از میان اقران بلند گردانید مرتبه ترا گفتند یا رسول الله نه فرمودند از بهر آنکه متابعت
سنت من کردی و حرمت داشتی صالحان را و نصیحت کردی برادران را و دوست داشتی
مراد اصحاب و اهل بیت را و ولادت ایشان بقول ابن کثیر شامی در بغداد سال دوهصد
و پنجاه هجری است و فات ایشان روز چهارشنبه دهم محرم سال دوهصد و سبست و هفت
هجری بوده و قبر بیرون شهر بغداد است و چون بر حمت حق پیوستند آواز نوحه جنیان
از خانه ایشان بگوش مردم میرسید و بعد از وفات ایشان را خواب دیدند که رسیدند
که خدای تعالی با توجه کردند که آمرزید مرا و آنرا که بر جنازه من حاضر شدند
و آنرا که مرا دوست دارند تا به قیامت

شیخ محمد بن علی بن الرندی قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است طریقه سیم مشهور است بایشان و عن ایشان در اثبات ولایت است از مقدمان و محتشان مشایخ اند و صاحب تصانیف بسیار در احادیث اشعار و اشقند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه صحبت دارن و خبر بودند علیه السلام و هر روز یکشنبه با خضر علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگر می پرسیدند گویند یک بار تصایف خود را در آب انداختند خضر علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش بدین مشغول میدار ایشان گفته اند صد شیر گرسنه در رمله گو سفندان چندان تباه میکند که یک ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی نکنند که یک ساعت نفس آدمی نقل است که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد با و اتفاقات نکردند وقتی آن زن خبر یافت که با رغز رفته اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگرفتند وزن در عقب میدید با و توجه نکردند بعد از مدتی که سن گشتند این سخن یاد ایشان آمد و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن رو کردی بعد از آن تاب گشتی چون این در خاطر خطور کرد اندوه ناک شده گفتند ای نفس خبیث در جوانی در خاطر این نبود اکنون بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پشیمانی چه سود بجمست این خطر سکه روز ما تم داشتند بعد از سه روز پیغمبر صلعم را بخواب دیدند فرمودند ای محمد رنجور مشو نه ازان است که در روزگار تو حجتی است بلکه آن خاطر ازان بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم ترا جرمی نیست و در حال تو قصور نه زفته و آنچه دیدی از دراز کشیدن مدت مفارقت ما ست و ازین باید دانست که درین ایام که سال هزار و چهل و نه هجری است و از زبان پیغمبر صلعم دورتر گشته و در دلهما و علمها و نیت با خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفته باشد وفات ایشان در سال دو صد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ یحیی بن معاذ رازی قدس سره

کنیت ایشان ابو زکریا است و لقب واعظ در باب بیان احادیث و اشعار و اشقند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه صحبت دارن و خبر بودند علیه السلام و هر روز یکشنبه با خضر علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگر می پرسیدند گویند یک بار تصایف خود را در آب انداختند خضر علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش بدین مشغول میدار ایشان گفته اند صد شیر گرسنه در رمله گو سفندان چندان تباه میکند که یک ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی نکنند که یک ساعت نفس آدمی نقل است که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد با و اتفاقات نکردند وقتی آن زن خبر یافت که با رغز رفته اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگرفتند وزن در عقب میدید با و توجه نکردند بعد از مدتی که سن گشتند این سخن یاد ایشان آمد و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن رو کردی بعد از آن تاب گشتی چون این در خاطر خطور کرد اندوه ناک شده گفتند ای نفس خبیث در جوانی در خاطر این نبود اکنون بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پشیمانی چه سود بجمست این خطر سکه روز ما تم داشتند بعد از سه روز پیغمبر صلعم را بخواب دیدند فرمودند ای محمد رنجور مشو نه ازان است که در روزگار تو حجتی است بلکه آن خاطر ازان بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم ترا جرمی نیست و در حال تو قصور نه زفته و آنچه دیدی از دراز کشیدن مدت مفارقت ما ست و ازین باید دانست که درین ایام که سال هزار و چهل و نه هجری است و از زبان پیغمبر صلعم دورتر گشته و در دلهما و علمها و نیت با خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفته باشد وفات ایشان در سال دو صد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ ابو تراب بخشی قدس سره

نام ایشان عسکرن المحصین است و لقبی عسکرن محمد بن المحصین از اکمل مشایخ خراسان بوده اند و بابو حاتم عطار بصری و حاتم الصمصص داشته اند و بر قدم تجرید سیاحت بسیار نموده اند گفته اند توکل آنست که خود را در دریای عبودیت انگنی و دل در خدای سببه داری اگر در شکر کنی و اگر باز گیر و صبر کنی و گفته اند نیست از عبادت چیزی منفعت تر از اصلاح خواطر و لما فرد عبیر غلگودی دامن تست به غبار گرز و لما رفته باشی به وفات ایشان در سده پنجم جمادی الاول سال دوصد و چهل و پنج هجری بوده چون در بادی بصره بر حمت حق پوستند بعد از چندین سال جماعه با بنجا رسیدند و ایشان را دیدند و به قبله ایستاده و خشک گشته و عصا در دست در کوه در پیش نهاده و از درنده با پیش ضروری نه رسیده

حضرت شیخ ابراهیم بن عیسی رحمه الله

اصل ایشان از اصفهان است با معروف کرخی صحبت داشته اند و از مستفیدان مشایخ و صاحب کشف و کرامات بوده اند فرموده اند هرگاه خواهی کسی را از ادبیای حق بشناسی این بگوئی هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو کل شیء علیم وفات ایشان در اصفهان سال دوصد و چهل و هفت هجری واقع شده

حضرت شیخ زکریای بن محی الهروی

از کبار مشایخ مستجاب الدعوات بودند امام احمد حنبل رضی الله عنه فرموده اند زکریا یکی از عباد ابدال است وفات ایشان در شهرات ماه رجب سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

شیخ ابو عبد الله السخری رحمه الله

از بزرگان مشایخ خراسانند و بابو حفص صحبت داشته اند و بارها بر قدم تجرید سفر کرده اند شخصی ایشانرا گفت یک دیار زمر شرح دارم میخواهم که تو بدیهم مصلحت چه می بینی گفتند اگر بدی ترا بهتر و اگر ندی مرا بهتر فرمودند به واسطه که تو فکر از مجلس او نه درویش بر خیزد و درویش نه تو فکر او نه و اعطاست وفات ایشان در سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

بود اعراف رفتند و گفتند یا شبلیه اگر بنیسا پدر آئی میزبانی دجو نمودی بتو کموزم گفتند یا ابو خض
چه کردم فرمودند تکلف کردی و تکلف جوامع نمود همان را بخان بایست داشت که خود را
تا آمدن همان گران نه آیدت و بر رفتن شادمانی نه چون تکلف کنی آمدن بر تو گران آید و
رفتن بر دل آسانی شود هر گرا با همان حال این بود جوامع نمود و وفات ایشان در سال
شصت و چهار و هجری و بقولی دوصد و شصت و پنج واقع شد

حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی رحمه الله

از قدمای شیخ عراق و بزرگان این قوم بوده اند و حضرت شیخ ذوالنون مصری را
اند و سفر بسیار کرده و هتاد حج گذارده اند و قتی بعد از حج با خود به تاسف میگفتند که مردم
ومی آیم نه دل و نه وقت من خود در چه شمارم آن شب حق تعالی را بخواب دیدم که ایشان
گفت ای پسر موفق تو بجان خویش خوانی کسی را که نخواهی اگر من ترا نخواستمی نخواهم می گویند
روزی در راه کاغذی یافتند در آستین خود نگاه داشتند چون از آستین بر آوردند دیدند که
در آن کاغذ نوشته اند این موفق از فقر می ترسی و حال آنکه پروردگار تو ام و ایشان گفته
خداوند اگر من ترا از بیم آتش دوزخ می پرستم در دوزخ فرو آورده ام یا مید بشتی پرستم
هرگز در اینجا جای مده و فردی را اگر بگری پرستم یکدیگر را بنمای و پس از آن هر چه خواهی
بکن وفات ایشان در سال دوصد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان در سمرات است
نزدیک باغ سفید و گویند که شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری هر وقت سوار بر اینجا
رسیدی فرود آمی و باد بگشتی

حضرت شیخ احمد بن وهب رحمه الله

گنیت ایشان ابو جعفر است و اصل ایشان از بصره گفته اند هر که بطلب قوت برخا
نام فقر از و برخاست وفات ایشان در سال دوصد و هتاد و هجری بوده و

حضرت شاه شجاع کرمانی قدس سره

حضرت ایشان ابو القاسم است و از آبائی ملوک بوده اند و مرید ابو خض حداد نام
به صحت بیماری از مشایخ رسیده اند چون ابو تراب بخشی و ابو ذراغ مصری و ابو عبید لهری

بجای بود که از انبیا و دیدار او لب و اول کسی که از شایخ پس از خلفای راشدین بر سر شد
ایشان بودند بایشان گفتند قومی اند که میگویند ما بجای رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفتند گویند
رسیده اند اما بدو رخ گویند که روزی ما برادر بدی میگذاشتند برادر ایشان گفت خوشی
است فرمودند خوش تر ازین دل آنکس است که ازین ده فارغ است و گفته اند ما مردمان
سخن کم گویند و با خدا ای بسیار گفته اند یک گناه بعد از توبه زشت تر بود از هفتاد گناه پیش از
توبه گفتند سه خصلت از صفات ادبیاست اعتقاد بر خداست در همه چیز دلی نیاز بودن به او
چیز و رجوع کردن با و در همه چیز و گفته اند نهای منتهین صدیقان است پرسیدند نشان محبت
فرمودند آنچه بنیکوی زیاد نشود و بیخای نقصان نه پذیرد و گفته اند صیت کینه فرمودند
بسمان الله چون نفس من از من قبول نمی کند دیگر چه چون قبول کند و گفته اند آئی تو دوست
سیداری که من ترا دوست دارم با آنکه بی نیازی پس من چگونه دوست نه دارم با اینهمه
اعتیاج و گفته اند آئی اگر من نتوانم که از گناه باز آیم تو میتوانی که گناه بیا مرز و گفته اند
آئی مرا عمل بهشت نیست و طاقت دوزخ ندارم اکنون کار بفضل تو افتاده و فوات
ایشان در سال دو صد و پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در نیشابور
است در قبرستان بم

حضرت شیخ ابو حفص جلال رحمه الله

نام ایشان عمرو بن سلیمان و ایشان از بزرگان زمان و شیخ دور
مرید عبد الله ماردی و استاد ابو عثمان جبری اند با سید الطائفة جنید ملاقات کرده اند گویند
روزی می گذشتند یک را متحیر و گریان دید پرسیدند چه حال داری گفت خری دهم گم شد
جز آن هیچ ندانم ایشان توقف کردند و گفتند بعزت تو که گام برندارم تا خرا و باز رسد
در حال خرا و پید آمد نقل است که یک از ایشان طلب وصیت کرد و گفتند یا خنی لازم
یکه رباش تا همه در برابر تو کشاده گردند و لازم یک سید باش تا همه سادات ترا گردن دهند
و گفته اند کرم انداختن دنیا است برای کسی که بان محتاج است نقل است که حضرت
شبلی ایشان را چهار راه مهاتی کردند و هر بار طوائف و طعامی دیگر میساختند و چون

و پیر شیخ ابویعلی بن نحمرا العلوی الحسینی فرموده اند طعام چنان خور که در او خورده باشی نه
او ترا اگر تو او را خوردی همه نوز شود و اگر او ترا همه دو گردد و وفات ایشان در سال

دو صد و هفت هجری بوده و قبر ذنهرات است

حضرت شیخ ابو عبد الله مغربی رحمه الله

نام ایشان محمد اسماعیل است استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمان شاهی و
مرید ابو الحسن علی زرین اند و ایشان مرید خواجہ عبد الواحد زید و ایشان مرید شیخ معین
اند قدس الله اسرارهم وقتی بر سر کوه سینا سخن میگفتند سخن بهای رسید که گفته بنده با او
چندان نزدیکی جوید که فرمانده اسنگ از کوه می خیزد و پاره پاره میشد و بهامون می آمد
و گفته اند چون خوارترین مردم در ویشی بود که با تو تکران مدام کند و عظیم ترین غلو
را تو اضع کند وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و نه هجری بوده و مدت عمر یکصد و شصت
و دو سال و قبر ایشان بر سر کوه سینا است

شیخ ابو عبد الله التالقان الصوفی رحمه الله

از کبار صوفیه بعد از امام وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و نه هجری بوده و

حضرت اسماعیل بن عبد الله تستری قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و مخفی مذهب مرید ذوالنون مصری و او کبار علای این طایفه
و او تاد عراق اند و جامع بودند میان حقیقت و شریعت طریقه سبیل منسوب با ایشان است
و بنای این طریقه بر اجتهاد و مجاهده نفس است صاحب کشف الحجب نوشته اند اسماعیل
بن عبد الله تستری آن روز که از مادر زاد او صائم بودند و آن روز که از دنیا رفت نیز
صائم از ایشان پرسیدند که نشان بهنجی چیست گفتند که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل
دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بکار کنی و دیدار و محبت دهد با یگان و ترا قبول ندهد
گفته اند که در شان روزی هر که یکبار خورد این خوردن صدیقان است گفته اند هر که
مهر سگی کند شیطان گردد و نگردد و بکلم خداست تعالی گفته اند و سر همه آنها سیر خوردن است
و گفته اند هر وجهی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل باشد و گفته اند هیچ معصیتی بزرگتر

گویند شاه تجلی و چهل سال مخفی و قتی در خواب شدند حق تعالی را بخواب دیدند پس از آن پیر
 خواب کردند پی چنانچه ایشان را خفته یا در طلب خواب می یافتند شاه گفته اند علامت صبر
 ستم چیز است ترک شکایت و صدق رضا و قبول قضا بدل خوشی و فوات ایشان بعد از سال
 دوصد و هفتاد و بجزی واقع شده

حضرت حمرون قصار قدس سره

کنیت ایشان ابو صلح است و نام پدر ایشان عماره و طریقه قصاریه منسوب بایشان است
 و درین طریق اظهار و تشریف و صاحب کرامات و امام اهل ملامت و در مذبح سفیان تور
 بودند و بابو تراب بخشی و علی نصر آبادی و ابو حفص صحبت داشته اند اول مسئله که از ایشان
 اصحاب بعراق بودند و احوال بگفتند سیل قسری و سید الطائفه گفتند اگر رو ابو دمی که پس
 پیغمبر صلعم پیغمبری بودی حمرون بودی ایشان گفته اند هر چه خواهی که پوشیده بود بر کس
 آشکارا کن و گفته اند من شمار ابد و چیز وصیت کنم صحبت علما و اجتناب از جهال و گفته اند
 تو کل دست بخدای زدن است و گفته اند اگر توانی که کار خود بخدای بازگذاری بهتر است
 از آنکه بحیل و تدبیر مشغول شوی و گفته اند من نیک خوئی را ندانم الا در سخاوت و بد خوئی را
 نشانم مگر در بخل و گفته اند تو اضع آن بود که کس را بخود محتاج نبینی در دو جهان و فوات
 ایشان در سال دوصد و هفتاد و یک بجزی بوده و قبر ایشان در هرات است

شیخ فتح بن شجرف قدس سره

کنیت ایشان ابو نصر است و اصل از مرو از قدما می مشایخ خراسان اند گویند در حیات
 نزع با خود چیزی میگفتند مردم گوش داشتند میگفتند آلهی اشده شوقی الیاب فعل قدومی
 علیک بار خدا یا بسیار شده شوق من بسوی تو تبخیر کن رفتن مرا نزد خود چون ایشان را
 می شستند بر ساق پای نوشته دیدند که القح لند و فوات ایشان با نزد هم شعبان
 دوصد و هفتاد و سه می بوده بر جنازه ایشان سی هزار کس نماز گذارند

حضرت شیخ ابو عبد الله مختار

نام پدر ایشان محمد بن احمد و اصل ایشان از هرات است و از متقدمان و بزرگان مشایخ هرات اند

آواز داد که پس وجود حق دعا میکنی یعنی پس از یافت ما از چیزی خواهی ایشان گفتند وقت عزیز خود را خبر بجز ترین چیزها مشغول کن و گفته اند علم آنست که در عمل آورد ترا و یقین آنست که برگرد ترا و قات ایشان در سال دوم دهمشتاد و ششش هجری بوده و بقولی دوم دهمشتاد و پنج و یا هفت و قید در کمره معتبر است

حضرت شیخ عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الفضل است و باذو النون نصری صحبت داشته اند حضرت باذو بسطامی را دیده وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوم دهمشتاد و هشت هجری

بوده

حضرت شیخ ابو حمزه بغدادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن ابراهیم است با شرفانی و سری سقلی و ابو تراب بخشی صحبت داشته اند و مرید عارف مهابسی اند و از اقران ابو اسمین نوری و غیر نساج بودند و قتی در بغداد از قرب آل کبیری می اندیشیدند از خود غائب گشتند بچنان در رفتن ایستادند چون با خویشان آمدند خود را در یادیه دیدند زیر سلطه

حضرت شیخ ابو حمزه خراسانی رحمه الله

اصل ایشان از نیشاپور است و از اجله مشایخ و در توکل یگانه بوده با ابو تراب بخشه و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند و از معاصران سید الطائفه بوده اند صاحب کشف المحجوب نوشته اند که روزی در بیابانی ایشان در چاه ای افتادند چون سه روز بگذشت کرد با بنهار رسیدند با خود گفتند که ایشان را آواز دهم باز گفتند که خوب نباشد که از غیره بخواهم شکایت کنم که خداوند من مرا در چاه انداخته شما بر آید آن گروه بر سر چاه آمدند گفتند این چاه در میان راه است مباد اینجوری بیاید و بپایند تا بگفت ثواب سر این چاه را بپوشم ابو حمزه گفتند نفس من با اضطراب آمد و از جان خود نومید شدم چون آنرا بر سر چاه پوشیدیم رفتند من با حق سناجات کردم و از غیر او نا امید گشتم چون شب شد از سر چاه آوازی شنیدم چون دیدم سر چاه را کسی بکشد با نور عظیم مشعل از دهان

از جهل نیست و گفته اند بزرگترین کرامات آنست که خمی بدو در اینجا می نیاید بدل کنی و گفته اند هیچ محبتی بزرگتر نیست از فراموشی حق و گفته اند خداوند هر روزی و شبی و ساعتی عطا است و بزرگترین عطایا آنست که تر از خود الهام کند و گفته اند هیچ یاری دهی نیست الا خدا و هیچ ویلی نیست الا رسول خدا ای صلعم و هیچ زادی نیست الا تقوی و هیچ علمی نیست الا معرفت خدا ای باخلق را بیا فرید و فرمود بن راز گویند و اگر راز نمی گویند بن نگردید و اگر این نه کنی عا از من بازخواهید و گفته اند هرگز دل زن نشود تا نفس نبرد و گفته اند قصوت اندک خوردن است و باندای آرام گرفتن و از خلق گریختن و گفته اند توکل آنست که اگر چیزی بود و اگر چیزی نبود در هر دو حال ساکن باشی و گفته اند عبودیت رضاء دادن است بفعل خدا و گفته اند نفس از سه صفت خالی نیست کافراست یا منافق یا مرادی و فانی ایشان در ماه محرم سال دو صد و هشتاد و سه هجری بوده و این قول اصح است و مدت عمر شریف شریف هشتاد و گویند روزی که جنازه ایشان را برداشتند مردم بسیار جمع بودند جو و دهناد سال که آن مشغله را شنید بیرون آمد چون به جنازه رسید آواز بر آورد که ای مردمان آنچه که من می بینم شامی بینید گفتند چه می بینی گفت فرشته ها از آسمان می آیند و خود را بر جنازه می مالند و مسلمان شد

حضرت شیخ ابوسعید خراسانی روح الله

تمام ایشان احمد بن عیسی است و لقب خراز و اصل ایشان از بغداد و طریقه خرازیه منسوب است بایشان و اول کسی که در قنای بقا عبادت کرد ایشان بودند و از بزرگان و قدره های مشایخ اند اندر علم تو حید و اشارت امام و یگانه مشایخ بودند شیخ الاسلام فرموده اند که در علم تو حید همه پیرو ما اند و از مشایخ هیچکس از وی نه شناسم و نزدیک است که خراز پنجمی بودی از بزرگی و مرید محمد بن منصور طوسی و در او شاد مریدان آیتی بوده اند و باذ و النون مصری و سری سقطی و بشرحانی و غیر ایشان از اجله اکابر صحبت داشته اند گویند وقتی در وفات بودند حایان دعای کردند و می زاریدند ایشان گفتند مرا آرزو آمد که من هر دعا کنم باز گفته چه دعا کنم چیزی نه مانده که با من نه کرده باز قصد دعا کردم با تقی

می گشتند غسل می کردند و آن روز که از دنیا برفتند نهاد بارش ده بود و دوسرای ده بود بار آخر در آب برفتند و قبر ایشان در زیر حصار طبرک صفایان است :

سنت شیخ زکریا بن زکریا

نسبت ایشان ابو یحیی است و از اهل نیشاپور بودند و از کسب خود قوت می ساختند و وفات ایشان در نیشاپور سال دویست و نود و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن نویری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد و لقبی محمد بن محمد و مشهور اند باین لقبی و پدر ایشان از بختور است که ما بین هرات و مرو واقع شده مولود و نسل ایشان بعد از او است و نویری از ان جهت گویند که چون در خانه تاریک سخن میگفتند از نور باطن ایشان غلظت روشن می شد و چون حق اسرار مریدان میدادند سر می سقطی انداخته و النون مصری را دیده بودند و با محمد علی قصاب و احمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران سید الطائفة اند و در نظر مجتهد و صاحب مذهب بوده اند ایشان را مشایخ وقت امیر القلوب گفته اند و وجه و حالتی عظیم داشتند طریقه ایشان را نویری گویند و محالست ایشان موافق جنیدیان است و قاعده مذهب ایشان تفضیل تقصوت باشد بر فقر و در صحبت اشیاء میفرمودند که یک نفس در دنیا نزد یک من و دوست ترا از هزار سال آخرت است از بهر آنکه این سرای غریت است و آن سرای قربت و قربت بخد مت باشد نقل است که روزی شیخ غسل میکردند و زوی جامه ایشان را برد و هنوز از آب بیرون نیامده بودند که باز آورد و عذر خواست و هر دو دست او خشک شده بود و گفتند آئی چون این جامه باز آورد و دوست این را باین باز ده شیخ فرمودند تقصوت ترک کردن جمیع مخلوقات نفس است نیز فرموده اند من لم یعرف الله تعالی فی الدنیا لم یعرفه فی الآخرة هر که نه شناخت خدا را در دنیا نمی شناسد او را در آخرت از اکل مریدان و اکابر ایشان بود مشایخ فرموده اند که به یکس در زمان ابوالحسن نویری چون او نیکو طریقت و عالمی سخن نبود شیخ الاسلام گفته اند جوانی خراسانی نزد ابراهیم قناری آمد و گفت میخواهم

و من خود را درون چاه انداخت داشت که سبب نجات من است و فرستاده حق است و
 آنرا بگرفتم و مرا ببردن کشید با قوی آواز داد که نیکو نجات یافتی یا اباحمزه که تبلیغی از تبلیغ ترا
 داد و نقل است که روزی سید الطائفة شیخ جنید البلیس را دیدند برهنه برگردن مردم می
 گفتند ای ملعون شرم نداری ازین مردم البلیس گفت که ام مردم اینها مردم نیستند مردم
 آنها اند که در مسجد شونیزیه اند و بگرم سوخته اند چون در مسجد رفتند ابو حمزه خراسانی و ابو اسحاق
 نوری و ابو بکر دقاق را فدیہ اندام فاش شده ابو حمزه سر بر آورد و گفت دروغ گفت آن
 ملعون اولیای فدای ازان عزیز تر اند که البلیس را بر مال ایشان اطلاع باشد و قاتل
 ایشان دو سال دو صد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابو بکر دقاق رحمه الله

نام ایشان محمد بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بوده اند و با سید الطائفة
 صحبت داشته اند و از اقربان ابو الحسین نوری و ابو حمزه خراسانی اند و وفات ایشان
 در سال دو صد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم الخواص رحمه الله

کنیت ایشان ابو اسحق و اصل از بغداد است صاحب صحو و در طریق توکل و تجرید بگانه
 و از خاصان درگاه آلمی بوده اند و از اقربان سید الطائفة جنید نوری و صحبت دار خضر
 علیه السلام شیخ الاسلام گفته اند که شیخ ابو الحسین خرقانی گفت در میان سخنانی که از ابراهیم
 خواص بمن میگفت این بود که اگر با خضر صحبت یابی توبه و اگر از هر شی بگریزی
 ازان توبه کن مشاهد و سنوری فرموده اند نیم خواب بودم در مسجد بمن نمودند خوابی
 که دوستی از دوستان اینی بر خیزد بر سر تل توبه شو بیدار شدم بر تن می بارید آنجا رفتم
 و ابراهیم خواص را دیدم مرید نشسته و گردوی مقداری از سری سبز تنی از برت
 و با هم برت که بر سر دی آمده بود در عرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت از خدمت
 خیر وفات ایشان در سال دو صد و نود و هجری بوده یوسف بن حسین ایشان را نه
 شسته و دفن کرده بعلت شکم بر حمت حق پیوستند گویند هر بار می که منار غ

حضرت شیخ سمنون بن محب الکذاب

کنیت ایشان ابو الحسن است و بقولی ابو القاسم خود را که اب کرده بودند بسبب که در
نفحات الانس مذکور است و تا کذاب نمی گفتند ایشان را بازمی گریستند در علم محبت یگانا
بودند با سری سقطی و محمد بن علی قصاب و ابو احمد فلاسفی جمیع الله صحبت داشته اند و از
اقران حضرت شیخ عبید و حضرت شیخ ابو الحسین نوری بوده اند هر شبانه روزی پانصد رکعت
نازیکه و حضرت شیخ ابو احمد فلاسفی گفته اند مردی بر فقر ادر بنداد هزار درم نفقه
کرد سمنون گفت یا ابو احمد ما را استطاعت این نفقه نیست بر خیز تا بگوشت رویم و هر
دری یک رکعت نازیکه از رویم پس بدان رفتیم چهل هزار رکعت نازیکه از رویم وفات ایشان
در سال دویصد و نود و هشت هجری روی داده بنا

حضرت شیخ ابو عثمان حسری اقدس سره

نام ایشان سعید بن اسمعیل نیشاپوری است دیره محله ایست از محلات نیشاپور اما اصل
ایشان از ری است مرید شاه شجاع و ابو حفص حداد و یحیی بن معاذ از ری صاحب
کشف المحجوب فرمایند که حق سبحانه و تعالی مرا و ابو عثمان را از سه پیرسته مقام عنایت نمود
مقام رجا از یحیی معاذ یافت و مقام عزت از صحبت شاه شجاع و مقام شفقت از صحبت
ابو حفص و در همین محل صاحب کشف المحجوب می نویسد مرید را و ابا باشد که به صحبت شیخ
پنج یا شش یا بیشتر ازین برسد و از هر پیری صحبتی ویرا کشف مقامی کرد و با سید
الطائفه در رویم و یوسف ابن حسین و محمد فضیل بلخی صحبت داشته بودند و در ریاست
اندر وقت خود یگانه و در رتبه اعیان بستان سال اندوه بیا با نماند عزت گزیدند چنانکه حسن
آدمی نه شنیدند و از مشقت پیه ایشان بگذشت و چشمها مقدار سوراخ جوال و دوزی
مانده و از صورت آدمیان بگشتند پس از بیست سال فرمان صحبت آمد گفتند ابتدا
صحبت با اهل خدای و مجاوران خانه وی کنیم تا مبارک بود و قصد که معظمه کردند مشایخ
از آمدن ایشان بدل آگاه بودند با استقبال آمدند و ایشان را بصورت مبدل شده
و بکالی که بجز رتق چیزی نمانده بود و یافتند و گفتند یا اباعثمان بیست سال برین صفت

نوری را به بنیم گفت او چند سال نزدیک ما بود و بیج از دہشت بیرون نیامد یک سال دیگر گردش ریگشت و با کس نیامیخت و در سال دیگر در دیرانه خانه گرفت و بیج بیرون نیامد مگر به نماز و معالی خاموشی گزید و با هیچکس سخن نہ گفت آن جوان گفت میخواہم البتہ او را بنیم ابراہیم اورا بنوری دلالت کرد چون بہ شیخ رسید از دہر رسیدند با کہ صحبت داشتہ گفت با ابو حمزہ خراسانی شیخ گفتند آن مرد کہ از قرب نشان میدہد و اشارت میکند گفت آری گفتند چون بہ اورسی ویر اسلام کوئی گو کہ اینجا ہم قرب بعد بعد است شیخ ابن عربی فرماید قرب گویند تا مسافت نباشد و تا مسافت بود و کاکی بجای پس قرب بعد بود و نشان ایشان در سال د و صد و نود و پنج ہجری بودہ و بقول د و صد و ہشتاد و شش و ص صح قول اول است چون شیخ ابوالحسن نوری رحمت حق پیوستند سید الطائفہ فرمودند کہ پس در حقیقت صدق سخن بہ گفت تا نوری بزرگ کہ صدق زمانہ او بود ہذا

حضرت شیخ عمر و بن عثمان ملی الصوفی رحمہ اللہ

نسبت ایشان ابو عبد اللہ است مرید سید الطائفہ و استاد حسین بن منصور علج اندوختہ داشتہ اند با ابو سعید خراز و عالم بودہ اند بہ علوم حقائق چون سخن ایشان باریک شدہ مردم بکلام منسوب داشتند و بہر ساختند و از کہ مغلہ بیرون کردند چون بکہ رفتند اہل آن دیار ایشان را قاضی آنجا نمودند اصل ایشان ازین است از بزرگان و شایان این قوم اند بزرگان این طائفہ گویند ہر چہ بر حسین آمد بسبب دعای عمر و بن عثمان است کہ ویرا از خود برنجایند وفات ایشان در بغداد سال د و صد و نود و شش ہجری بودہ و بقول د و صد و نود و یک و بقول د و صد و نود و ہفت کہ سال وفات حضرت سید الطائفہ است و قول آخر صح است

حضرت شیخ ابو عثمان واعظ رحمہ اللہ

نام ایشان سعید بن اسمعیل بن منصور است و مولد و منشأ وی بودہ بعد از ان بنیثا انتقال نمودند و ہسم در آنجا رحلت فرمودند وفات ایشان در سال د و صد و نود و ہشت ہجری است

دوست من برسان طبق را برداشته روانه شدم در راه بنماطرم گذشت که آیا درین چهارم
خود را نتوانستم ضبط کرد چون واکردم در آن موشی بود بدرفتار گفتم بمن استنزا کردی غنجانک
باز گشتم چون مرا بدید گفت هرگاه امانت داری موشی نتوانستی کرد امانت داری اعم اعظم
را چون توانی نمود وفات ایشان در سال سه صد و سه چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابوالعباس پستی رحمه الله

نام ایشان عبد الله بن محمد بن نافع بن کرم است و اصل از پست است که در نواحی قند
است در تاسیخ ابن کثیر سطور است که ابوالعباس پستی هفتاد سال پهلوی بر زمین نرسانید و
دیوار و ستون تکیه نه کرد و پای برهنه از نیشاپور بحرین المشرقین رفت و مدت در بیت المقدس
اقامت نموده وفات ایشان در ماه محرم سال سه صد و چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابوجهد الله بن بلال قدس سره

نام ایشان احمد بن علی است و اصل ایشان از بغداد بوده و ساکن کشته در بله دمشق
از اجله مشایخ شام اند و مرید ابو تراب نخشی اند با سید الطائفة و نور عیبت داشته
و قتی ابوالخیر تینانی ایشان را دیدند که در هوا میروند آواز دادند که بشناختم در جواب
ایشان گفت رنشاختی شیخ الاسلام فرموده اند ابوالخیر شناخت شخص را
میگفت و ابوجهد الله شناخت مقام و شرف را و وفات ایشان در سال
سه صد و شش هجری بوده

حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج قدس سره

کنیت ایشان ابوالفیث و اصل ایشان از بیضاوی فارس است و صاحب سلسله بودند
و حلاج از آن جهت گویند که روزی بدو کان حلاجی که دوست ایشان بود رفتند و او را
بکاری فرستادند بجای او بانگشت اشارت کردند پنبه یکسو شد و پنبه دانه یکسو در باب
ایشان مشایخ زحم الله را اختلاف است بعضی مثل شیخ عمرو بن عثمان سکے که
پیر ایشانند و ابویعقوب زجوری و علی بن سیل اصفهانی و غیر هم از مشایخ متقدمین الحاکم
کرده اند و بهر سزاخته اند و نسبت بسوا میکنند اما جمعی چون شیخ ابابکر شبلی

زیست که آدم دور میشد روزگار تو طایفه شدند بکوی که چارفتی و چه دیدی و چه یافتی و
چرا باز آمدی گفته بیکر میرفتم و آفت سکر دیدم و تو میدی یافتیم و بجز باز آدم جمله مشایخ گفتند
یا اباشان حرام است که بعد از تو بر معبران که عبارت صحر و سکر کنند که انصاف جمله بداد
و آفت سکر باز نمودی و از جمله سخنان ایشان است که گفته اند غلات سنت و زطاهر علامت
رایای باطن بود و گفته اند خوف از عدل اوست درجا از فضل او و گفته اند هر که خدای را
دوست دارد آرزو مند خدای و بقای خدا بود و گفته اند عاقل آنست که از هر چه میرسد
میش از آنکه باورند کار آن بسازد و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوصد و نود
و هشت بهر سیه بوده

حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق

کنیت ایشان ابو العباس و اصل از طوس است از قدماست مشایخ بروجان این قوم
بوده اند و در بغداد سکونت داشتند و استاد شیخ علی رودباری دشار و حارث محاسبی
و با شیخ سری سقلی و محمد بن منصور طوسی صحبت داشته اند حضرت سید الطائفة شیخ جنید
از ایشان حکایات سیکرده اند ایشان فرموده اند هر کس ترک کند از رندگانی نمی کند
براحت و نیز فرموده اند که بسیار نظر کردن بسوی باطل می برد معرفت حق را از دل
وفات شیخ در سال دوصد و نه هجری بوده

حضرت شیخ طلحه بن محمد صیاح سیلی رحمة الله

از اکل مریدان شیخ ابوعثمان جبری اند و صاحب مقامات عالی وفات ایشان
در سال سه صد و دو هجری بوده

حضرت شیخ یوسف بن حسین راکر

کنیت ایشان ابویحیو و از قدماست مشایخ کبار و در مدینه و النون مصری دشار گرد
امام احمد جنبل اند و عمر دراز یافته با بسیاری ازین طائفة صحبت داشته اند فرموده اند
شنیدم که ذوالنون اسم اعظم سید اند مدتی خدمت وی کردم و در خواست تعلیم
آن نمودم تا آنکه روزی طبعه با سر پوش که در سفره بپیده بود بین داد فرمود بفلان

حضرت شیخ ابو العباس بن عطاری

نام ایشان محمد بن احمد است بغدادی الاصل و از علمای مشایخ و ظواهر این قوم بوده اند
 شاگرد ابراهیم راستانی اند و بایده الطائفه و شیخ ابو سعید خراز صحبت داشته اند و این
 تفسیری است بس نیکو بر تمام قرآن مجید بر زبان اشارات و فوات ایشان در راه ذیقعد
 و رسال سده صد و نه هجری بوده و بیست و سه صد و یازده نیز گفته اند و الاصح قول اول
 و زیر قاهره بانند خلیفه چون حسین منصور را کشف از ایشان پرسید که چلوئی در حق طالع
 گفتند تو در حق خود پیردازدسیم مردمان بازده و زیر گفت تعریف میکنی و فرمود تا دانه آنها
 ایشان را یگان یگان کنده بر سه مبارک ایشان نشانیدند و در همین حالت
 بر حمت حق پیوستند

حضرت شیخ ابو بکر رازی قدس ستره

نام ایشان محمد بن زکریا است و از بزرگان این طائفه و زهاد ایشانند گفته اند و در شا
 یچکس از ایشان گریان تر نبوده و پیوسته عبادت میکردند و فوات ایشان در سال
 سده صد و ده هجری بوده

حضرت شیخ ابو النجیر حمصی روح الله و صه

را با دیه کعبه را بر قدم توکل و تجریدی نموده اند و فوات ایشان در سال سده صد و ده هجری

حضرت شیخ ابو محمد حریری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد بن حسین است و لقبی حسین بن محمد و لقبی عبد الله بن یحیی از
 کمل مریدان سید الطائفه اند چون سید الطائفه وفات نمودند ایشان را بجای سید الطائفه
 شانند در فقه و اصول امام بودند و با سیل عبد الله نسری صحبت داشته اند و گویا سال
 به منظمه مقام کردند و نمختند و سخن گفتند و پشت باز نهاده اند و پای دراز نموده ایشان گفتند
 لئاص ثمره یقین است و ریاضه شک و گفته اند مریض عارفان بخدا در هدایت بود
 مریض عوام بعد از ناامیدی وفات ایشان در سال سده صد و یازده و لقبی
 چهارده هجری بوده در جنگ قرامط از تشکی بر حمت حق پیوستند

و شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری و شیخ ابوالقاسم گرکانی میر علی بھیر رسا
 کشف باغب دیگر ایشان از متاخرین ہند معتقد اند دہرگ داشتہ اند دگتہ اند بھور معانی
 بھور اصل بنود صاحب کشف المحجوب فرمودہ اند من معتقد ویم اما سخن او اقتدار را
 نشانید حضرت خواجہ محمد با سارحمہ اللہ در فضل الخطاب آورده اند کہ انچہ در بعض کتب نوشتہ
 کہ سید الطائفہ شیخ مفید فتویٰ قبل حسین بن منصور نوشتہ اند این افترا می محض است سید
 الطائفہ چہ وفات ایشان پیش از تھنیہ حسین بن منصور بیازدہ یا دوازده سال بودہ چنانچہ
 از تاریخ وفات این دو عزیز ظاہر میفود انچہ بر ایشان آمد از غلبہ عشق و جذبہ عشق و
 محفوظ اند اشتیاق مراتب بود و جذبہ عشق آنست کہ چون محبت بر تہ اسرار رسد عاشق در شوق
 بسوزد و او را از خود خبر نماند و در نظرش جز یار در نیاید ہر چہ بیند از یار شناسد و روز
 در دیدہ ظاہر و باطن او یار باشد و جز یار در د و عالم ہیچ ندانند و نہ بینند و چون
 عاشق برین سوال کرد دیقین کہ ہر چہ در نظرش در آید از کثرت یار چندار و چنانچہ
 مولانا عبدالرحمن جامی نسبت بہین حال فرماید بیت بسکہ در جان نگار دینہ زارم توئی
 ہر چہ پیدا میشود از دور بندارم توئی پند نیز بعضی از کبار عارفین فرمودہ اند بیت
 چو در خانہ دل بغیر از تو کس نیست بہر شکل آئی تو باشی بد اہم پند پس حسین بن منصور در سخا
 بودند کہ از تجربی و جذبہ عشق انما الحق گفتند در نظر ایشان ہیچ چیز جز یار در نیامد و چون صورت
 نشانی ایشان نیز بنظر افتاد آنرا ہم صورت یار دانستند اگر چہ صورت ایشان بود چنانچہ
 مجنون از کمال بندہ عشق در او اخیریلی را شناخت و پرسید کہ این کیست گفتند لیلی است
 مقصود تو و محبوب تو گفت لیلی خود منم فرد گر ان لیلی از خیمہ بیرون شود پند ہمہ کوہ و صحرا
 چو مجنون شود پند اگر چہ در حقیقت مجنون لیلی نبود اما در نہایت عشق و فنا و جذبہ خود را
 یار دیدہ و یار را خود و از کمال یگانگی و کیجستی دوی برخاست و الایمیت چہ نسبت خاک
 با عالم پاک پند کہ ادراک عاجز است از درک ادراک پند تھنیہ قتل ایشان در باب الطائفہ
 بغداد روز سہ شنبہ بست و پنجم ذی الحجہ سال سہ صد و نہ ہجری واقع شد

قصوف آنست که غیر خدا را در نقصان بیند بلکه چشم پیرشد از مساوی او بسبب مشاهدۀ او که منزّه است از جمیع نقصان با وفات ایشان در سال سده صد و بیست هجری بود

حضرت خیر النساء قدس الله سره

گیت ایشان ابوالحسن است و نام محمد بن اسماعیل و اصل از سامره و مسکن ایشان بغداد و مدینه سری سقطی و از اقران سید الطائفة شیخ جنید و استاد نوری و این عطا و حریری اند ابراهیم خواص و شبلی هر دو در مجلس ایشان توبه کردند شبلی را نزد سید الطائفة فرستادند و انساج بنو دین بسبب ساجی ایشان در نقفات الا انش مذکور است گویند وقت نماز شام بود که ملک الموت سایه انداختند سر از بالین برداشته گفتند عفاک الله توقف کن که توبه کنی خدای من بنده خدای ترا گفته اند که جان او بردارد مرا گفته اند چون وقت نماز آید بگذر از آنچه ترا فرموده اند فوت نمیشود و آنچه مرا فرموده اند میشود پس طهارت کردند و نماز گذاردند و جان سپردند وفات ایشان در سال سده صد و بیست و دو هجری بوده و مدت عمر یکصد و بیست سال

حضرت شیخ ابوبکر الواسطی قدس سره

نام ایشان محمد است ابن موسی و مشهور اند باین فرغانی از قدمای اصحاب سید الطائفة شیخ جنید و شیخ ابوالحسن نوری و از علمای مشایخ و عالم و جامع اند در علم ظاهر و باطن و امام توحید و علم اشارت و صاحب مقامات و کرامت بوده اند شیخ الاسلام فرموده اند که از زبان بزرگواران آن توحید نیامده که از زبان واسطی و هم شیخ الاسلام فرمایند که واسطی گفته آنکه گویند نزد یکم دور است و آنکه دور است در مرتبۀ او نیست است وفات در مردود بود و بقول صاحب طبقات سلی بعد از سده صد و بیست هجری و بقول صاحب محاسن الاخبار سال سده صد و بیست است و قول ثانی اصح است و قی نیز در سده

حضرت شیخ ابوبکر کتانی قدس سره

نام ایشان محمد بن علی جعفر است و اصل از بغداد از مریدان سید الطائفة شیخ جنید اند و سالها مجاور یکدیگر بودند ایشان را پیران حرم میگفتند و در طواف دیوار ده هزار ختم کرده

حضرت شیخ بنان محمد الحمال قدس سره

اصل ایشان از واسطه است و در مصر سکونت داشتند صاحب مقامات و کرامات علیه السلام و باسید الطائفة صحبت داشتند و ابراهیم خواص را دیده بودند از استادان نورانی و ایشان گفته اند که نشسته بودم و نزدیک بن جوانی بود شخصی در می چند پیش آن جوان نهاد و گفت مرا باین حاجت نیست آن شخص گفت بر فقیران و مسکینان قسمت کن چنان کرد شب او را دیدم که در وادی برای خود چیزی میجست گفتم کاش برای خود از آن درهما چیزی بگذاشته باشی گفت نمی دانستم که تا این زمان خواهم زیست وفات ایشان در سال سه صد و شانزده هجری بوده و قبر در مصر است

حضرت شیخ محمد بن خلیل قدس سره

کیفیت ایشان ابو عبد الله است و اصل از بلخ مرید شیخ احمد خرویه اند متعصبان بگنا ایشان را از بلخ بیرون کردند و روی بشهر کرده اهل شهر را نفرین کردند شیخ الاسلام گفته اند پس از آن شهر بلخ مصونی بر نخاست ایشان گفته اند مریدی که در طلب دنیا باشد آن نشان او بار و گونساری اوست و گفته اند زهد در دنیا ترکست و اگر متوانی اختیار کنی و اگر نتوانی خوار دار و وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری بوده و قبر در سمرقند است

حضرت شیخ ابو الحسین و راقی رحله الله

نام ایشان محمد بن سعد است از کبار رشتای نیشابور و قدامی ایشانند و مرید ابو عثمان جری نامی و عالم بوده اند گفته اند که مرید و عفو آنست که یاد کنی گناه یا خود را پس از آنکه عفو کرده باشی وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری است

حضرت شیخ ابو الحسین و راح قدس سره

اصل ایشان از شهر بغداد است خادم ابراهیم خواص اند و در سماع از عالم رفته اند وفات ایشان در سال سه صد و بیست هجری بوده

حضرت شیخ ابو عمرو دشتی قدس سره

از کبار رشتای شام بوده اند و ابو عبد الله جلا و اصحاب ذوالنون مصری ... داشته اند گفت

حضرت شیخ ابو علی نقی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام ایشان محمد بن عبد الوہاب است ابو حفص عداد و حمدون قصار را دیده بودند وفات ایشان
در سال ستم و بستم و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو محمد نقی قدس سرہ

نام ایشان عبد اللہ بن محمد نیشاپور است متوطن بودہ اند بمکہ ادرید شیخ ابو حفص عداد
وسید الطائفہ را دیده بودند شیخ ابو حفص ایشان را سیاحت فرمودند ہر سال ہزار فرسنگ
سفر میکردند پای برہنہ و سر برہنہ و بیچ شہری زیادہ از دہ روز توقف نمیکردند گاہ بودہ
کہ تہ روز می بودند ایشان گفتہ اند ہرگز خویشتن را باطن خاص ندیدم تا خود را بظاہر عام
ندیدم شخصے بایشان گفت فلان بروی آب میرود فرمودند تردن شخصے کہ مخالفت
نفس کند بزرگتر است از آنکہ در ہوا و بردے آب رود وفات ایشان در سال سہ صد
و بستم و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو یعقوب نرجوری رحمہ اللہ

نام ایشان اسحاق است بن محمد از علماء مشائخ بودہ اند باسید الطائفہ و عمرو بن عثمان کے
صحبت داشتہ اند و سالہا در مکہ معظمہ مجاورت کردند مرید ابو یعقوب صوفی اند ایشان گفتہ
دنیا و ریاست و کنارہ آن آخرت است و کشتی آن تقویٰ و مردم ہمہ مسافر و گفتہ اند زول
فتمتے را کہ شک آن کنی و پائدار نیست آنرا کہ کفر آن کنی و گفتہ اند ہر کرا سیری بطعام بود
ہمیشہ گرسنہ بود ہر کرا تو نگری ہال بود ہمیشہ در دیش بود ہر کرا بہ حاجت خود قصد خلق کنند
ہمیشہ محروم بود و ہر کرا در کار خود یاری از خدای بخواہد ہمیشہ مخدول بود وفات ایشان
در سال ستم صد و سی ہجری بودہ و قبر در مکہ معظمہ است

حضرت ابو اسحاق صالح دینوری

نام ایشان علی بن محمد بن سہیل است از کبار مشائخ دینور اند و سن بودیم بمکہ مرید شیخ
ابو جعفر صیدالانی و پیر شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو عثمان مغربی اند وفات ایشان شب شنبہ
پانزدہم رجب سال ستم صد و سی و یک ہجری و بقولی ستم صد و سی بودہ و قبر ایشان در مصر است

سی سال در حرم نشسته بودند و درین سی سال شهباز وزی یکبار بطارات تازه میکردند و درین سی سال خواب نکردند و صحبت دار خضر علیه السلام بودند و حضرت رسول صلعم را اکثر در خواب میدیدند و سواها میکردند و جوابهای شنیده اند چنانچه یک شب چاه و یک مرتبه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را خواب دیدند و پیغمبر خدا صلعم فرمودند که هر روز چهل و یکبار بگویند یا سی القیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرد دل وی نمیرد ایشان گفته اند انش خلق عقوبت است و قرب اهل دنیا سعادت و باینان میل کردن مذلت تصوف همه خلق است هر که خلق بیشتر و تصوف و گفته بیشتر و گفته اند محبت اشیاء است برای محبوب و گفته اند به تن در دنیا باش و بدل در آخرت گفته اند شکر کردن در مواصله استغفار گناه است و استغفار در موفع شکر گناه و فوات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و قبر در که مغظمه

حضرت شیخ ابراهیم بن داؤد رحمه الله

لمیت ایشان ابو اسحاق است و از اجله مشایخ انشام اند و النون مصری و سید الطائفة و ابو عبد الله جلار دیده اند و عمر بسیار یافته اند ایشان گفته اند عابز و ضیف ترین خلق است که عابز بود از دست داشتن شهوات و قوی ترین آن بود که قادر بود بر ترک آن و گفته اند اینجه کفایت بتو میرسد بی ریج اما مشغول و ریج در زیاده طلبی است و گفته اند کفایت درویشان توکل است و کفایت توکل ان اعتماد بر الماک و اسباب و گفته اند بس است از دنیا ترا و چیزی که صحبت درویشان و دوم حرمت ولی و فوات ایشان در سال سه صد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن بن محمد مزین

نام ایشان علی است و از مشایخ بغداد اند و سید الطائفة و سیل بن عبد الله تستری صحبت داشته اند و مجاور که مغظمه بودند مزین دو اند یکی مزین صغیر و دیگری بکیر ایشان مزین صغیر شیخ الاسلام گفته اند مزین بشیری رسید گفت غم امته فاقبره شیر بر جای خود بمرد چون بر سر که رفت گفت غم اذ انشاء الله شیر بر پائے خاست و زنده شد و فوات ایشان در سال سه صد و بیست و هشت هجری و بقولی سه صد و بیست و هفت هجری بوده و قبر در که مغظمه است

عوض شیخ حرم بودند ایشان را تصانیف بسیار است و بآسید الطائفة صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن احمد مولد الصوفی

کنیت ایشان ابو محمد است و صحبت داشته اند بآسید الطائفة وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی

کنیت ایشان ابواسحاق از کبار مشایخ طریقت اند با ابوعبدالله جلاو ابراهیم قناری صحبت داشته اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده

حضرت شیخ ابوالقاسم بن عیسی البغدادی

نام ایشان اسحاق بن محمد بن اسمعیل است و با ابوبکر در اقصی صحبت داشته اند ایشان را تفسیر بر بعضی آیهای کلام مجید و فرقان حمید بسی نکات و اشارات مشایخ سلف در آن جمع کرده اند روزی میان خلق نشسته بودند و حکم میکردند یکی از بزرگان بزیارت آمد و ایشان را در همان کار مشغول دید سجاده بر روی حوض انداخت و نماز کردند چون فارغ گشت مراد را گفتند ای برادر این خود کدو دکان کنند مرد آنست که در میان چندین فحل دل با خداست عز و جل نگاه تواند داشت وفات ایشان در روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده قبر در موضع جاکردیز سمرقند است

حضرت شیخ

نام ایشان فارس است از خلفای حسین بن منصور طالع و معاصر امام ابو منصور اتریدی بوده اند وفات ایشان روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده و قبر در جاکردیز سمرقند است

حضرت شیخ ابوالعباس سیاری

دختر زاده احمد بن سیار اند و نام ایشان قاسم بن قاسم بن مهدی است و اصل از مرو و مدینه ابوبکر و سلمه اند و طریقه سیاره منسوب بایشان است و بنای این طریقه بر جمع و تفویق است

حضرت شیخ ابو بلربن طاهر دینوری

نام ایشان عبداللہ بن حارث طائی است و از کبار مشائخ خلیل و از اقران شبلی اند با ابو یوسف
بر حسین محبت داشته اند وفات ایشان در سال ۲۷۰ صدوسی هجری بوده

حضرت عبدالحق بن محمد بن قاسم سره

یکانه روزگار و صاحب اسرار بود عالم معلوم ظاهر و باطن و محدث بوده و مرید حمدون تھا
گفته اند یکس فریضه از فرائض ضائع نکند الا که مبتلا گردد بفساد کردن سنتها و هر که تبرک سنت
بتلا گردد زود باشد که در ربعت افتد و گفته اند ما باب محتاج ترمیم که بسیار علم و گفته اند
هیئت فقر انقطاع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند دنیا و آخرت و گفته اند
آنست که از هیچ چیزش عجب نیاید وفات ایشان در سال ۲۷۰ صدوسی و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان الرمانی

کنیت ایشان ابوالحاق و از مشائخ خلیل و از اصحاب ابو عبداللہ مغربی و ابراهیم خواص
بودند و گفته اند هر که حرمت مشائخ نگاه دارد و بدعوی های دروغ و گزافهای میفرماید
گرفتار شود و آن فضیلت گردد وفات ایشان در سال ۲۷۰ صدوسی و هفت هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن شتولی قدس سره

نام ایشان حسن بن علی بن موسی است و مشغول دینی است برده و فکلی مصر شاگرد
ابوعلی کاتب و ابویعقوب موسی اند وفات ایشان در سال ۲۷۰ صدوسی و چهل هجری بوده و
قبر در شتول است

حضرت شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره

اصل ایشان از فارس بوده و در نیشابور سکونت داشتند از بزرگان مشائخ و مقتدای
این طائفه بودند شاگرد شیخ ابوبکر شبلی اند و شیخ ایشان را بزرگ میداشتند و فاضل
ایشان بنیسا بود در سال ۲۷۰ صدوسی و چهل هجری بوده

حضرت شیخ جعفر الحذاق رحمة اللہ

نام ایشان احمد بن محمد است و اصل ایشان از بصره و ساکن بودند بکلمه مطهره در وقت خود

بسم الله الرحمن الرحیم بذه براءة فلان بن فلان من النار یعنی این است نجات نامه فلان پسر
فلان از آتش وفات ایشان در سال سه صد و چهل و هجری بوده و

حضرت شیخ ابو عمر وزجاجی قدس سره

کینست ایشان ابو محمد است و اصل از بغداد و خلد جمله ایست از بغداد شاگرد سید الطائفة و
ابراہیم خواص و پیر شیخ ابو العباس نهادندی اند و با نوری در دیم و تمنون و حریری صحبت
داشته اند و ایشان بوریات بوده اند و گفته اند دو هزار پیر را می شناسم ازین طائفة پناه
دشش حج گذارده بودند و گفته اند که روزی نزد جنید رفتم و ایشان را بیا ریافتم گفتم ای
استاد با حق بگوی ترا عافیت ده گفتم دوش میگفتم به سرم نه آند که تن ملک ماست خواہیم در
داریم خواہیم بیار تو کیستی که میان ما و ملک ما دخل کنی تصرف و در کن تا بنده باشی وفات
ایشان در سال سه صد و چهل و هشت ہجری بوده و قبر ایشان در شونیزہ بغداد است
نزدیک قبر سری سقطی و شیخ جنید است و مدت عمر نود و پنج سال

حضرت شیخ جعفر بن نصیر الحمدی الخوص قدس سره

امام ایشان علی بن احمد بن سید است و اصل ایشان از پوت کہ در نوامی ہرات از جو احمدان
شاخ خراسانند ابو عثمان حریری را دیده بودند و با ابو العباس عطا حریری و طاہر مقدس
ابو عمر دمشقی صحبت داشته اند ایشان گفته اند مردم سه گروہ اند اولیاء کہ باطن ایشان بہتر است
ز ظاہر ایشان و علما کہ ظاہر و باطن ایشان یکسان است و چہال کہ ظاہر ایشان بہتر است
از باطن ایشان خود انصاف نمی دهند و از دیگران انصاف می طلبند کی از ایشان طلب دعا
کرد گفتند حق تعالی ترا از رفتہ تو نگاہ دارد وفات ایشان در سال سه صد و چهل و ہشت ہجری
بودہ گویند بعد از وفات در مثنی بسر خاک ایشان میرفت و از حق دنیا نخواست شبی بخواب
رید کہ میگفتند ای درویش چون بسر خاک ما آئی دنیا نخواہ اگر دنیا خواہی بسر خاک دنیا داران
رود چون بسر خاک ما آئی ہمت از تو کون بریدن خواہ

حضرت شیخ ابو الحسین الصوفی القوسجی قدس سره

مستوطن بودند بشام و با عبد اللہ بن جلا صحبت داشته اند وفات ایشان در سال سه صد و پنجاہ ہجری بودہ

و صاحب علوم ظاهر و باطن بودند و فاته ایشان در سال سه صد و هیل و دو هجری واقع شد
 و قبر در دست

حضرت شیخ ابوالفتح تنیانی القاطع

نام ایشان حماد است و باصل از ده قیات بوده اند که از قوایع مصر است گویند قیات از مبصه
 است از ولایت مغرب و شیخ زبیل میافند و ایشان را بدو دست نیز دیده اند با شیر مو است و
 صاحب کرامات و مقامات بودند باسید الطائفه شیخ حنبل و ابو عبد الله جلا صحبت داشته اند در
 طریق توکل بگانه بودند روزی یکی را دیدند که بر آب میرو و گفتند ای خیم بدعت است در خشکی بیا و راه
 برو دیگر را دیدند که بر نهو امیر و گفتند ای خیم بدعت است بجا میروی گفت بچ فرمودند فرود
 آئی راه برو کیفیت دست بریدن ایشان در تفهات الالنس مذکور است و فاته ایشان

در سال سه صد و هیل و سه هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر مصری قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم و استاد ابو بلر و فی و فترانی اند و شاگرد زقاق کبیر باسید الطائفه
 و نویری صحبت داشته اند و فاته ایشان در سال سه صد و هیل و پنج هجری بوده

حضرت شیخ ابو مزاحم شیرازی قدس سره

نام ایشان ابراهیم و بقولی بن ابراهیم است و اصل از نیشاپور باسید الطائفه و در دیم و ابو عثمان
 حیری و ابراهیم خواص صحبت داشته اند و هیل سال مجاور که معظمه بودند درین مدت در حرم بول
 نکردند بجهت تعظیم کعبه و شخصت حج گذارده بودند بیوسته میفرمودند که من سی سال غلام
 بنید بدست خود پاک کرده ام و باین فخر حیکه دند چون مشایخ وقت حلقه میزدند صدر بهانه ایشان
 بودند گویند در موسم حج عجمی آمد که برات من بده که حج گذارده ام به و در رخ خواهم رفت
 یاران تو مرا بتواشارت داده اند که برات بستانم شیخ ساوگی او را دیده داشتند که
 یاران با و مطایبه کرده اند بجزم که محصل استجاب دعاست اشارت کردند و گفتند
 آنجا رفته بگوی یارب اعطینی البراءة یعنی ای پروردگار من عطا کن مرا نجات از دوزخ
 ساعتی نگذشته بود که باز گشت و بدست او کاغذی بخط سبز بران نوشته بودند

حضرت شیخ ابوبکر الداقی رحمه الله

نام ایشان محمد بن داود دمشقی است و گفته اند دینوری الاصل اند اما ساکن بودند به شام مریم
دقاق کبیر اند حضرت سید الطائفة را دیده اند و قتی در بادیه بنالیدند و گفتند آلی از ان خود که
مرادادی بهره من چیزی بردل من آشکارا کن تا جان بیا ساید چیزی برای شان بکشادند و
رازی برای شان افتاد نزد یک بود که تباہ شوند گفتند آلی بپوش که طاقت ندارم آنرا بشنید
وفات ایشان در شام سال سه صد و پنجاه و نه هجری و مدت عمر شریف صد و بیست

سال

حضرت شیخ ابوالحسن بن سالم بصری

آستاد ابوطالب می و مرید سیل بن عبداللہ لستری اند و آخر کسی که از مریدان سیل بن عبداللہ
فوت کردند ایشانند وفات ایشان در سال سه صد و شصت و بحرے بودند

حضرت شیخ ابوبکر مقید قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد بن ابراهیم است و اصل از جرجه آباد از بزرگان مشایخ بودند سید
الطائفة و یوسف بن حسین را دیده اند و با عثمان حیرتی صحبت داشته اند وفات ایشان در
سال سه صد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت شیخ اسمعیل نیشاپوری قدس سره

نام ایشان اسمعیل بن محمد بن احمد اسمعی است جد شیخ عبدالرحمن سلمی اند از جانب مادر از
اصحاب ابوعثمان حیری اند و سید الطائفة را دیده بودند و در حدیث ثقة اند وفات ایشان
در سال سه صد و شصت و پنج هجری یا شش است

حضرت شیخ ابو عمرو بن بخت

نام ایشان محمد بن احمد المقر است با یوسف بن حسین و عبداللہ خراز رازی و مظفر کرمان سکه
و ردیم و حریری و ابن عطا صحبت داشته اند گویند پنجاه هزار دنیا میراث با ایشان رسید
و هم را بر فقر انفق کرده بودند و تجرید احرام حج بستند وفات ایشان در سال سه
صد و شصت و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر بن داود دینوری

کنیت ایشان ابو محمد نام پدر بن عبد الله است اصل ایشان از مری سولد و منشایشان پور بوده
از مشایخ کبار و عالم علوم ظاهر بودند باید الطائفه و محمد بن فضیل بنجی در دیم و سمنون و ابوجو
جرجانی و محمد مام و غیر هم صحبت داشته اند و از کبار اصحاب ابو عثمان حیرمی بوده اند
وفات ایشان در سال ستم صد و پنجاه و سه هجری مکه داده

حضرت شیخ بنده ابن حسین بن محمد بن محمد بن علی از مری

کنیت ایشان ابوالحسن است و اصل از شیراز مرید شیخ شبلی و استاد ابو عبد الله حنفی آمد
و با جعفر حداد صحبت داشته اند از ایشان پرسیدند که تصوف چیست گفتند و قال بعد شیخ الاسلام
گفته اند و قال بعد آنست که هر چه بر دل گذشت که برای او کنی آنرا کنی وفات ایشان در ارجان
سال ستم صد و پنجاه و سه هجری و شیخ ابو ذرعه طبری ایشان را غسل داده

شیخ عبد الله بن علی بن عبد الله بن عمر الکاظمی و فی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عمر و اصل ایشان از کاظمی فارس است مستجاب الدعوات بودند
و از جمله ابدالان و صاحب کشف و کرامات وفات ایشان روز سه شنبه بیست و ششم بهجده
سال ستم صد و پنجاه و سه هجری بوده

شیخ ابن بنده ابن حسین الصوفی الصیرفی

کنیت ایشان ابو الحسین است و از بزرگان مشایخ و از بزرگان طائفه در دیم و سمنون
و ابن عطا و حریری صحبت داشته اند و بسیاری از مشایخ را در یافته و در حدیث ثقه بودند و ایشان
گفتند دور باشید از مشغولی بخلق که امروز در مشغولی خلق سودی نمانده است روزی با شیخ عبد الله
حنیف بن علی بی رسیدند شیخ ابو عبد الله ایشان را گفت پیش روای ابو الحسن
بچه سبب پیش روم شیخ ابو عبد الله گفتند تو شیخ جنید را دیدی که من ندیده ام و این
را از انجوت گفتند که دیدار مشایخ نسبتی است بزرگ این طائفه را و مرتبه ایست بلند
این قوم را که گویند این مرویست فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته وفات
ایشان در سال ستم صد و پنجاه و سه هجری بوده

و با احمد خضویه صحبت داشته بودند صاحب تصانیف اند توریث و انجیل و زبور و دیگر کتب
آسمانی خوانده بودند و دیوان اشعار نیز دارند و گفته اند اگر طمع را بر سرند که پدر تو کیست گویند
در مقدور و اگر گویند پیشه تو چیست گویند کسب کردن ذل و خواری و اگر گویند نهایت تو
چیست گویند نو میدی و فاته ایشان در سال سته صد و هفتاد و هجری بوده و قبر در ترند است

شیخ ابو بلر فر از رحمة الله

نام ایشان محمد بن حمدون الفراس است از جمله شایخ نیشاپور بودند و با ابو علی ثقفی و عبد الله منازل
و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر اهری و مر قش صحبت داشته اند شیخ عمو گفته اند اگر سن ابو بکر فر از را نیند
صوفی نمی بودم و فاته ایشان در سال سته صد و هفتاد و هجری واقع شده

حضرت شیخ ابو اکسین

نام ایشان علی ابن ابراهیم است و اصل از بصره و سالن بودند بغداد حبلی مذهب اند و مرید
شیخ شبلی یفر و مد که هرگز شمس بی اذن سن طلوع نکرده و گفته اند محرکاهی سنا جات کردم که
آئی از سن راضی هستی که سن از تو راضی ام ند آمد که ای کذاب اگر از سن راضی بودی
رضای اطلب نمی کردی و فاته ایشان بر وز جمه ماه ذی حجه سال سته صد و هفتاد و هجری

هجری بوده

حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی

نام ایشان ابراهیم بن محمد بن حمویه است و مولد و مقام نیشاپور مرید شیخ شبلی اند و جامع بودند
میان علوم ظاهر و باطن و حدیث و فقه اند و اسطر را دیده بودند و با ابو علی رودباری و مر قش
و ابو بکر طاهر اهری صحبت داشته اند و در آخر مجا در که منظم گشتند و فاته ایشان در نهایه
مذکور است بخط مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره که در سال سته صد و هفتاد و دو هجری
نوشته اند و بقول امام یافعی و کتاب محاسن الاخبار و در رساله امام قشیری در ماه
رجب الاول در سال سته صد و هشت و هفت است و قول اصح همین است

حضرت شیخ ابو بکر طرسوسی الحرمی

نام ایشان علی بن احمد بن محمد طرسوسی است چندین سال مجا در که معظم بودند ایشان را

حضرت شیخ ابو عبد الله محمد بن مرقی رحمہ اللہ

حافظ و امام بغداد بودند و در حدیث شاگرد عبد الله بن احمد بن حنبل اند رضی الله عنہم سید طائفة
شیخ جنید را دیده بودند و وفات ایشان در ذی حجه سال ستم صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر
در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر قطبی رحمہ اللہ

نام پدر ایشان محمد بن عیسیٰ نیشابوری است جامع بودند میان ظاہری و باطنی حاکم ابو عبد الله گفته
است و چند سال با ایشان صحبت داشته ام گمان میبرم که فرشته برگزیده ای ننوشتہ باشد وفات
ایشان در سال ستم صد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت شیخ ابو احمد قدس الله تعالی سرہ

نام ایشان احمد بن عطاء است از کبار مشائخ شام اند و سامن بودند و در صورت ایشان گفته اند کہ محمد
نوشتن جبل از مرد و برود و روشی گیرد وفات ایشان در سال ستم صد و شصت و پنج هجری است
و قبر در صورت بود کہ الحال آن زمین را آب گرفته

شیخ ابو عبد الله محمد بن دبار می رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن سلیمان صعلوکی الفقیہ و اصل از نیشابور است در شریعت و طریقت امام وقت
بوده اند با شبلی و مرعش و ابو علی نقعی صحبت داشته اند و صاحب ابن عباد گفته کہ ابو سہیل مثل خود
ندیده و مانیز مثل او ندیده ایم ولادت ایشان در سال دو صد و نود و پنج هجری وفات در سال
ستم صد و شصت و پنج هجری بوده و مدت عمر نفاذ و نود سال

شیخ ابو سہیل صعلوکی

کنیت ایشان ابو اسحاق است با سید الطائفة صحبت داشته اند شیخ ابو عبد الله الرحمن سلمی
گفته اند ایشان را گفتم مراد صیتی کن گفتند کاری یکن کہ ازان پشیان شوی وفات ایشان
در سال ستم صد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت شیخ ابراہیم بن ثابت

نام ایشان محمد بن عمر الحکیم است و اصل از ترند آباد مرغ می بودند مرید محمد بن علی حکیم ترمذی اند

کہ کسی را بنو جمال و مال و زہد و سخاوت بحال وفات ایشان در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو القاسم المقرئ

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد المقرئ است برادر ابو عبد اللہ مقرئ انداز مشائخ خراسان بودند و باین عطا و حریری و ابو بکر بن ابی سعدان و ابو علی رودباری و ابو بکر ممشاد دینوری صحبت داشتہ اند وفات ایشان پنج سال و در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری واقع شدہ است

حضرت شیخ ابو بکر کلابادی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم بن یعقوب الکلابا دینجاری است کتاب تعرفت از تصانیف ایشان و بعضی از بزرگان گفتہ اند اگر تعرفت نبود ی تصوف دانستہ نشدی وفات ایشان در بخارا روز جمعہ نوزدہم جادی الاولی سال ستم صد و ہشتاد و بقول ہشتاد و چہار ہجری رومی دادہ

حضرت شیخ ابو ایوب حبشی قدس سرہ

نام ایشان اقبال بودہ و لقب ایشان طاووس الحرمین گویند ہر گاہ بیروضہ مقدسہ حضرت رسالت پناہ صلعم درآمدی و گفتی السلام علیک یا رسول التقلین جواب آمدی و علیک السلام یا طاووس الحرمین و ایشان غلامی بودند حبشی الاصل در وقت بندگی نیز بندگی حق سبحانہ و تعالی اشتغال تمام داشتند و ہمیشہ خواجہ ایشان میلنت از سن چہری بخواہ میبج نمی خواستند و وزی الحجاج بسیار کرد گفتند اگر میخواہی براسے خدا مرا آزاد کن خواجہ گفت کہ من چندین سال است کہ ترا آزاد کردم در حقیقت تو خواجہ بودے و من بندہ پس خواجہ خود را وداع کردہ رومی بنہاد آوردند شصت سال مجاور حرمین شریفین بودند و ہرگز از ہمکس چیز طلب نکردند ہر گاہ میخواستند از کسے سوال کنند با تقی آوردند میداد کہ شرم نمی دارے و کسی کہ بآن پیش ما سجدہ میکنی آزاد میشی غیر ما خواہ گردانے شیخ عمود شیخ ابو العباس بیدار ایشان فرمائی کردند وفات ایشان بیکہ معظمہ است در سال ستم صد و ہشتاد و ستہ ہجری

حضرت شیخ احمد بن ابراہیم المسبوحی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی است و از اجلہ متقدمان مشائخ بغداد بودند با شیخ سری سقطی صحبت

طاؤس المحرمین میخوانند شاکر و ابوالحسن مالکی اند و با ابراهیم شیبان کرمان شاهی صحبت داشته اند و بایشان نسبت درست میکردند وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و چهار هجری بوده و قبر در کوه معصوم است

حضرت شیخ عبد الواحد بن علی السیاری

ایشان شاکر و خواهرزاده ابوالعباس سیاری اند روزی صوفیان را دعوت کردند و آنها را به مشغول بودن یکی از ان میان بهو ابر شد و ناپدید گشت و هرگز پیدا نیامد سرای خود را بر صوفیان وقف کردند و درین کار صد و هفتاد و وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ عبد الله برقی رحم

اسل ایشان از برق مضافات خوارزم است و در بخارا متوطن شده اند و در فقه و شعر و لغت و نحو و علم معرفت امام بودند وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و شش هجری رومی داد

حضرت شیخ ابوالنضر سراجی

نام ایشان عبد الله بن علی الطوسی است و لقب طاؤس الفقیر ادق صانیف بسیار دارند از انجمله کتاب لمع است در علم تصوف مرید ابو محمد مرتضی اند و سر می سقط و سیل تستری را دیده بودند در شب زمستانی آتش میسوخت و در معارف سخن میرفت ایشان را هلاکت پیدا آمد و بریان آتش خدای را سجده کردند و رومی ایشان را از آتش آسیب ز رسید از ان سوال کردند گفتند کسیکه بدرگاه او آید رومی خود در نیمه باشد آتش رومی او را نتواند سوخت وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر ایشان در طوس است گفته اند هر جنازه که از پیش خاک من بگذرد ایند مغفور بود و یک بار من بشارت اهل طوس بخانه ما را از پیش مرقد ایشان میدادند

حضرت شیخ ابوقاسم رازی قدس سره

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد است متوطن نیشاپور بودند و با ابن عطاء محمد بن الحواری و ابوالعلی رودباری صحبت داشته اند مثل نخی گفته اند چهار چیز در ابوالقاسم جمع است

حضرت خواجہ محمد بن عمار الشیبانی قدس سرہ

اصل ایشان از سخنانست شیخ عبد الله خفیف را دیده بودند و شیخ الاسلام حضرت خواجه عبد الله انصاری در ایام طفولیت ایشان را دیده اند و خواجه یحیی فرموده اند که بعد از امای ما عبد الله بن شمسند و محمدان و بتدعان را بر اه آورد هم شیخ الاسلام گفته اند که رسوم علم را بهرات خواجه یحیی آورد وفات ایشان در سال چهار صد و دویست بود

حضرت شیخ عثمان بن ابی عمیر و باقلائی

از بزرگان این قوم بوده اند گویند که هیچگاه از خانه خود بیرون نیامدند مگر برای نماز جمعه و
درختی چند از خرمادر خانه داشتند که قوت ایشان از آن بود و وفات ایشان در ربیعال ثانی
و در روز دهم مدت عمر هشتاد و چهار سال

حضرت شیخ ابو علی دقاق

نام ایشان حسن بن محمد بن ذوق است مرید شیخ ابوالقاسم نصرآبادی بودند و بسیاری از شاخ
را دریافته بودند استاد ابوالقاسم شیرازی داماد و شاگرد ایشان بودند روزی پیرایه مجلس ایشان
در آمد نهیست آنکه از توکل چیزی پرسد و شیخ دستاری نیکو بر سر داشتند دل آن به پیران
میل کرد گفت ایها الاستاد توکل چه باشد گفت آنکه طبع از دستار مردم کوتاه کنی و دستار
را باو دادند وفات ایشان به نیشاپور بوده در ماه ذی قعدة سال چهارصد و پنجاه و بقولی
چهارصد و شش بی

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی

نام ایشان محمد بن حسین بن محمد بن موسی السلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشائخ اند
تصانیف ایشان بعد رسیده مرید شیخ ابوالقاسم نصر ابادی مرید شیخ شبلی و شیخ ابوسعید
ابوالخیر قدس الله سره بعد از وفات سیر ابوالفضل از دست شیخ ابوعبد الرحمن خرقة پوشیده اند
و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی که در نقاشات الاشیاء در ذکر بعضی از مشائخ آورده اند که
فلان از طبقه اولی است فلان از طبقه ثانی از کتاب طبقات ایشان است و فائز ایشان
در ماه شعبان چهارصد و دوازده هجری واقع شده

داشته اند گفته اند ایشان بایک پیر بن وردای و فیلینی بی آیه زکوه و کوزه برد از حج می کردند
و در تمام راه بغداد تا مکه معظمه بهوی سبیل میگذرانیدند وفات ایشان در شعبان در سال صد
و هفتاد و شش هجری بوده و مدت عمر هشتاد و سه سال

حضرت شیخ ابوالحسن بن سمعون

نام ایشان محمد است و لقب ناطق بالحکمه و مشهور اند باین سمعون از مشایخ بغداد و معاصر شیخ
شبلی بودند این سمعون گفته اند هر سخنی که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که از فکر
خالی است سبوت و هر فکر که از عبرت خالی است لهوت و شیخ الاسلام گفته اند باین سمعون
نیک نیم چرا که حضری استاد و مرامیر بنانید و هر که استاد در ار بنانید و قوا از ترنجی سگ به از تو بود
و ولادت ایشان در سال صد هجری بوده و وفات در جمعه پانزدهم ذیقعد یازدهم حرم در
سال صد و هشتاد و شش یا هفت هجری است و ایشان را در خانه که می بودند دفن
کردند بعد از سی و نه سال خواستند که گورستان نقل کنند کفن ایشان همچنان تازه بوده

حضرت شیخ ابوطالب ملی

نام ایشان محمد بن علی بن عطیه الحارثی است و منشاء مکه معظمه است مرید شیخ ابوالحسن بن
ابی عبداللہ احمد بن سالم البصری اند وفات ایشان در جمادی الاخره سال صد
و هشتاد و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابویر السوسی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم الصوفی السوسی است در شام متوطن بوده اند و صاحب خب ارق
و کرامات و وفات ایشان بدشتی در ماه ذی حجه سال صد و هشتاد و شش واقع شده

حضرت شیخ ابوالقاسم دینوری و عطا

نام ایشان عبدالصمد بن عمر بن اسحاق است در فقه و حدیث و زهد و ورع و مجاهد نفس
و صدق امام وقت خود بودند قوت ایشان از اجرت کوفتن ادویه عطاران بود وفات
ایشان روز شنبه بیست و چهارم ذی حجه سال صد و نود و هفت هجری واقع شد
و قبر نزد یک قبر امام احمد فضل است قدس سره

و خوارق و کرامات بسیار بعد از وفات از ایشان ظاهر گشته و میگردد که ابو جی شمس الدین شمس الدین
شهادت ایشان در سال چهارصد و نوزده هجری بوده و قبر در قبیله بربانج است و حج کشیری هر سال
در روز عرس زیارت روضه ایشان معلمهای بسیار از اطراف و اکناف هندوستان جمع می شوند و
نذر و نیاز بسیاری بر بند

حضرت شیخ الاسلام سیاه قدس سره

اینکه ایشان در روز وفات شیخ الاسلام العباس قصاب و احمد نصر معاصر بودند و به انشاء ابو علی توفیق
صحبت داشته اند در ابتدای دهقانی میگردند سی سال روزه داشتند چنانچه کسی مطلع نه شد
شخصه بایشان گفت بیکس باشد که عیب خلق دارند گفتند باشد گفت پس الله تعالی اسائر العیوب
نبود شیخ گفتند خوش را از من بپوش فی الحال آن مرد اس گرد و جامه او پاره شد و برهنه
گشت تفرع و زاری نمودند تا دعا کردند آخر بحال خود باز آمد وفات ایشان بی مرد و در شعبان
سال چهارصد و بیست و چهار هجری بوده

حضرت شیخ الاسلام ابن شریک مارگازرونی

نام ایشان ابراهیم و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابو علی سینا
بن محمد الفیروز آبادی الاکار است و ابو حسین جعفر را دیده اند و در حدیث گفته بودند معاصر بودند
با صاحب کشف المحجوب لیکن ملاقات واقع نشده یکی از وزرا بنا به شیخ ارادت تمام داشت هر چند عهد
کرد شیخ از و چیزی قبول نکردند بنیام شیخ فرستاد که چون چیزی قبول کنی از برای تو چند بنده را
آزاد کردم و ثواب آنرا بخواهیم شیخ فرمودند که بنیام بمن رسیده و مشکری کوئی تو آزاد کردم
لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست مذہب من بنده گردانیدن آزادانست بهرمانی
و احسان وفات ایشان در ذیقعد سال چهارصد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ الاسلام منصور محمد الانصاری قدس سره

پیر شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری اند و مرید شریف حمزه عقیل و حدیث ابو المنظر تریندی
کرده بودند شیخ الاسلام گفته اند که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که در همه عالم بگشتی چون پر خود
ندیدی و هم گفته اند که بهتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و رنج بردم در اعتقاد و آئین

حضرت شیخ ابو سعید مالینی

نام ایشان احمد بن محمد بن اسمعیل بن حفص است و اصل از مالین و آن موضعی است از توابع
هرات از بزرگان این قوم اند و در حدیث ثقه بودند و کثافت عالم را سیر نموده اند و نسبت
بسیاری از مشایخ رسیده اند و وفات ایشان در مصر شوال سال چهار صد و دوازده هجری بوده است

حضرت شیخ ابو الحسین بن احمد حرانی

نام ایشان علی است شاکر گوئی و محقق علدی اند از مشایخ خرم بودند و ایشان را کتابی است
متبر بهجه الاسرار نام که در آن خوارق و احوال حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر حلی نوشته اند
وفات ایشان در سال چهار صد و چهار هجری بوده

حضرت شیخ عبداللہ طاقی

نام ایشان محمد بن فضیل بن الطاقی سجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران حیرتی و از
استادان و پیران شیخ الاسلام اند و وفات ایشان در غره ماه سال چهار صد و شانزده
هجری است و قبر در هرات واقع است

حضرت شیخ ابو عبد اللہ داستانی

نام ایشان محمد بن علی داستانی و لقب شیخ المشایخ نسبت ارادت ایشان به واسطه
شیخ عمر بظامی که برادر زاده و مرید حضرت سلطان بایزید بظامی اند میرسد و از اقربان
شیخ ابوالحسن خرقانی اند و وفات ایشان در ماه رجب سال چهار صد و هفده هجری است
و مدت عمر پنجاه و نه سال

حضرت شیخ ابو منصور صفهانی قدس سره

از کبار مشایخ زمان و بزرگان صوفیه بودند و وفات ایشان در ماه رمضان سال چهار
صد و هزده هجری بوده

شیخ سالار مسعود غازی قدس سره

شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که از سرداران و غازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اند
در اوائل اسلام در هندوستانی فتوحات بسیار نموده بدرجه شهادت رسیده اند

خدمت درگاه زقوت به علت توانائی و شفا هم تودهی پیارب تو به فضل خویش بتان دیده و از حضرت شیخ پرسیدند که تصوف چیست فرمودند آنچه در سرداری بهانی و آنچه در کف داری باری و از آنچه بر تو آید سخنی و بایشان گفتند که فلان کس بر روی آب میرود و فرمودند سهل است بزغنی و صوفیه بزیار آب ببارود گفتند فلان کس در هوا میرود و گفتند زغنی و کسی نیز در هوا می پرواز گفتند فلان در یک لحظه از شهری بشهری میرود و گفتند شیطان در یک نفس از مشرق بمغرب میرود این چنین چیزها را بس قیمتی نیست مردانست که در میان خلق نشیند و آ دوست کند وزن خواهد و با مردم در آمیزد و یک لحظه از خدای خود غافل نباشد و آ دوست حضرت شیخ رو یکشنبه غه محرم سال سه صد و پنجاه و هفت وفات ایشان در شب جمعه چهارم شعبان سال چهار صد و چهل و هجری و مدت عمر شریف ایشان هزار ماه است حضرت شیخ وصیت کرده بود که این ابیات را پیش جنازه مانجوانید ابیات خوب تر اندر جهان از آنچه بود کار به دوست بر دوست رفت یار یار به آن همه اندوه بود این همه شادی به آن همه گفتار بود این همه کردار به وقبر در منته است

حضرت شیخ عمود قدس سره

کنیت ایشان ابو اسماعیل است و نام احمد بن محمد بن حمزه صوفی شیخ ابو العباس نهادندی لقب ایشان عمود کردند مشایخ بسیاری را خدمت کرده بودند و با شیخ الاسلام صحبت داشتند و کمال یگانگی در میان یکدیگر بوده وفات ایشان در رجب سال چهار صد و چهل و یک هجری است و مدت عمر فرمود و سال و قبر و گاه هرات است نزدیک مسجد جامع

حضرت شیخ ابو عبد الله ما کرم الله

نام ایشان علی محمد بن عبد الله است و معروف باین بابیه در جوانی شیخ ابو عبد الله خفیه دیده اند و با استاد ابو القاسم قشیری و شیخ ابو سعید و شیخ ابو العباس نهادندی ملاقات کرده بودند وفات ایشان در شهر از سال چهار صد و چهل و دو هجری است

حضرت شیخ ابو الحسن بروری رحمه الله

نام ایشان علی بن محمود بن ابراهیم است از کبار مشایخ وقت بودند مرید شیخ ابو الحسن خضری اند

از پدر خود آموخته بودم و قات ایشان و راه شعبان سال چهار صد و سی و هجری بوده و قبر ایشان در بلخ نزدیک قبر شریف حمزه عقیله است

حضرت شیخ ابوسعید بن ابوالخدیج قدس سره

نام ایشان فصل الله است و اصل از مهران خراسان سلطان وقت و سرور اهل طریقت و پیشوا
 زمره حقیقت بودند و صاحب علوم ظاهر و باطن و مشرف القلوب و همه اهل آن زمان منور ایشان بودند
 نسبت ارادت ایشان به شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی است و ایشان مرید ابوالنضر سرلیج
 و ایشان مرید ابوجعفر نقاش و ایشان مرید سید الطائفة حضرت شیخ جنید بغدادی و بعد از قوت
 پیر ابوالفضل حرقه از شیخ عبدالرحمن سلمی پوشیده اند و بجهت حل بعضی مشکلات یکسال با شیخ
 ابوالعباس قصاب آملی بودند و گویند شبی شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمدند چون فصد کرده
 بودند رگ کشاده شده بود و شیخ ابوسعید از آن حال خبردار شدند از زاویه خود پیش شیخ
 رفتند و دست ایشان را شسته به بستند و جامه را فرو و آورده جامه خود پیش ایشان داشتند
 شیخ گرفته پوشیدند و شیخ ابوسعید جامه را شسته و خشک کرده پیش شیخ آوردند شیخ
 اشارت کردند که پوش شیخ ابوسعید پوشیده بزاویه خود رفتند چون با داد اصحاب حاضر
 شدند جامه شیخ ابوالعباس را در بر شیخ ابوسعید و جامه شیخ ابوسعید را در بر شیخ ابوالعباس
 دیده متعجب شدند شیخ ابوالعباس فرمودند دو شل تار هارفت و همه نصیب این جوان بنگ
 گشت مبارکش باد و حضرت شیخ ابوسعید را اشارتیکه در تصوف بسیار است و این از آنجمله
 است رباعی جسم هم اشک گشت و چشمم بگریست نه در عشق تو بی چشمم هم باید زریست نه
 از من اثری نماند این عشق از چیست نه چون من همه معشوق شدم عاشق کیست نه در راه گمانی
 نه کفر است و نه دین نه یک گام از خود بدون نه در راه بی بین نه ای جان جهان تو راه اسلام
 گزین نه باارسیه نشین و باخود نه نشین نه تار و سه ترا بدیدم اے شیخ طراز
 فی کار کنم نه روزه دارم نه نماز نه چون با تو بوم مجاز من جمله نماز نه چون بی تو بوم
 نماز من جمله مجاز نه و این رباعی نیز از حضرت ایشان است بجهت تب مجرب است
 که بر کاغذ نوشته بربند در باغی ای در صفت ذات تو حیران که و مه نه در جمله جان

سظم و متبرک نفاس ریح مسکون و رین شهر بهم میرسد و امروز جمیع اولیاء و صلحاء و علما و فضلا است
و مزارات متبرک که بسیار دارد و از مردم صحیح العقول شنیده شد در یک محله طلا که از محلات این
شهر است قریب به نسی هزار حافظ قرآن مجید از مردوزن و ضمر و کسیر پیش از دوابی که درین شهر
شده بوده اند و اکنون نیز در آن محله حافظ بسیار اند و فوات ایشان در سال چهارصد و سیصد و شصت
و بقولی شخصت و چهار بجزی بوده و قبر در میان شهر لاهور مغربی قلعه واقع شده و خلعتی انبوه بر
جمعه به زیارت آن روضه منوره شرف میگردند و مشهور است که هر که پهل شب جمعه یا چهل روز
بهیم طواف روضه شریفه ایشان بکند هر حاجتی که داشته باشد بمحصول می انجامد فقیر نیز
به زیارت روضه منوره ایشان و والدین و خال ایشان شرف گشته

حضرت شیخ ابوالقاسم شیرازی قدس سره

نام ایشان عبدالحکیم بن هوازن القشیریست از مشایخ خراسان و رساله قشیری و تفسیر طهارت
الاشارات از تصانیف ایشان است مرید و داماد شیخ ابوعلی دقاق و استاد شیخ ابوعلی فاری
اند و صاحب کشف کجوب گفته است که امام قشیری را از ابتدا اے مالش پرسیدم گفت
وقتے مرنگے می بایست از بهر روزن خانه هرنگ که سیکر فتم موم میشد می انداختم و فوات
ایشان در رجب الآخر سال چهارصد و شصت و پنج هجری بوده

شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس سره

کنیت ایشان ابواسمعیل است و نام پدر ایشان ابو منصور محمد الانصاری و لقب شیخ الاسلام
و هر جا که در نفحات الانس و این کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شده مراد ایشانند مرید پدر
خود اند و اصل ایشان از بهرات است و از فرزندان ابو منصورست انصاری ابن ابو
ایوب انصاری که صاحب رعل رسول صلعم بوده اند دست انصاری در زمان خلافت
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ با حق ابن قیس بخراسان آمده و بهرات ساکن
شدند شیخ الاسلام از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در زمانه
خود بگانه بوده اند فرمودند که اول مراد در بیرستان زنی کردند چون چهار ساله شدم مرا
در دیرستان بالینی کردند چون نه ساله شدم المانوشتم از قاضی بانصورت و از

باشیخ عبدالرحمن سلمی صحبت داشته اند و ایشان فرموده اند که با هزار شیخ صحبت داشته ام و از هر یک حکایتی یاد دارم ربطا روزی بایشان منسوب است که برای پیر خود ابو الحسن حضری بنا کرده بودند وفات ایشان در رمضان سال چهارصد و پنجاه و یک هجری روی داده و دست عمر شتاد و پنج سال است

حضرت شیخ پیر علی جویری قدس سره

کنیت ایشان **ابو محمد** است و له پدر عثمان ابن ابی علی الجلالی النفری و ایشان صاحب بودند چنانچه درین باب میفرمایند که شیخ من جنیدی مذہب بودند و میگفت که سکر باز نگاه کو در کمال حال است و صحیفه گاه مردان و منکه علی بن عثمان الجلالی ام بر موافقت شیخ خودم که کمال حال صاحب سکر باشد و کمترین درجه اندر صحواز رویت باز ماند که بشریت بود پس صحوی که آفت نماید بهتر از سکر است که عین آن آنست بود مرید شیخ ابو الفضل بن حسن انصاری و ایشان مرید شیخ و ایشان مرید شیخ شبلی اند و شیخ ابو القاسم گرگانی و شیخ ابو سعید ابو انخیر و شیخ ابو القاسم قشیر و بیماری از مشایخ را دیده اند و حنفی مذہب بوده و اصل ایشان از غزنین است و جلاب و همجویر دو محله است از محلات شهر از غزنین است که انتقال کرده اند از یکی به دیگری و قبر والد بزرگوار ایشان در غزنین است و مسجدی که خود ساخته بودند محراب آن نسبت بمسجد دیگر اهل به سمت جنوب است گویند علای آفتاب درین باب اعتراض کردند روزی همه راجع نموده خود امام شده در آن مسجد نماز گذاردند و بعد از نماز بمحضران گفتند که نگاه کنید که کعبه کدام سمت است حجابها از میان برخاست و کعبه مجازی نمود و از گشت و قبر ایشان موافق مسجد ایشان است و قبر والد ماجده نیز در غزنین است متصل تلج الاولیاء که خال پیر علی جویری اند و خانوادہ ایشان خانوادہ زید و تقوی بوده و حضرت پیر علی جویری را تصانیف بسیار است آقا کشف المحجوب مشهور و معروف است و پنجکس را بران سخن نیست و مرشدی است کمال در کتب تصوف بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نموده و خوارق و کرامات زیاده از حد و نهایت و بارها بر قدم تجرید و توکل سفر کرده اند و بعد از سیاحتی بسیار در دار السلطنت لاهور رسید و اقامت در زیند اهل آن دیار همه مرید و متقدما و گشتند و لاهور شهرت است

مثل تفسیر یا قوت التاویل که جمیل مجلد است و احیاء العلوم و جواهر القرآن و بیسیار سعادت
و غیر هم و برادر امام احمد غزالی اندگویند چون کتاب منحول تصنیف کرده پیش حضرت امام الحرمین
که استاد ایشان بودند بر ذمه امام الحرمین گفتند تو زنده در گور کردی یعنی این کتاب تو
مصنفات مرا پوشید و لادت ایشان در سال چهارصد و پنجاه و فات در چهاردهم
جمادی الاخری سال پانصد و پنجاه هجری و مدت عمر شریف پنجاه و چهار سال و
قبر در بغداد است

حضرت شیخ ابوالحسن خرمی

نام ایشان احمد بن جعفر است بابیاری از مشایخ صحبت داشته اند و صاحب مقامات بلند
و کرامات ارجمند بوده اند گویند در سالی که ایشان کنج نمی رفتند نیز ایشان را مردم
در عرفات می دیدند فات ایشان در سال پانصد و هفت هجری ردی داده است

حضرت حکیم سنائی غزوی رحمه الله

کنیت ایشان و نام ابوالمجد محمد و دین آدم است از کبرای شعرای صوفیه و مرید خواجہ یوسف
همدانی اند و با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابنای عسم اند چون در حدیقه حکیم بعضی ابیات
نامعقول و الحاقی است و از استماع آن در دل این فقیر انخاری بهم رسیده بود روز یک
بغزنین داخل میشد بخود قرار داده بود که بزیرت جمیع اکابر آبخامش رفت گردد الا حکیم همان
شب پیش از آنکه داخل شود بخواب دید که در زیارت مزارات مشایخ غزنین است و ملاحظه
میگوید که این قبر حکیم سنائی است چون آبخامش رسید قبری از سنگ سفید دید که بر آن نوشته اند
هذا قبر حکیم سنائی و درین شبهه دارد که سنی نیز نوشته بودیانه چون چنین مشاهده شد فهمیده که
اشارات بآنست که حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد همان قبر به سنگ سفید برداشتی که در
خواب دیده بوده مشاهده نمود و یقین شد که آن ابیات الحاقی بدهندیان مبتدع است
و فات ایشان در سال بسب و پنجاه هجری است و همین تاریخ بر قبر ایشان نوشته اند

حضرت شیخ ابو عبد الله جوینی قدس سره

نام ایشان محمد بن حمویه است از جمله مشایخ خراسانند و از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی و بلعلوم

چار روزی و چهار ده ساله بودم مرا به مجلس به نشاندند و من در دبیرستان ادب خرد بودم که شعر عربی میگویم چنانچه دیگران حسدی بردند و اشعار ایشان از شش هزار بیت عربی بیش است و گفته اند یک لک بیت اشعار عربی دارم و گفته اند که من سه صد هزار حدیث یاد دارم با هزار هزار اسناد و گفته اند که هیچکس بر دوزگار من آن نکرده که من اگر دست بر اندام خود نهادم می گفتند این حبیب است آن را حدیثی داشتم و گفته اند من از سه صد تن حدیث نوشته ام همه سنی بوده اند و صاحب حدیث فرموده اند که قاضی ابراهیم باخرزی مرا گفت الله تعالی را بخواب دیدم گفتم خداوند اینده کی بتو رسد گفت انگاه که او را هیچ مانع نماند که او را از من باز دارد ولادت ایشان روز جمعه وقت غروب آفتاب ماه شعبان در فصل بهار سال سه صد و نود و شش هجری وفات ایشان در نهم رجب سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و پنج سال و قبر در گاه زرگاه هرات است

حضرت شیخ ابوالحسن بنجار رحمه الله

از بزرگان مشایخ بوده اند و در دگرگی میکردند و در قندری بودند بروشی که ایشان را کسی نمی شناخت وفات ایشان روز جمعه دوم ماه ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر هشتاد و چهار سال

حضرت شیخ ابونصر الرومی النخاجی بادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن احمد بن ابی جعفر است و اصل از کرمانست گویند سه صد پیر اخلاصت کرده و صحبت دارند علیه السلام و در حریم دینیت المقدس و غیره ریاضتها کشیده اند وفات ایشان در سال پانصد هجری بوده و قبر در خانچه باداست و مدت عمر یکصد و بیست و چهار سال

حجة الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی

کنیت ایشان ابو حامد است و لقب زین الدین اصل ایشان از طوس بوده و دانشا و ایشان در تصوف شیخ ابو علی فارندی است جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و در وقت خود اهل علم و مجتهد بودند در مذاهب امام شافعی رحمه الله و صاحب تصانیف بسیار

که از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بایشان رسیده بود و در آن طاعت میکردند و امور گشتند که آن خرقة را بحضرت شیخ جام رسانند فرزند خود شیخ ابوطاهر را وصیت کردند که بعد از وفات بیچند سال جوانی نوخا بلند بالای و از شوق چشم احمد نام بخانقاه تو در آید و تو در میان باران نشسته باشی البته آن خرقة را با و بده بعد از وفات حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر بشیخ ابوطاهر بخواب دیدند که والد ایشان با جمعی از یاران تعبیل می روند و پرسیدند یا شیخ چه تعبیل است فرمودند تو نیز برو که قلب اولیا میرسد چون روز دیگر شیخ ابوطاهر در خانقاه خود نشسته بودند جوانی به آن صفت که شیخ فرموده بودند درآمد شیخ ابوطاهر در حال دریافتن اعزاز و اکرام تمام نمودند اما چنانچه مقتضای بشریت است تفکر گشتند که خرقة پدر را چون از دست بدیم حضرت شیخ جام گفتند ای خواجه در امانت خیانت روانها شد شیخ ابوطاهر را دقت خوش ش برخواست آن خرقة را بدست خویش بحضرت شیخ جام پوشانیدند گویند که آن خرقة را بستن دوتن از مشایخ پوشید بودند آخر بحضرت شیخ خواله شد و نه از آن کس ندانست که آن خرقة چه شد ایشان با شیخ ابوطاهر گرد صحبت داشته اند خواجه مود و وحشتی را نسبت ارادت بخدمت حضرت شیخ بوده از حضرت شیخ پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم و بشنید ایشان دیده از بیکس مثل این حالات که از شما ظاهر میشود و نه شده فرمودند که مادر وقت زیاده هر ریافته که دانستم که اولیای خدا کرده اند بجا آوردیم و بران مزید نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه بخواهد ایشان داده بود یکبار به احمد داد و ولادت ایشان در سال چهار صد و پهل و یک هجری و وفات در سال پانصد و سی و شش هجری بود و مدت عمر شریف نود و پنج سال و قریب موضع خبر و بجا آمد

حضرت شیخ ابوالعباس بن عریف

هم ایشان احمد بن محمد الصنهاجی اندلسی است جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی چون میدان و مقتضای ایشان بسیار شدند سلطان وقت را براسه در دل پدید آمد ایشان را بکنور طلب داشت و در مراکش رحلت نمودند سال پانصد و سی و

ظاهر و باطن اگر استه بودند وفات ایشان در سال پانصد و سی و هجری بوده و مدت عمرشان
فوق سال

ت عین القضاة همدانی قدس سره

نام و کنیت ایشان ابو الفضل عبد الله بن محمد المیاخی است و لقب عین القضاة و اصل
ایشان از همدان است و باباشیخ محمد بن حمویه و امام احمد غزالی صحبت داشته و خوارق و
کرامات عجیبه مثل احواء و امات بسیار از ایشان بظهور رسیده و فضائل و کمالات از
تصانیف عربی و فارسی ایشان ظاهر است وفات ایشان در سال پانصد و سی
و سه هجری بوده

حضرت حجة الانام شیخ الاسلام حضرت شیخ احمد جام قدس الله سره

کنیت ایشان قدوه امام ابو نصر است و نام پدر ایشان ابوالحسن و اصل ایشان از صفیه
نامق که از قولنج جام است قطب و غوث وقت مقتدا ی اهل طریقت و راهنمای سالکان
حقیقت و یگانه زمانه خود بودند و از فرزندان حریر بن عبد الله النجلی اند که ایشان را حضرت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه یوسف این است نام کرده بودند و حضرت شیخ از می
بودند و در سست دود سالگی تو خیق یافته بکوه رفتند و بعد از هیزده سال ریاضت و چهل سالگی
ایشان را میان خلق فرستادند و ابو اب علم لدنی بر ایشان گشاده گشت زیاده از سه صد کاغذ
در علم تو حید و معرفت و علم سر و حکمت تصنیف کرده اند که بیج عالم و حکیم بران اعتراض نکرده است
و این تصانیف همه آیات و احادیث موید و موافق است و اشعار عالی در تصوف نیز
دارند و چهل و دو فرزند حق سبحانه و تعالی بحضرت شیخ کرامت فرموده بود سی و نه پسر و سه
دختر و والده اکبر بادشاه که جد و الا ماجد این فقیر انداز اولاد حضرت شیخ بودند و بعد از وفات
چهارده پسر و سه دختر اند و این چهارده پسر همه عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات
بوده اند و در شصت و دو سالگی می فرمودند که تا حال صد و هشتاد هزار مرد بر دست من توبه
کرده اند و شیخ طبر الدین عیسی که از فرزندان ایشانند در کتاب رموز الحقائق آورده
که تا آخر عمر بر دست پدرم ششصد هزار کس توبه کرده اند و شیخ ابوسعید ابو الخیر خرقه داشتند

عبد القادر باز و برآمد باز تلج الحارثین بیرون کردند غوث اعظم امر نمودند باز آنحضرت در آن
مرتبه سوم تاج الحارثین از منبر فرود آمده اند شیخ عبدالقادر را در کنار گرفتند میان دو چشم
ایشان بوسه دادند و حاضران مجلس را گفتند برخیزید و تعظیم کنید که این دلی خدای است
و گفتند ای اهل بغداد امر اخراج او را از برهانست او کردم بلکه از برای آنکه شما و ابشاسید
بغرت میبود که بر سر او فوری می بینیم که شعاع از مشرق و مغرب گذشت است بعد از آن فرمود
ای شیخ عبدالقادر امروز وقت ماست و درین نزدیکی وقت خواهد شد فردس هر کس را
کند و خاموش گردد و اگر فردس تو که تا قیامت در بانگ خواهد بود دست آنحضرت را گرفته
گفتند ای شیخ عبدالقادر مرا وقتی خواهد بود چون آن وقت بیاید مرا یا دکنی و سجاده و بیهان
و تسبیح و کاس و عصای خود شیخ عبدالقادر دادند شیخ عمر نیز از گفته تسبیح که شیخ تاج الحارثین
ابنوث الثقلین داده بودند چون آنرا بر زمین می نهادند یگان یگان و آن خود می گشت و آن کاس
را چون کسی میخواست که بدست گیرد خود می جست و بدست آن شخص می آمد وفات ایشان
بعد از پانصد هجری بوده و قبر در موضع طلینا که از مضافات بغداد است واقع شده
و مدت عمر هشتاد و سه و هجده روز است

حضرت شیخ عدی ابن مسافر الشامی النکابری قدس سره

با حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و شیخ جاد دیاس که پیر حضرت
غوث الثقلین و با شیخ عقل سخی صحبت داشته اند کرامات و خوارق عالیه از ایشان ظهور
آمده و چون در شام خلق بر ایشان جمع شدند از انجائیل مکاره که از توابع موصل است
زادیه بنا کرده عزالت گزیدند و مردم آن دیار همه مرید و متقد گشتند و حضرت غوث الثقلین
شیخ عبدالقادر رضی الله عنه فرمودند اول بار که بقدم تجرید از بغداد عزیمت حج کردم
جوان بودم تنها میرفتم شیخ عدی بن مسافر پیش آمد و نیز جوان بود پرسید
کجا میردی گفتم بکه گفتم سیل صحبت داری گفتم من بر قدم تجریدم گفتم من
نیز بر قدم تجریدم با هم روانه شدیم روزی دیدم که باریه جمشیه رحما الله پیدا شد
بر قمی بر سر پیش من بایستاده و تیز تیز در روی من نگرست پس گفتم ای جوان از کجائی

شیخ عبدالسلام بن عبدالرحمن بن ابی الرجال تخمی الاشلی
 کنیت ایشان ابو الحکیم است کتب علوم صوری و معنوی نموده بودند و کتاب شیخ الاسلام
 از مولفات ایشان است وفات ایشان در سال پانصد و سی و شش هجری بوده و قبر در
 مراکش برابر قبر شیخ ابو العباس بن عریف است

حضرت شیخ ابوالیمان بن محفوظ القرطبی

معروف اند باین نحواری صاحب مقامات و حالات علیه و در علم ظاهر و باطن کامل بودند
 و مرید بسیار داشتند وفات ایشان در سال پانصد و پنجاه و یک هجری بوده

حضرت شیخ الشیوخ عبدالادل بن شعیب السجری الهردی قدس سره

کنیت ایشان ابو الوقت است مقبول خواص و عام و جامع ظاهر و باطن بوده اند و در حدیث
 شاگرد جمال الاسلام داود دی اند و صحبت حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری
 رسیده اند و از خراسان به بغداد رفتند و عمر بسیار یافتند ولادت ایشان در ماه ذیقعد سال
 چهارصد و پنجاه و شست وفات در رباط فقیر روز نبداد و ذیقعد سال پانصد و پنجاه و ست هجری
 بوده و قبر ایشان در شونیزه متصل بغداد متصل قبر شیخ رویم است و حضرت قطب بانی
 جنوب سجانی غوث الفلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ امامت نماز جنازه
 ایشان کردند

حضرت تاج العارفین ابوالوقا قدس سره

نام ایشان کاکیش است از کبار ریشاخ و بزرگان این قوم و قدوه اولیا المل و مرید شیخ
 شنبکه اند و در ارشاد طالبان آیت بودند شیخ علی بیته شیخ بقای بن بطو و شیخ عبدالرحمن
 طغونجی و شیخ مطربا البارزانی و شیخ اجد کردی و شیخ جاکر و شیخ احمد بن نعلی از مریدان ایشان
 اند نقل است از شیخ علی بیته و شیخ اجد کردی رحما اللہ کہ روزی شیخ تاج العارفین بالا
 منبر در خطا بودند کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ در مجلس ایشان حاضر شدند
 و در میان ایام بغداد آمده بودند و آوردن جوانی ایشان بوده شیخ تاج العارفین قطع
 کلام کردند و گفتند این جوان را از مجلس بیرون برید و بچنان کردند باز در وعظ شدند شیخ

تشیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الرفاعی قدس سره

از اولاد اجداد حضرت امام موسی کاظم اند و نسبت خرقه ایشان بیوج واسطه حضرت شیخ سبلی
 میرسد حضرت غوث الثقلین را دیده اند و در ایام عبیده بطالح سکونت داشتند صاحب
 کشف و کرامات و مقامات طویه و بسیار بزرگ و شافعی مذهب بودند ابوالحسن علی که خواهرزاده
 ایشانند گفتند روزی بر در خلوت ایشان نشسته بودم که آواز کسی شنیدم چون نظر کردم
 پیش خال من شخص نشسته بود که آن را هرگز ندیده بودم ساعتی با هم سخن گفتند پس
 آن شخص از روزی که در دیوار حضرت شیخ بود بیرون آمد و چون برق در هوا بگذشت
 پیش سیدی در آمد و می پرسیدم که این مرد که بود فرمودند او را دیدی گفتیم دیدم
 گفتند اد کسی است که خدای تعالی بحر محیط را بوی محافظت میکند و یکی از رجال اربعه
 است سه روز است که مهاجر شده است اما خبر ندارد گفتیم یا سیدی ای سبب مجوری
 چیست گفتند در یکی از جزایر محیط مقیم است آنجا سه شبان روز متصل باران بارید
 بخاطر او گذشت که کاش این باران در آبادانی می بارید بعد از آن استغفار کرد بسبب
 این اعتراض مجبور شد من گفتیم یا سیدی او را بمجوری خبر دار ساختی گفتند نه شرم دانستم
 گفتیم اگر فرامی من او را خبر دار کنم گفتند میکنی گفتیم آری گفتند سر بر گیان خود فروکش چنان
 کردم آوازی بگو ششم رسید که یا علی سر بر آ سر بر آوردم خود را در یکی از جزایر بحر محیط دیدم
 حیران شدم بر خاستم و اندو گین بر ختم و آن مرد را دیدم و بر و سلام کردم و آن قصه را
 بگفتم سوگند ز من داد که هر چه ترا بگویم چنان کن قبول کردم و گفت خرقه مراد را گردن من
 و برابر روی در زمین میکش و منادی میکن که این ست سزای کیسکه برخدا اے تعالی
 اعتراض کند خرقه در گردن او کردم خواستم که بکشم باقی آواز داد که ای علی گذار که ملاک
 آسمان بر اے او بزاری در آمده اند و گریان شده اند خدا اے تعالی از او شنود گشت
 بعد از شنیدن آن آواز بنحو دشدم چون بنحو باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم
 دانستند انستم که چون آمدم و چون رفتم روزی در مجلس شیخ احمد رفاعی سنا حضرت
 شیخ عبدالقادر رضی الله عنه مذکور می شد شخصی بطریق انکار گفت بس کن سیدی بجانب او

گفتم از عجم گفست امروز مرا در سرخ انگندی گفتم چه آنست همین لحظه در بلاد حبشه بودم
 مرا مشاهده افتاد که خدای تبارک بر دل تو تجلی کرد و عطا فرمود ترا آنچه عطا نموده و مثل آن غیر
 ترا از آنها که من دانم خواستم که ترا ببینم و بشناسم و گفست امروز در صحبت شما ام و در شب با شما افطار
 خواهیم کرد و روان شد او در یک طرف دادی میرفت و مالک طرف و چون شب شد طبقه از هوا
 فرود آمد بر آن شش نشان با سر که در پیرای آن جاریه گفت فکر خدای را که اگر ارام کرد مرا و همان
 مرا هر شب دونان فرود می آمد ما شب برای هر یک دونان بعد از آن سه ابرق آب فرود آمد
 بیا شما می دم در لذت و علاوت به آبهای زمین مانند نبود پس همان شب آن جاریه از ما جدا شد
 و یافت چون بکه رسیدیم شیخ حدید اورطوات تجلی واقع شد و بخود دینا و چنانکه بعضی می گفتند
 که به مرد ناگاه دیدم که آن جاریه پیش سر او ایستاده است و میگوید زنده گردانا و ترا آنکس که
 میرا دیده بعد از آن در طواف مرا تجلی واقع شد و از باطن خود خطاب می شنیدم و در آخر
 آن با من گفتند که ای عبد القادر تجربه را بگذارد و تفرید تو معین را لازم دارد و براس
 نفع مردم بنشین که ما را بندهای خدا هستند که میخواهم ایشان را بر تو بر دست تو بشارت
 قرب خود برسانم ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که
 بر سر تو از نور خیمه زده اند و تا آسمانها گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود
 در تو خیره مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند میدارند و بعد از آن جاریه بر رفت دیگر او را
 ندیدم وفات شیخ عدی در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر ایشان در جبل
 بنکاریه است

حضرت شیخ ماجد کریمی رحمه الله

مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا اند صاحب کشف و کرامات بودند جمع کثیری از ایشان بهر
 مند شدند و از معتقدان حضرت غوث الثقلین بودند و زری شخصی بخدمت شیخ ماجد
 آمد گفت اراده که مغظمه دارم بر قدم تجرید شیخ کوزه خود را با عطا نموده فرمودند هرگاه
 تشنه شوی آب شیرین و هرگاه گرسنه گردی تلقان با شکر آیمه ازین کوزه پدید آید و فایده
 ایشان در سال پانصد و هشت و یک هجری بوده و قبر در جبل حرمین است

وفات ایشان در سال پانصد و هشتاد و هفت هجری و مدت عمر شریف سی و هفت و یاسی و شش سال بود

حضرت ریخ جاگیر قدس ۳۰

اصل ایشان از کرستان است و متوطن نواحی سامره بودند شیخ تاج العارفین ابو الوفا طایفه خود را بدست شیخ علی بن ابی بخت ایشان فرستاده بودند و تکلیف حضور نه کردند و گفتند که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جمله مریدان من گردانند خدای عز و جل او را بمن بخشید حضرت غوث الثقلین را دریافته بودند و صاحب کرامات عالییه بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری و قبر در نواحی سامره است

شیخ عبدالرحیم مغربی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد و اصل از مغرب زمین است از سادات حسنی و اعیان مشایخ مضر و صاحب کرامات و مقامات علییه بودند و دوزی شیخ طهارت میکردند شخصی بنده مست ایشان آمده التماس نمود که شیخ به آبی که طهارت نموده بودند اشارت کردند و از آن آب بخورد و حالیکه از سبب شده بود باز یافت و ایشان میفرمودند که شیخ عبدالقادر از اعیان دنیا و اوتان وجود است وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده است و مدت عمر هفتاد سال و قبر در موضع قنی واقع شده که از توابع بصره است

حضرت شیخ ابوعلی بن مسلم قدس سره

از کبار مشایخ عراق اند و صاحب تاریخ یا فنی نوشته که ایشان از جمله ابدالان بودند و در تجرید بحال داشتند همیشه مراقب و گریان می بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده و مدت عمر نود سال

حضرت شیخ نظام کنجی قدس سره

مولد ایشان کنده است و عالم بوده اند بعلوم ظاهر و باطن و از مریدان انجی فرخ ریحانی اند و عمر گرانمایه از اول تا آخر به قناعت و تقوی و عزت گذرانیده اند و صاحب کشف و کرامات بوده اند و از ملاقات سلاطین اجتناب داشته اند و کلمه سلاطین را بنده مست ایشان

به غضب نگاه کردند فی الحال آن شخص برودیدی فرمودند که اگر قدرت است که مناقب شیخ
عبدالقادر تواند بیان کرد که بر تبه او تواند رسید او شخصی است که در یک جانب او دریای
شریعت و در یک جانب او دریای حقیقت است هر جا که میخواهد غوطه میزند و برادران و مریدان
خود را وصیت میکردند که چون به بغداد بروییش از شیخ عبدالقادر کسی را نه بنید چه در ایام حیات
و چه بعد از وفات که او از حق تعالی عهد گرفته است هر که بغداد و در آید و مرایارت نکند
احوال او مسلوب گردد میفرمود که حسرت بر کسی که حضرت شیخ عبدالقادر را ندیده وفات ایشان
روزی بخشنده و دوازدهم جمادی الاولی سال پانصد و نهداد و هشت هجری بوده و بعضی گفته
که در سماع از دنیا رفته اند و مدت عمر هشتاد سال تجاوز بود و قبر در قریه ام عبده بطالح
است

حضرت شیخ حیوة بن قیس الحارانی قدس سره

صاحب اوصاف جمیله و مقامات جلیله و از اجله اکابر و مرجع مشایخ کبار بودند و حضرت عوث
را در یافته شیخ ابو الحسن قریشی فرموده اند چهار کس میدانم از کبار مشایخ که در قبور خود تصرف
نیکند چنانچه ایا شیخ معروف کنی و سید محی الدین عبدالقادر جیلی و شیخ عقیل تمیمی و شیخ
حیوة حارانی قدس الله تعالی اسرار هم وفات ایشان در سلخ جمادی الآخر سال
پانصد و هشتاد یک هجری بوده و قبر در موضع حران است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی المقتول رحمه الله

نام ایشان نجیب بن حبش است در حکمت مشائیان و اخراقیان تبحر بودند بعضی از مشایخ ایشان
را منسوب بعلم سیمیا و بعضی بخلل در عقیده و اعتقاد فلاسفه متهم میداشتند چون به طلب رسیدند
علما به قتل ایشان فتوی دادند و بعضی گویند در حبس نغمه کردند و بعضی گویند قتل و صلب کردند
و بعضی گویند بجز ساختن میان انواع قتل چون زیارت عادت داشتند اختیار کردند که
بگرسنگی بکشند و اهل طلب در شان ایشان مختلف بودند بعضی بالحا و وزندقه نسبت
میکردند و بعضی به کرامات و مقامات می ستودند و مولانا عبد الرحمن جامی
قدس سره فرمودند علم بر عقل غالب بود باید که عقل بر علم غالب باشد

حضرت شیخ ابواسحاق اعزب قدس سره

نام ایشان **ابو محمد** است و از **شیخ ابوالحسن** صاحب **کرامات** و **کرامات** و **کرامات** عالم جامع پان علوم ظاهری و باطنی و شافعی و مذهب بود و نهجست غلبه استغراق اکثر مراقب می نشستند گویند سال رو بجانب آسمان نه کردند اگر شیر می آمد و سر بر پای شیخ می مالید و ایشان میفرمود که شیخ عبد القادر رسید ما ست امام صدیقان و محب عارفان و قدوه سالکان است و قات ایشان در سال شش صد و نه هجری بوده و قبر در بطالع است

حضرت شیخ ابوالحسن

کنیت ایشان ابو الحسن و نام علی بن حمید الصعیدی خوارق بسیار و کرامات بسیار از ایشان ظاهر شده پدر ایشان رنگریز بوده و میخواست که پسر نیز رنگریزی کند و ایشان را گران آمد و بخدمت صوفیه رفت و آمد داشتند و روزی پدر ایشان آمده دید که جامه های مردم را رنگ نه کرده اند در غضب خند و در دکان تنار ای بسیار بود و هر یکی رنگی چون غضب پدر را دیدند همه جامه ها را اگر در یک تنار نهادند غضب پدر زیاد شد گفت جامه های مردم را ضائع کردی هر یک رنگی خواسته بودند تو همه را در یک رنگ کردی شیخ ابو الحسن دست در تنار کرده همه را به یکبار بیرون آوردند هر یکی را آن رنگ شده بود که صاحبش خواسته بود و چون پدر آن بدید به سلوک راه صوفیه باز گذاشت و از رنگریزی منذور داشت و قات ایشان در پانزدهم شعبان سال شش صد و دو هجری بوده و قبر در رمی است از

و تابع مصر

حضرت شیخ ابن صبلغ رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است صاحب اسرار و مبارکات و کرامات و خوارق در زمان خود از مشاهیر بود و بصحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جلی رسید و اند و فائده ها گرفته اند مرید شیخ علی هبتی بودند و ایشان مرید تاج العارفین ابو الفا و ایشان مرید شیخ ابو محمد شنیکی و ایشان مرید شیخ ابو بکر بطالعی قدس الله اسرارهم و خفته که حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه و واقع بشیخ ابو بکر بطالعی داده بودند و از شیخ علی بن هبتی بایشان رسیده از ایشان غائب شد

رجوع بود و حق تعالی شیخ را در سخن قدرت تمام داده بود و اشعار ایشان تمام حقیقت کشف و بیان معارف است و این از جمله اشعار شیخ است ابیات چون بعد جوانی از بر تو نبه در کس نرفتم از بر تو نبه همه را بر دم فرستادی بمن نمی خواستم تو میدادی بنه چونکه بر در گه تو گشتم پیر بنه زانچه تر سید نیست دستم گیر بنه وفات ایشان در سال پانصد و نود و شش هجری بوده و قهر در گنجینه است

حضرت شیخ عبداللہ القرشی الہامی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم است صاحب کرامات و مقامات بلند عالم معلوم ظاہری و باطنی بوده اند و در زمان خود قهر تمام داشتند و صحبت شیخ صباغ رسیده بودند و وفات ایشان در سال پانصد و نود و نوبه هجری روی داده

حضرت شیخ

لقبت ایشان ابو محمد بن ابی نصر است مرید سراج الدین محمود بن خلیفہ اندو با شیخ ابو نجیب سروردی در سماع صحیح بخاری شریک بودند و تصانیف بسیار دارند از انجمله تفسیر عرکس است که در آن بس نکات دقیق و اشارتہاے لطیف مندرج است و در وجد و ذوق و استغراق حالت تامی داشتند و پنجاه سال در جامع عتیق شیراز وعظ گفتند و مجلس نهادند گویند و را در آخر عمر از وجد و سماع باز ایستادند شیخ ابو الحسن گرد و یہ گفته در دعوت بعضی صوفیہ با شیخ روز بہان یکجا شدیم و بر حقیقت حال او مطلع نبودم در خاطر مآمد که در علم و حال از او زیادہ ام بر سر من مطلع شد گفت ای ابو الحسن این خطرہ را از خود دور کن کہ امروز بیکس بار و ز بہان برابر نیست و او بگاہ زمان خود است وفات ایشان در نصف محرم سال شش صد و شش هجری رکوداده

حضرت شیخ روز بہان بقلہ

صحبت و اخضر علیہ السلام بودند و نصرت سال از خانه کہ در شیراز داشتند جز بہ اداس نماز جمیعہ و کفایت مہبات بیرون نیامدند و در علم و تقوی کامل بودند و وفات در آخر محرم سال شش صد و شش هجری

و سکونت ایشان در مصر بود از فیله بنی سعد اند و قصیده ناصیه فارسیه از ایشان است چون این قصیده را تمام کردند شبی پیغمبر علیه السلام را بخواب دیدند که از ایشان می پرسیدند قصیده خود را تمام کرده چه نام کردی گفتند لوانح الجنان در دوانح الجنان فرمود اند نظم السلوک نام کن بجنان کردند که حضرت رسالت پناه صلعم فرموده بودند وفات ایشان در دوم جمادی الاولی سال شش صد و سی و دو بجزی رود داده

حضرت شیخ اوصد الدین الکرامی قدس سره

مرید شیخ رکن الدین بنجاسی آمد و ایشان مرید شیخ قطب الدین ایبری و ایشان مرید شیخ ابوالعباس عبدالقادر سرودی اند قدس الله اسرارهم و به صحبت شیخ محی الدین عربی رسیده اند گویند ایشان از امشاه که جمال ظاهری سیل تمام بود شیخ شمس الدین تبریزی از ایشان پرسیدند که در چه کاری گفتند ماه را در طشت آب می بنیم فرمودند اگر بر قنادیل نه داری چرا بر آسمان نمی بنی و بیش مولانا جلال الدین رومی گفتند شیخ اوصد الدین شام باز بود اما پاکباز بود و مولوی فرموده کاش کردی و گذشته وفات ایشان در سال شش صد و سی و پنج بجزی رود داده

حضرت مولانا شمس الدین تبریزی

نام ایشان محمد بن علی بن ملک داده است گفته اند که هنوز در مکتب بودم بین آرایع آل جمال و برین میگذاشت از عشق سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نمی شد و اگر سخن طعام می گفتند بدست سر منع آن میکردم مرید شیخ ابوبکر سله باف تبریزی اند و بعضی گویند که مرید بابا کمال خجندی بودند و بعضی گویند مرید شیخ رکن الدین بنجاسی اند و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرموده اند احتمال دارد که به صحبت همه رسیده اند و از همه تربیت یافته باشند مولانا جلال الدین رومی که گمانگی و یک جنتی با ایشان بوده و همیشه با هم صحبت میداشته اند و در اشعار خود همه جاهتایشان ایشان کرده اند و اکثر در خلوت روز و شب بصوم وصال می نشسته اند وفات ایشان در سال شش صد و چهل و پنج بجزی بوده است

شیخ ابوالنسیف جمیل بخینی قدس سره

از کبار مشائخ و بزرگان این قوم صاحب کشف و کرامات اند و اوایل از قطاع الطرق بودند

وفات ایشان در سلخ ذیقعد و سال شش صد و نوزده هجری بوده و قبر در بابا یعقوبی است

حضرت شیخ یونس بن یوسف سیانی

طائفه یوسیه بایشان منسوب است صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند وفات ایشان در سال شش صد و نوزده هجری بوده

حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی حمیه الشمد

کنیت ایشان ابوان است و نام علی صاحب معارف و اسرار و احوال و مقامات عالی بودند و ایشان اندک گفته اند چهار کس را شناسم از ادویه خدای که در قبور خود تصرف میکنند چنانکه زند ما شیخ محی الدین عبدالقادر جلی و شیخ معروف کرخی و شیخ عقیل متینی و شیخ حیوآه بن تیسر خراسانی این مقدمه در ذکر شیخ حیوآه نیز مذکور شده وفات ایشان در سال شش صد و نوزده هجری بوده

حضرت شیخ فریدالدین عطاو

اصل ایشان از قریه گدکن است از مضافات نیشاپور و هشتاد و پنج سال در نیشاپور بوده مرید شیخ محمدالدین بغدادی اند و در ابتدا توبه بردست شیخ رکن الدین آکاف کرده اند و صحبت بسیاری از اکابر شلخ را در یافته اند و بعضی گفته اند که او یسی بودند صاحب وجد و سماع و از بزرگان صوفیه اند مولانا جلال الدین رومی فرموده اند که نور منصور بعد از صد و پنجاه سال بر روح فریدالدین عطار تجلی کرده و مرئی او شد و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی گفته اند آن قد اسرار توحید و حقائق و ذوق که در شغفیات و غزلیات عطار است در سخنان هیچ یک ازین طائفه یافته نمی شود کتاب تذکره الاودیا و آلهی نامه و بیسرنامه و منطق الطیر از تصانیف ایشان است ولادت ایشان در شعبان سال پانصد و سیزده وفات در سال شش صد و هفت هجری بوده در دست کفار در سن یک صد و بیست و یک سالگی بدرجه شهادت رسیده اند

حضرت شیخ ابن فارص المصری

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شرف الدین و نام عمر بن فارص الحموی ولادت

ابن احمد بن عمر بن اسماعیل بن شیخ ابوعلی دقاق است قدس الله ارداهم و شیخ عبداللہ بلیانی
خرقه را از پدر خود دارند و پدر ایشان به چهار واسطه از شیخ ابو نجیب سمرودی و به صحبت زاهد
ابوبکر حمدانی پیوسته از ایشان نیز زهره تمام حاصل نموده اند و پدر ایشان میگفته اند که من آنچه
از خدا می خود خواسته بودم بعد از الله دادند و آنچه بر من بمقدار در کجکشانند بر او مقدار در داد
کشادند و شیخ از بزرگان و موحدان این طائفه و صاحب کرامات بلند مقامات ارجمند بودند
فرموده اند که بیک آه که بر آرم صد هزار چون منصب حسین پیدا کنم و شیخ فرموده اند که در روز
نه نماز و روزه و ایامی شب است این جمله اسباب بندگی است درویشی نه رغبتیدن است
اگر این حاصل کنی واصل گردی و این رباعی از اشعار ایشان است رباعی ناهق بد و چشم
سرخ بینم مردم پند از پای طلب می نشینم مردم پند گویند خدا چه چشم سرتوان دید پند آن ایشانند
چشم مردم پند وفات ایشان روز عاشور سال شش صد و هشتاد و شش هجری واقع شد

حضرت شیخ لیس المغری السود قدس سره

ایشان کسب جامی را ستر حال خود ساخته بودند اما از اهل کرامت و ولایت بوده اند امام
محمی الدین نوادی از جمله مریدان و معتقدان ایشان بودند و به صحبت و خدمت ایشان تبرک
می جستند وفات ایشان در ربیع الاول سال شش صد و هفتاد و هفت هجری بوده
و مدت عمر هشتاد سال

حضرت شیخ عقیق الدین تلمسانی

نام ایشان سلیمان بن علی است بعضی از فقهای ایشان را بنام فخر و الحاد منسوب داشتند اما صوفیه
بزرگ داشتند و حضرت مولانا ابی عبدالرحمن جامی فرموده اند که هر که اندک چاشنی از مشرب
این طائفه چشیده باشد که سخن او در شرح منازل السائرین که تصنیف شیخ الاسلام است به
قدر بنی بر فوائد علم و عرفات است گویند که مجلس سماع حاضری شدند و رغبت تمام بآن شدند
و خود نمودند وفات ایشان در سال شش صد و نود و هجری بوده است

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمه الله

لقب ایشان مشرف الدین و نام مصلح الدین بن عبداللہ است و تخلص سعدی در علوم

روزی در کمین قافله شسته انتظار می کشیدند شنیدند که با قتی میگوید ای آنکه چشم بر قافله دارم
و دیگری را چشم بر تست درویشان این اثر عظیم کرده توبه نمودند از ان عمل باز ایستادند و صحبت
شیخ ابن الاطعمینی رسیده به مرتبه ولایت فائز گردیدند بعد از ان شیخ کبیر علی مدل رسیده التماس
صحبت کردند و شیخ قبول فرمودند روزی برای بهیضم بصحرای رفتند و دراز گوش باخود بردند چون
جمع کردند بهیضم مشغول شدند شیری دراز گوش را بدرید چون بهیضم آوردند که بار کنند دیدند که شیر
دراز گوش را کشته روی بشیر کرده گفتند که بهیضم خود را بر چه بار کنیم سوگند بعزت
مبعود که بر پشت تو بار خواهیم کرد بهیضم را جمع کرده بر پشت بشیر نهادند او را رانده تا نزد یک شهر
آوردند بعد از ان گفتند هر جا خواهی برو و وفات ایشان در سال شش صد و پنجاه و یک

هجری رومی داده

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی

نام ایشان علی بن عبد الله و اصل از مغرب از سادات حسینی اند و ساکن بودند در اسکندریه
جمع کثیری آنجا به صحبت ایشان پیوسته اند از کبار اولیای و عظمای مشائخ بودند گفته اند یکبار
هشتاد و روز گرسنه بودم در خاطر می گذشت که مرا ازین کار فیهی نباشد ناگاه زنی دیدم که از غار
بیردن آمد بنایت خوبروی گوئیاری او نور آفتاب بود و میگفت نحسی هشتاد و روز گرسنه بود
ایستاده ناز بر خدای تعالی میکند بمل خود و شش ماه بر من گذشته که طعامی نه چشیده ام
گویند اول یکسکه قهوه خور و ایشان بودند وفات ایشان در سال شش صد و پنجاه و چهار
ما شش هجری بوده در راه که منظمه در محرابی که آب شور داشت چون ایشان را آنجا نرسیدند

برکت ایشان آب آن سرزمین شیرین گشت

حضرت شیخ علی انصاری قدس سره

از مشائخ کبار عراقی اند و صاحب مقامات جلیه شهادت ایشان در سال شش صد و پنجاه
و شش هجری بوده

حضرت شیخ عبد الله لیلیانی قدس سره

لقب آقا و اولیای الملل اوحد الدین و نام پدر ایشان ضیاء الدین مسعود بن محمد بن علی

اسبوع طواف میکردند وفات ایشان در رمضان سال هفتصد و هفت هجری بوده و مدت علم ایشان
نود سال بتجاوز پادشاه عصر از سعادت مندی و کمال اخلاص که نحمدت ایشان داشت جنازه شیخ
باردوش خود گرفت

حضرت شیخ شمس الدین قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد و تاهمی صوفی است جلای مذهب بوده اند وفات ایشان در سال هفتصد
و یازده هجری روسته داده

حضرت شیخ عماد الدین رحمه الله

نام ایشان احمد بن شیخ الحرایمه ابراهیم بن عبد الرحمن است و اصل از واسطه در علم تصوف تصانیف
بسیار دارند وفات ایشان در هفتصد و یازده سال هجری بوده و مدت عمر پنجاه و چهار سال

حضرت شیخ سلمان ترکمان قدس سره

در دمشق بوده اند کم میگفتند و کم از جای بر میخاستند و کم می گفتند و علمای ظاهیر با علما است و بزرگی نیازند
سلوک بایشان میکردند با وجود آنکه در راه رمضان چیزی نخوردند و غارت نیکند از دکانها و اطفال بر
منیبات بسیار داشتند و انظار استر مال خود ساخته بودند وفات ایشان در سال هفتصد و چهارده هجری

حضرت شیخ نجم الدین قدس سره

نام ایشان عبد الله بن احمد بن محمد الاصفهانی است صاحب مقامات و مناقب عالییه شاکر و
ابو العباس المرسی الشاذلی و مدتی مجاور کوه منظمه بودند وفات ایشان بکوه منظمه در جادی الاثرب
سال هفت صد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر بقا دشت سال

حضرت شیخ اوحده الصفهانی

گویند ایشان از جمله اصحاب شیخ اوحده الدین کرمانی اند و بر سر پایی جام داشتند جام جم از ایشان است
و اکثر اشعار ایشان در تصوف و حقیقت است و این بیت نیز ایشان است بیت اوحده شمس سال
سختی و بیفتاشی رو نیک بختی دیدند وفات ایشان در سال هفتصد و سی هجری بوده و قبر در مراغه تبریز است

حضرت مولانا محمود زاهد مرغابی قدس سره

لقب ایشان جلال الدین است در علوم ظاهر شارح مولانا نظام الدین هرزی اند و بخت متا

ظاهر و باطن و نظم و شریعت و کمال و مجاورت شریفه شیخ ابو عبد الله خفیف بوده اند قدس الله سره
 باره از زیارت حرمین شریفین پیاده رفته اند و اکثر اقامت را گشته اند و بند و ستان رسیده
 بت سومات را شکسته اند و صحبت شیخ شهاب الدین سرور دی و بسیار سے از اکابر برادر یار
 اند و در بیت القدس و بلاد شام مدتی سقائی کرده اند و قتی با یکی از اکابر سادات فی الجمله
 و گوی و قی شکران شریف حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب وید که او را اعتبار کم دارند
 چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواست و تصایف ایشان همه مشهور و مقبول است
 و این از جمله شعرا ایشان است غزل من ندانستم از اول که تو بیهوده وفائی به عهد نابستن از آن
 به که بندی و نه پائی به گفته بودم چو بیای غم دل با تو بگویم به چه بگویم که غم از دل برود و تو
 بیای به دوستان عیب کنده که چه اول به دادم به باید اول به گفتن که چنین خوب چرانی
 شمع را باید ازین خانه بردن و کشتن به تا که همایه نه اند که تو در خانه مائی به وفات ایشان
 شب جمعه ماه شوال سال ششصد و نود و یک هجری بوده و قبر در بیرون شهر
 شیراز است

حضرت شیخ حسن بلغاری قدس سره

اصل ایشان از نخجوان است و صاحب جذب و مقامات عالییه بوده اند و نسبت ارادت
 ایشان به دو واسطه به شیخ ابو انجیب سرور دی میرسد در سن سی سالگی نائب شده در یک
 در آمده اند و اکناف عالم را سیر نموده اند و وفات ایشان در سال ششصد و نود و هشت
 هجری بوده و مدت عمر نود و سه سال و قبر در خراب تبریز است

حضرت شیخ ابو محمد مرجانی

نام ایشان عبد الله بن محمد است و اصل از مرجان مغرب زمین ابواب علوم الهی و انوار بانی
 بر روی ایشان کشاده بود و از بزرگان این قوم اند و وفات ایشان تونس سال ششصد
 و نود و نه هجری بوده

حضرت ابن مطرف اندلسی

کنیت ایشان ابو عبد الله است و مجاور که منظم بوده اند و روایت داشته اند که به تبار نوژی پناه

غز

چرا نه در پی عزم و یار خود باشم	چرا نه خاک ره کوی یار خود باشم
غم غریبی و غربت چو بر نغم تا بزم	به شهر خود روم و شهر یار خود باشم
ز محرومان سه ابرده وصال شوم	ز بنده گان خداوندگار خود باشم
چو کار عمر نه پیدا است باری آن اولی	که روز واقعه پیش نگار خود باشم
بود که لطف ازل زهنمون شود حافظ	و اگر نه تا به ابد شهر سار خود باشم

و بموجب این فال بی تامل و ایهامان به سرعت روانه شده بلازمت ایشان شرف گشتند و تقضرا بعد از شش ماه اکبر بادشاه فوت کردند و ایشان بادشاه شد بدین فقیر بدست حضرت جهانگیر بادشاه دیده که در حاشیه دیوان حافظ این مقدمه را نوشته اند و فات ایشان در سال هفت صد و نود و دو هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت مولانا ظهیر الدین خلوی قدس سره

جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن مولانا زین الدین ابابکر تابیادی میفرمودند امر و زور زیر فلک مثل ظهیر الدین نبیند انهم مرید شیخ سیف الدین در سال هفت صد و هشتاد و سه هجری بوده و قبر شیخ در مزار خلوتیان بر سر تل گازرگاه است و فات ایشان در سال هشت صد هجری و قبر در جوارق شیخ سیف الدین است

حضرت شیخ لعل خجندی قدس سره

بسیار بزرگ و صاحب حال بودند و خود را در لباس شعر و ستاعی پوشیده میداشتند و ترک و تجرید ایشان بکمال بوده چنانچه گویند در تبریز زاویه داشتند که در اینجا بسر می بردند چون بعد از فوت ایشان آنجا دیدند بغیر از بوریای که بران می نشستند و سنگی که زیر سرمی نهادند چیز دیگر نبود و فات ایشان در هشت صد و سه هجری بوده و قبر در تبریز است و بر قبر ایشان این بیت نقش کرده اند بهیست کمال از کعبه رفتی بر در یار و هزارت آفرین مردان رفتی

حضرت مولانا محمد شمعین

مخلص ایشان مغربی است مرید شیخ اسماعیل سی اندویش اسماعیل از اصحاب شیخ نور الدین عبدالرحمن

سنت و شریعت بمرتبه عالی رسیده بودند در تقوی و دور جہد بلخ نیمه وفات ایشان در ماه
دیجہ سال ہفتصد و ہفتاد و ہشت ہجری بودہ و قبر در مرغاب ہرات است

حضرت مولانا زاہد مرغابی رحمۃ اللہ

نام پدر ایشان شیخ علی بن شیخ ابو بکر بن شیخ احمد بن شیخ محمد شاہ بن شیخ محمود بن شیخ سہیل تابایا دی
است و تابایا دی است از قولین جام در علوم ظاہر شاگرد مولانا نظام الدین ہر دی بودہ اند
اما بواسطہ متابعت سنت و آداب شریعت ابواب علم باطن برایشان مفتوح گشت و کرامات
و مقامات عالیہ از ایشان بظہور آمد و ادیسی بودند از روحانیت شیخ احمد جام و پیوستہ زیارت
روضہ حضرت می نمودند و در مدت ہفت سال پیادہ و پاسبی برہنہ از تابایا دیہ روضہ متبرکہ کہ ایشان
قرآن خواندہ میرفتند از برکت روحانیت حضرت شیخ بطلب اقصی در مرتبہ اعلی فارغ گشتند حضرت
خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرہ چون بہ مجلس ایشان رسیدند مولانا حضرت خواجہ پرستید
کہ چہ نام دارید خواجہ فرمودند کہ بہاؤ الدین نقشبند گفتند از برائے ما نقشے بہ بندید خواجہ
فرمودہ اند کہ آدمیم کہ نقشے بہریم و دوروز با ہم صحبت داشتند و حضرت تہو مجاہدان
انار اللہ بران کمال اخلاص و ارادت و رخصت مولانا داشتند بلکہ مولانا مربی صاحب قرآن
بودند وفات ایشان نیمہ روز پنجشنبہ سلج محرم الحرام سال ہفت صد و نو و یک ہجری
بودہ و قبر در موضع تابایا دی است

حضرت خواجہ حافظ شیرازی

نام ایشان محمد است و لقب شمس الدین حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرمودند با وجود آنکہ معلوم
نیست کہ بظاہر دست ارادت بہ پیری دادہ باشند اما ایشان را سان الغیب گفتہ اند
و آثار حقائق و معارف در دیوان ایشان بسیار است و در تذکرہ عبد القادر بدلوئی از
خدمت شیخ نظام الدین انتی نقل کردہ است کہ خواجہ حافظ مرید حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند اند و اکثر آقا ملی کہ از دیوان حقیقت بیان ایشان نمودہ میشود موافق مطلب می آید
چنانچہ جاگیر بادشاہ کہ در ایام شاہزادہ گی بسبب آزر دگی والد خود مجدداً شدہ در آلہ آبادی بود
و تردد داشتند در ایکہ بلازست پدر عالیقدر برزدیانہ دیوان حافظ را طلب نمودہ فال کشاندند و این فال آمد:

شیخ زین الدین خوانی رحمه الله

کنیت ایشان ابو اسحاق بود و در علوم ظاهری و باطنی و از اوصیای آخرت و توفیق
برجاء شریعت و متابعت سنت یافته بودند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند که متابع
سنت بزرگترین کرامتی است پیش این طائفه و شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین عبد
قریشی مصری اند و ایشان مرید شیخ سیف کورانی و ایشان مرید شیخ تاج الدین حسن خمشیری در
ایشان مرید شیخ محمود اصفهانی و ایشان مرید شیخ عبد الصمد نظری و ایشان مرید شیخ علی برغش و
ایشان مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گویند در آخر حیات ایشان را داروی رسیده
که شبانه روز بالکل از خود غائب بودند و چون از ان غیب ایشان را باز آوردند قریب یکسال
خاموشی بر ایشان غالب بود و سخن کم میگفتند و وفات ایشان در شب یکشنبه دوم شوال سال
هشت صد و سی و هشت هجری بوده و بعد از وفات ایشان سه جافعل کرده الحال قبر شیخ در
هرات است نزدیک عیدگاه و عمارت عالی در آن ساخته اند

حضرت سید برج الدین

لقب ایشان شاه مدار هست و مرید شیخ محمد طینور شامی نسبت ارادت ایشان بسبب کبر سن
یا جهت دیگر به شیخ یا شش واسطه بجزرت رسالت پناه مسلم میرسد و غرائب احوال و عجائب اطوار
و مقامات بلند و کرامات ارجمند داشته اند و بزرگی حضرت شاه مدار زیاده از آنست که در
تحریر و تقریر آید گویند دو از ده سال طعام نخوردند و لیا سیکه یکبار ی پوشیدند دیگر احتیاج
شستن نمی شد و همیشه سفید و پاکیزه میماندند و شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که ایشان در مقام
صمدیت بودند و آن مرتبه سالکان است و از جهت جمال بکمال که حق تعالی بایشان عطا
فرموده بود هر که نظر بر روی مبارک ایشان افتادی بس بی اختیار سجود کردی و از بخت
همیشه برق بر روی خود می انداختند و وفات ایشان هفدهم جمادی الاولی سال هشت صد
و چهل هجری بوده و قبر ایشان در موضع کن پور که از توابع قنوج است واقع شده و هر سال
در ماه جمادی الاولی که عرس ایشان است قریب به پنج شش لک آدم مرد و زن منتهی
و کثیر از اطراف و جوانب هندوستان در آن روز به زیارت روضه شریف ایشان

اسفرانی و از معاشران و مصاحبان شیخ کمال مجتهدی بوده اند وفات ایشان در سال هشت صد و نهم هجری است و مدت عمر شصت سال و این غزل نیز از جمله اشعار ایشان است غزل

<p>از جنبش بحر قدم برخاست موج بیدد و ز موج بحر بیکران صحر او دریا شد عیان اندر جهان بیدد و امد احد نبود ولی لیکن جهان جسم و جان گریخته شد از درایمان اندر سرای لم یزل باشد ابروین ازل اندر یکی صد بین نماند و صد یکی را بین عیان من بر مثال ما نیم افتاده از دریا بردن وقت سست کان خوشید بادان ماه مانا بیدما آن آفتاب مشرقی پیداشد در مغرب</p>	<p>و ز موج دریای ازل برست صحرای ابد صحرایقین دریا شود چون یابد از دریاد در خط ملک صد احمد بود عین احد بر روی بحر بیکران باشد چه در دریاد سر در هم آرد دانه از پیش بر خیزد عدد از صد کی گفتم بدان صدر از یک یک از صد باشد که موجی در رسد باز مبدریا در کشد از برج دل طالع شود از اندرون سر بزند گر مغربی را آئینه پنهان نباشد در نهد</p>
---	---

حضرت شاه قاسم اسم الوار قدس سره

اصل آن بسادت آب از ازربا بجانست مولد و منشأ تبریز و راد اهل حال نسبت ارادت
 شیخ صدرالدین اردبیلی داشتند بعد از ان بصحبت صدرالدین علی یمنی که از مریدان او طایفه
 کرمانی بودند رسیده اند و در احوال پیوره حضرت خواجه بهاؤالدین نقشبند را دیدند و با ایشان
 صحبت داشتند و یوان اشعار ایشان ششگل برحقائی و معارف و اسرار است و در باب
 مریدان ایشان ایشان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره فرمودند که فقیر بعضی از
 ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده اکثری از ربه دین اسلام خارج بودند و بدائره ایت
 و تمام دن بشرع و سنت داخل فرموده اند که می تواند بود که چون فتوح و نذر و بسیار
 میرسید و مهمه را صرف نگر و مریدان و درویشان می شده و اصحاب نفس و هوا را مقصود
 در اینجا حاصل بوده بدین جهت جماعه بیا باک نیز خود را در زمره مریدان ایشان داخل ساخته
 باشند و آن سیادت منزلت این همه پاک بودند و مریدان حضرت شاه مدان نیز در هندوستان
 این حال دارند اکثری بیا باک وفات ایشان در سال هشت صد و نهم هجری بوده و قمر و زجر و جام است

از عزیزان که در آنوقت بودند به مجلس ایشان حاضر میشدند معارف و لطائف خواجہ را استمعان میکردند در آشنای و عظم و مجلس سماع خواجہ را وجدی عظیم میرسید و صیحاتی بسیار میزدند و مجلس را اثر میکرد و اکثر محبت ایشان چیزی که در خاطر کسی میگذشت آنرا برده می که غیر ادکس نه داشته آنها را بنمود و فات ایشان در روز ثنبه بمست و ششم جادعی الاولی سال هشت صد و شصت و سه هجری بوده و قبر در هرات نزدیک مسجد جامع قریب مزار نقیہ ابو یزید مرعی است

مولانا شمس الدین محمد رومی

اصل ایشان از قریه روم است و آن بر تہ فرسنگی هرات واقع شدہ از کبار مریدان مولانا سعد الدین کاشغری اند و ہم بنیرہ حضرت مولانا می جامی ایشان گفتند کہ مرا ہمیشہ آرزو ہے آن بسود کہ پیغمبر صلعم را بخواب دهم روزی بخدست والدہ خود رفتم ایشان کتابی در پیش داشتند و میخواندند کہ ہر کس این دعا را شب جمعہ چند بار بخواند پیغمبر صلعم را بخواب بیند اتفاقاً آن شب آئینہ شب جمعہ بود خست خواندن دعا از والدہ خود گرفتہ بجلو تخانہ خود رفتم و مشغول شدہ باشم اریط نیز دعا را خواندم و نیز شنیدہ بودم کہ ہر کس شب جمعہ سہ ہزار مرتبہ درود بر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بفرستد آنسرور را بخواب بیند این عمل نیز کردم چون بخواب رفتم در واقعہ دیدم کہ در سراے خود درآمد و والدہ من ایستادہ مرا گفت سن انتظا تو ہے بر دم اینک رسول صلعم بخانہ آمدہ اند بیاتم را در خدمت آنحضرت بر دم پس دست مرا گرفتہ بجاسے کہ آنحضرت نشستہ بودند بر دم دیدم کہ آنحضرت نشستہ اند و جہی کنیر در گرد و پیش آن سرور نشستہ و ایستادہ اند و مکاتبات نوشتہ بر اطراف عالم میفرستند و گوئی الماحضرت رسول میکند و مولانا شرف الدین عثمان زیار نگاہی کہ از علمائے ربانی بودند مینویسند و مادر مرا برود عرض کرد کہ یارسول اللہ پسری کہ وعدہ کردہ بودی کہ در از عمر و دلتمند خواہ شد این آن پسر است یا نہ آنسرور بجانب سن دیدہ بسم کردند و فرمودند کہ ہمان فرزند است چہ وقتی کہ مادر من پسرے داخت صاحب جمال فوت کرد و ادب بسیار متالم شد شب حضرت رسالت پناہ صلعم را بخواب دید کہ می فرایند علین باش کہ خداے تعالیٰ بتو پسرے صاحب دو و در از عمر خواہد عطا فرمود و مرا خداے عز و جل ایشان داد پس آنحضرت بمولانا عثمان

با علمای بسیار جمع میشوند و همه نذر و نیاز می آورند و کرامات و خوارق عجیبه و غریبه احوال نیز نقل میکنند و از چهار حصه اهل هندوستان از وضع و شریف و دو حصه مرید حضرت پیر و سنگیر غوث فطلمین شاه محی الدین سید عبدالقادر جیلانی اند اما اشرف بیشتر دیک حصه مرید شاه دارا احوالات بیشتر و نیم حصه مرید حضرت خواجه حسین الدین چشتی و نیم حصه مرید حضرت مخدوم باباؤالدین گریانی
لثانی قدس الله سره

حضرت مولانا جلال الدین یورانی

کنیت ایشان ابو زید است بعد از کسب علوم ظاهر برکت متابعت سنت و رعایت شریعت بر تبه اعلی رسیدند و اکثر به کفایت مہمات مسلمانان بقدر امکان کوشش می نمودند بہر کہ رجوع بالستی کردند و بانجام یافتند اگر چه بظاہر دست ارادت بہ پیر نہ داده اند اما اویسی بودند چنانچہ میفرمودند ہر گاہ مرا اشکالی می افتد روحانیت حضرت رسالت پناہ صلعم بواسطہ رفع آن میکند گویند روزی از اصحاب خود نشانہ طلبیدہ اند و گفتند حضرت رسالت پناہ صلعم فرمودہ اند کہ بایزید گاہی محاسن خود را نشانہ میکن و ایشان بہ صحبت مولانا حضرت ظہیر الدین خلوتی رسیدہ و مستقر طریقہ ایشان بودند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اکثر پیش ایشان میرفتند چنانچہ گفتہ اند روزی با جماعتی بزیارت مولانا جلال الدین یورانی رفیقیم وقت بازگشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشتہ بود کہ اگر مولانا را کرامتی ہست بیاید کہ بارہ کوشش تبرک بمن بہر چون روانہ شدیم آن شخص را آواز دادند کہ کی ساعت باش بمانہ درون رفتہ یک طبق سویز بیرون آوردند و باو دادند و گفتند معذرت دار کہ در باغهای ما کشتش نمی باشد وفات ایشان در شب دوشنبہ دہم ماہ ذیقعدہ سال ہشت صد و شصت و دو ہجری بودہ

حضرت خواجہ شمس الدین محمد الکو سوی اجماعی قدس سرہ

لوسو قصبہ ایست از توابع ہرات کہ ولادت ایشان در آنجا واقع شدہ و از اولاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد اجماعی النامقی اند قدس اللہ سرہ جامع بودند بعلوم ظاہر و باطن و پنجمت شیخ زین الدین غانی بسیار میرفتند و بصحبت شیخ باباؤالدین عمر نیز بسیار میرسیدہ اند مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد سعد مولانا جلال الدین یورانی و غیرہم

امروزه که خدمت فرمودند به بزرگترین مسلم بخواه دیدم که میفرمودند علی دلی برد خود
میزنی و از احوال خلق خبردار نمی شوی گفتم یا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اگر دلبست
ازان تست و اگر درست ازان تست علی بیچاره در میان چیست فرمودند بر اے خلق خدا
و مکن که دعای تو در حق ایشان مستجاب است وفات ایشان در سال نهم صد و پنجاه هجری بوده
و قبر در حوالی جوپور در موضع است که قوین داشته اند و آن بسراے میران مشهور است
بزار و تبرک

حضرت محمد دمی شیخ حسین خوارزمی

ایشان مرید حضرت محمد دمی اعظم حاجی محمد جیوشانی که از کبار متاخرین و بزرگان دین و صاحب
کرامات ارجمند و مقامات بلند بوده اند محمد دمی اعظم در سلسله کبریہ مرید شاه علی بیدادری
و ایشان مرید شیخ رسید الدین محمد اسفرانی و ایشان مرید عبدالقادر اشباحی و ایشان
مرید شیخ اسحاق خلکانی و ایشان مرید سید علی همدانی اند قدس الله سرار هم وفات محمد دمی
اعظم در سال نهم صد و سی و هفت هجری روستا داده وفات شیخ حسین به شام بوده در نهم صد
و پنجاه و شش سال هجری

حضرت شیخ علی تقی قدس سره

نام پدر ایشان عبدالملک بن قاضی خان اتشی اجداد وی از علما و عارفان است از کبار ارباب
وقت و مشایخ هندوستان انتابای کرام ایشان از جوپور بودند و مولد ایشان در برهان پور است
در سن هفت سالگی والد ایشان در خدمت شاه باجن چشتی که در برهان پور بودند مرید ساختند و
بعد از ان از شیخ عبدالکیم بن شاه باجن خرقه مشایخ چشت پوشیدند و بجانب دیار ملتان سفر
کرده به صحبت بسیار از مشایخ آنجا رسیدند و تحصیل علوم نمودند و عزیمت حرمین شریفین کردند
و بانجا رسیدند از شیخ محمد بن السنائوی خرقه تبرک قادریه و شادلیه که منسوب است به شیخ
نورالدین ابوالحسن علی السیسی الشاذلی پوشیده و بمرتبه کمال رسیدند و تصانیف مشهور بسیار
دارند وفات ایشان دوم شهر جمادی الاولی سال نهم صد و هشتاد و پنج هجری بوده و مدت عمر
نود سال است ولادت شیخ در سال هشت هشتاد و پنج هجری بوده و قبر در مدینه منظر است

فرمودند که بی برای این پسر بنویس مولانا کاغذی نوشت شش سطر و در زیر آن
سطور شش گوی که مردم در قبالا مینویسد جدا جدا چیزے نوشت و پیچیده بدست من داد من
روان شدم با خود گفتم که مضمون مکتوب را ندانم باز گشته بخدمت آنحضرت آمدم و
عرض کردم ندانم که رسول الله که درین کاغذ چه نوشته شده حضرت آن مکتوب را از دست
من گرفته بخوانند و من بیک خواندن مضمون آن سطور را یاد گرفتم و باز پیچیده بدست من دادم
میخواستم که باز چیزی بر پرسم نگاه آواز از در بر آمد از خواب بیدار شدم دیدم که مادر می آید
و شش در دست دارد و بر ما قسم گفت ای محمد چیزے در خواب دیدی گفتم آری گفت من
خوابی دیده ام و آنچه من مشاهده نموده بودم بعینه آنرا نقل کرد و لادت ایشان در شب پانزده
سال هشت صد و بیست و هجری بوده و وفات روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سال نه صد و
چهار هجری بوده و قبر در گاه فرگاه نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجه عبداللہ
انصارے است قدس الله سره

حضرت شیخ صفوی علی قدس سره

اصل ایشان از ولایت جام است و مرید شیخ زین الدین خوانی اند و تب در آمدن ایشان
باین راه این بود که روزے جمعی از درویشان بزیارت مزار بزرگی میرفتند و ایشان در
بزیارت مشغول بودند چون نظر ایشان بر درویشان افتاد اثرے در دل شیخ بهم رسیده
با درویشان همراه شدند و بزیارت آن مزار رفتند و از برکت متابعت درویشان و زیارت
نمودن مزار آن بزرگوار دل از دنیا و اهل دنیا برکنند و درین راه در آمدند و وفات
ایشان در سال نه صد و هشت و هجری

حضرت امیر سید علی قوام رحله شد

در نزدیکی سرهند است و از بزرگان ارباب کمال و لشکر و جود
حال و از کبار مشایخ هندوستان بود و گاه اند لباس ایشان مسین نبود گاهی خرقه می پوشیدند و گاه
لباس لشکریان در می کردند و در اوایل طلب الهی به جوهر رفته بخدمت شیخ بهاء الدین
جوهرے رسیده مرید شدند و ابواب فتوحات بر ایشان گشوده گشت گویند تا چهل سال بهمن

حضرت شیخ نظام امینی قدس سره

از بزرگان مشایخ هندوستان اند و اصل از قصبه امینی که از قولی لکهنو است مرید شیخ معروف جوپوری اند و شیخ معروف مرید شیخ الداد شایخ کافیه و هدایه اند که سلسله ایشان بنحید و واسطه شیخ نو قطب عالم که در بنگال آسوده اند میر سدر یا ختمای شاکه کشیده صاحب کشف و کرامات گشته بودند و از سماع پر هیز مینمودند و میگفتند چرا در اختلاف باید افتاد و فوات ایشان در سال نه صد و هشتاد و نه هجری بوده

و قید در قصبه اسطی است

حضرت شیخ داود جنه وال قدس سره

جنی قصبه ایست از مضافات لاهور آبای کرام ایشان از عرب بهندوستان آمده اند و قول ایشان در سبب پور شده والد ایشان پیش از ولادت شیخ فوت کرده اند و در او اکل حال پیش مولانا اسماعیل آجبه که از شاگردان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره است می بودند کسب علوم می نمودند در ایام طفولیت اصغمانی را بقدرت تمام میخواند و منسوب اند بسلسله علییه قادریه در او اکل سلوک ادیبی بودند و از روحانیت حضرت قطب ربانی عوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و بابا شاره حضرت عوث اعظم نظام هر دست ارادت بشیخ حامد قادری و ولد شیخ عبدالقادر ثانی دادند و از بزرگان مشایخ متاخرین صاحب مقامات بلند و خوارق اجمند گشتند و فوات ایشان در سال نه صد و هشتاد و دو هجری بوده و قید در شیر گنده نواحی جنی است

حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سره

نارنول از شهرهای مشهور هندوستان است مرید شیخ خانو چشتی اند که در گوالیار توطن داشتند و از کبار مشایخ وقت خود بودند و شیخ نظام ناچیل سال بارشاد طالبان مشغول بودند و جمیع کیش به برکت ایشان بمرتبه عالی رسیدند گویند همیشه پیاده از نارنول حضرت خواجه قطب الدین ادیبی قدس روحه بوجه و ذوق و جذبه تمام میرفتند و ولادت شیخ خانو در سال نه صد و هجری بوده و وفات ایشان در سال نه صد و نود و هفت هجری روی داد

حضرت شیخ وجیه الدین گجراتی

نسب ایشان معلوم نیست از کبار مشایخ متاخرین اند و در علوم ظاهری قدرت ایشان بر ماست بود

حضرت شیخ اومهری جو نیوری

نام پدر ایشان شیخ بهاؤالدین است در وقت خود از بزرگان شتارخ هندوستان بودند با وجود آنکه چنان سن و عمر گشته بودند که ماد و کس ایشان را گرفتند نمی توانستند ایستاد اما چون به سلطه می درآمدند ایشان را ده کس نمی توانستند نگهداشت و فات شیخ در سال نه صد و هفتاد و شش هجری است و علمای ایشان از بهر تباد و زبانه و قبر در جو نیور است

حضرت شیخ سلیم جو نیوری قدس سره

نام پدر ایشان شیخ بهاؤالدین است از دهلوی و مرید خواجہ ابراهیم اندک از اولاد حضرت خواجہ فضیل عیاض و در سلسله چشت بودند و شیخ از اولاد کنجشکر اند در مدت عمر روزه طی می داشتند در اوایل حال بطریق سپاهیان می بودند چون درین کار در آمده اند بزیارت حرمین شریفین سفر گشته و ملک عرب و عجم را سیر کرده و مشایخ آنوقت را دریافته باز بهندوستان آمدند و در کوه سیکری که در آنوقت دیر اند بود توطن گزیدند و حضرت اکبر بادشاه از اخلاص و اعتقاد که به شیخ داشتند شهر در اینجا آباد کردند و قلعه استین بران کوه ساختند و فوجی را نام نهادند چون پادشاه را خبر زندی نمی ماند و هر گاه که از ارباب کمال و صاحب حال شخصی را می شنیدند رجوع باو نموده التماس فرزند میکردند شخصی بعضی رسانید که عزیز می درین نزدیکی از خانه مبارک آمده در کوه سیکری میگذاشتند پادشاه خود بزاویه شیخ رفته التماس فرزند نمودند شیخ گفتند فرزندان جو اب خواهم بسم داد چون روز دیگر پادشاه رفتند شیخ فرمودند حق تعالی به شارسه فرزند خواهد عطا فرمود فرزند کلان خود را با خواجہ اید داد که تربیت نمایم چون مدت حمل جهانگیر بادشاه نزدیک رسید اکبر بادشاه بخانه شیخ فرستادند جهانگیر بادشاه بسماء شیخ متولد شد و شیخ خود را بر ایشان گذاشته سلطان سلیم نام کردند و صبیحه خود را بشیر خواندند مقرر نمودند و گفتند و قتی که این پسر سخن در آید رحلت خواهیم نمود و بمینین شد ولادت شیخ در سال هشت صد و هفت هجری بوده و فات در بیست و نهم رمضان سال نه صد و هفتاد و نه و قبر در مسجد کلان فچور است که اکبر بادشاه بکشت حضرت شیخ بنا کرده اند پس مالی ساخته اند

و اکثر معاشم می بوده اند و افطار بشور بامی کرده و بالای آن صابون آب میخوردند تا روشو و از حضرت
 اخوند خود شنیده ام که میفرمودند چون عبداللہ خان اوزبک از ماوراءنہر بہ نجر خراسان روانہ شد
 و در زندجان بخدمت ایشان رسیدند و خواجہ فرمودند ہاے خدا را کہ شوق مدہ و صبر کن کہ قلعہ ہرست
 بعد از نہ ماہ و نہ روز و نہ ساعت فتح خواہد شد بعد از گذشتن مدت مذکور همچنان شد کہ خواجہ فرمودہ
 بودند و نیز حضرت اخوند از زبان والدہ ماجدہ خود شیخ نصیح الدین نقل میگردند کہ ایشان میفرمودند
 شبی بخدمت خواجہ عبدالحق رستم ایشان ارادہ زیارت حضرت خواجہ عبداللہ انصاری
 کردند و چون شب تاریک بود خواستند کہ چراغی روشن کنند و عن چراغ بہسم نہ رسید
 چراغدان را بآب تبر پر کردند و فیصلہ یافتہ آب دہن خود تر نمودہ و ران گذاشتہ روشن ساختہ
 و آنرا بہست مبارک خود گرفتہ متوجہ شدند و راہ قریب بیک فرسنگ بود و باد تند میوزید
 و چراغ روشن بود تا بمقد حضرت خواجہ رسیدند بچہ رسیدن چراغ خاموش شد بعد از
 زیارت باز چراغ را روشن کردہ تا منزل خود بجهان طریقی آمدند و نیز اخوند میفرمودند کہ قریبیت
 خواجہ وصیت کرد کہ جنازہ مرا خواہی سنگ گذاشت تا بطن سواری رسد و امامت جنازہ
 من کند چون خواجہ بر حمت حق پیوستند چنین کردند و انتظار میکشیدند کہ در ہمانوقت
 والدین شیخ نصیح الدین بر اسب اہلق سوار رسیدند و امامت جنازہ ایشان کردند و فات
 خواجہ در سال ہزار و پنچ ہجری بودہ و قبر در زندجان است و فات شیخ نصیح الدین روز پنجشنبہ
 بہست دوم رمضان سال ہزار و دوازده ہجری بودہ و قبر در لاهور است

حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ

انستہ صلیح نسب صاحب کرامات و خوارق بودہ اند و سلسلہ علیہ قادریہ مریدی شیخ داد و جہنی مل
 اند و بعد از سی سال ریاضت و مجاہدت در شہر لاهور سکونت ورزیدند حضرت خواجہ
 اخوند میفرمودند کہ روزی ہمراہ اخوند خود ملائمت اللہ کہ عالم و عامل بودند و بدین
 ایشان رستم دایخان شستہ بودیم کہ شخصی سیحی بہ شاہ آورد و در دل من گذشت
 کہ اگر شاہ را اگر اتکی باشد باید کہ این تسبیح را بمن بدہند و وقت رخصت مرا طلبیدہ و
 ہمان تسبیح را بمن دادند و گفتند ہر وقت تسبیح تو بشما ہم رسد صد مرتبہ صلوات بخوانی

که بر اکثر کتب درسی حاشیه یا تشریح نوشته اند خلق انبوه بخند شیخ رسیده مستفیض و مستفیض گشتند
حالت باطنی نیز بر کمال داشته اند در احمد آبا و سکونت در زبیده بودند و هیچ جا سه رست و آمد
عمی کردند اگر چه ارادت بجای دیگر داشتند اما ارشاد از شیخ محمد غوث اعظم یافته اند و در آداب طریقت
تابع ایشان بودند و کار را نزد شیخ محمد غوث با تمام رسانیده اند و چون شیخ محمد غوث بکرات
رفتند شیخ علی متقی که صاحب علوم ظاهر و باطن بودند با جمعی از علمای ظاهر بسبب بعضی سخنان بلند
فتویٰ به قتل ایشان نوشتند و عالم آنجا فتویٰ را موقوف به نوشتن شیخ و حبیه الدین داشت
چون ایشان بخانه شیخ محمد غوث رفتند در دیدن اول فریفته شیخ گشتند و کائنات فتویٰ
پاره کردند و شیخ علی متقی گفتند که فهم شما بکمال است شیخ نه رسیده و میگفتند که در ظاهر شریعت
چنان باید بود که شیخ علی متقی است و در حقیقت آنچنانکه مرشد است و آنچه از اکثر مردم
معتبر تحقیق نموده آنست که شیخ محمد غوث از اهل دعوت بودند اما آنرا بکمال رسانیده بودند و کائنات
شیخ و حبیه الدین در عرۀ صفر سال نه صد و نود و هشت هجری بوده و قبر در میان شهر احمد آباد و
است و وفات شیخ محمد غوث عظمیٰ با نود و هشت و هشتاد و هشت سال نه صد و هشتاد و هشت هجری در اکبر آباد
دارند شده و مدت عمر شصت و دو سال و قبر در کوه لیا است

حضرت شیخ علار الدین او دهمی قدس سره

صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند گاه گاهی صفات و معارف را بصورت نظم در می آوردند و
چنانچه این مطلع از ایشانست بیت ندانم آن گل خود رو چه رنگ و بودارد نه که مرغ هر چمن
نگفتگو دارد نه - و از مریدان ایشان بسیاری بکمال رسیده اند گویند همیشه و مایم کردند
که شهادت نصیب ایشان گردد و شبی در روان بخانه ایشان در آمدند و با وجود آنکه سن شیخ
به نود رسیده بود و پیشری بدست گرفتند و چندی را کشته خود بدرجه شهادت رسیدند
و شهادت ایشان در سال نه صد و نود و هشت هجری بوده است

حضرت شیخ محمد بن فضل الله قدس سره

از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام احمد جام اند قدس الله روحه در موضع زندجان که از توابع هرات است
می بوده اند صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در ریاضت و مجاهدت یگانه زمانه

و بعد از آن ترک تدریس نموده بهدایت خلق مشغول گشتند و جمع کثیری ببرکت صحبت ایشان کمالات ظاهری و باطنی شدند و شیخ و وزیران خویش یگانه و مرجع مشایخ کبار و از بزرگان متاخرین سلسله چشت بودند و شیخ و شریف ولایت خاندیس و آن حوالی را روستا اردت بایشان بود و قبو لعظیم داشتند و شیخ را محبت و اخلاص بخدمت حضرت سید انام صلی الله علیه و علی آله الکرام و اصحابه العظام بر تبه بود که بگفت و شنید راست نیاید چنانچه هر چند گاه از ذوق و اشتیاق و از بے اعتباری متوجه مدینه مبصره میگشتند و بعد از رفتن چند منزل بموجب اشاره آن سرور باز مراجعت می نمودند و طریقه ایشان تمام مطابق شرع و سنت بود و آنچه فتوح میر سید حصه میکردند یک حصه بجهت قوت عیال میدادند حصه دیگر صرفت خانقاه و فقرای نمودند و یک حصه دیگر نزد حضرت سرور کائنات مسلم نموده بچهرین شریفین میسرشاردند و خوارق کرامات ایشان بسیار و بشمار است و فوات ایشان در برهانپور شب دوشنبه دوم ماه رمضان سال یک هزار و بیست و نه هجری بوده چنانچه خواجہ ہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ تاریخ فوت ایشان را ابن فضل اللہ یافته اند و مدت عمر شتاد و شش سال و قبر در شیخ پور برهانپور است که خود آباد کرده بودند نیز او بزرگ

حضرت احمد کابلی دال مہدی قدس سرہ

از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنفی مذہب بوده اند و در سرسبز سکونت ورزیدند و در سلسلہ انقشبندیہ مرید خواجہ باقی بودند و ایشان مرید مولانا خواجہ سکی المکنلی و ایشان مرید پدر خود مولانا درویش محمد و از مشایخ قادریہ و چشتیہ نیز اجازت ارشاد حاصل کرده بودند و از متاخرین مشایخ و صاحب ریاضت و مجاہدت و خوارق و تصانیف اند و در اواخر حال بعضی بر شیخ تہمت کردند کہ شیخ میگویی مرتبہ من زیادہ است از خلفای راشدین رضی اللہ عنہم تا این محض بہتان و افتراء و مخالفان است بر شیخ چرا کہ این فقیر خود شنیدہ و ہر سیادت و نقابت بنیاد فضائل و کمالات و شگاہ حقائق و معارف آگاہ افضل افضل سے عصر علامی فہامی استاذی حضرت میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین کہ میفرمودند وقتی ما را بموہر سہرورد واقع شد و کیف ما اتفق ملاقات شیخ احمد رومی داد و در اثنا کے ملاقات

و از آخر ملائمت اللہ منقول است کہ روزی در خاطر من گذشت کہ من ارادہ دادم بقا حضرت
 عوث الثقلین دارم آیا آنحضرت از من خبردار خواهند بود شب در خواب دیدم کہ بحضرت امری
 در مانده ام و سہمین برہنہ است فی الحال عوث الثقلین حاضر شدند و دستاری سفید عنایت کردند
 من نمودند کہ ملائمت اللہ ما و چنین جاہا از شما خبرداریم فردا ہے آن شاہ الوالمعالی مرا
 طلبید و دستاری سفید دادند و گفتند کہ این دستار است ولادت شاہ روز و شنبہ دہم
 ذی الحجہ سال نہ صد و ست جہری وفات شانزدہم ربیع الاول سال یکہزار و ست و چہار جہری
 رودادہ و قبر در شہر لاہور است تحفۃ القادریہ کہ در ان تمام احوال حضرت عوث اعظم است
 ایشان جمع کردہ اند و کمال ارادت و اخلاص بآنحضرت داشتند و آن حضرت را نیز
 کمال عنایت و شفقت بشیخ بود و او را از نہ و حاجت آن حضرت بشاہ میر سرد

حضرت خواجہ عبدالحق جامی قدس سرہ

نام ایشان شیخ محمد صدر است از فرزندان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و ابائے ایشان
 در جوپور سے بودند اما مولد شیخ در احمد آباد گجرات است و شیخ صغیر بودند کہ والد ایشان حضرت
 حق پیوست در ابتدا سے جوانی بخود مت شیخ صغیر گجراتی رسیدہ خرقة اعازت پوشیدند و
 شیخ ایشانرا رخصت کہ مسئلہ بودند و بقدم تجرید و تفرید زیارت حرمین شریفین کردہ تا دوازده
 سال در مکہ شریفہ و صحبت شیخ علی متقی گذرایندہ اند و از آنجا باز معاودت نمودہ با احمد آباد رسیدہ
 متاہل شدند و تا دوازده سال دیگر پیش شیخ وجیہ الدین گجراتی بتفصیل علوم ظاہر مشغول بودند
 و در مہین ایام بہ صحبت شیخ جوپوری ہم کہ در گجرات بودند میر رسیدند شیخ ناہ چون از زبان والد باجد
 ایشان شنیدہ بودند کہ پسر خود ما قطب وقت خواهد شد ایشان را محترم میدانستند و شیخ
 ابو محمد حضرمی کہ مرید والد ایشان بودند از قلند سیر کتابی بشیخ وجیہ الدین و شیخ ناہ نوشتند کہ
 شاہباز را چرا پیر و از من آرید ایشان در جواب نوشتند کہ بدست شماست و شیخ را رخصت
 اسیر کردند شیخ بملازم مت شیخ ابو محمد رسیدہ و نمیتے را کہ والد بزرگوار ایشان بہ شیخ ابو محمد
 امانت سپردہ بودند کہ رفتند و در برہانپور توطن گرفتہ بدست اشتغال داشتند

بالا گذشتہ و شیخ بلاول صاحب الدہر وقائم اللیل می بودند و در زہد و ورع امتیاز داشتند این فقیر
بکرتبہ بخدمت ایشان رسیدہ آثار ریاضت و مجاہدت بسیار از بشرہ شیخ ظاہر میشد ہر روز جمع و کثرت
بخدمت ایشان آمد و رفت می نمودند ہر کس ہر وقت کہ بخدمت شیخ میرفت البتہ برائے او
ماحضری میکردند و مردم ہمیشہ بحبت شفاعی بیماران کوثر آبی بخدمت شیخ می بردند و ایشان دعا
خواندہ بران آب میدیدند و اکثری شفاعی یافتند و وفات ایشان در وقت عشاء شب
دوشنبہ بہشت و ہشتم شعبان سال یکہ از و چهل و شش ہجری بودہ مدت عمر شریف ہفتاد و سال
و قبر در لاہور است بموضع کہ سکونت داشتند الحمد للہ و المنة کہ باتمام رسید ذکر مشایخ متفرغہ کہ تاریخ
وفات و ولادت و محل قبور اکثری در کتاب نفحات الانس و تاریخ یافعی و طبقات سلمی نمود
و این خادم فقر البعد از تفحص و تحسین بسیار از کتابہاے معتبرہ متقدمین و متاخرین پیدا
نمودہ بقید ضبط در آوردا و مید کہ ارواح طیبہ ایشان قدس اللہ سرار ہم ازین فقیر خشنود و گردند
ذکر نساء العارفات الصالحات الکاملات الوصلات رضی اللہ عنہم

بدانکہ افضل نساء العالمین پیش از عہد حضرت رسول صلم آسیہ بنت مزاحم زن فرعون و مریم
نبت عمران است و بعد از ان سرور از و لاج مطہرہ خدیجہ کبری و عائشہ صدیقہ و از بنات
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہن اند

ذکر از و لاج مطہرات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
مروست کہ آنحضرت فرمودہ اند من زنی نخواستم و بی یک از دختران خود بزرگی سکے ندادم
مگر آنکہ جبرئیل آمد از پروردگار و در آبان امر نمود از و لاج مطہرات دوازده بودند کہ حضرت بایشان
زفات فرمودہ اند از انجملہ یازده متفق علیہ اند و یکے مختلف فیہ کہ زوہرہ بود یا سرہ کہ

حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام ہند است و نام پدر ایشان خولید بن اسد بن عبد الغفری بن قحط بن کلاب
و نسب ایشان در قحطی بن نسب آنحضرت مسلم متصل میشود و نام والدہ ایشان فاطمہ نبت زائدہ
بن الامم کہ از بنی عامر بن لوی بودہ اول زنی کہ پیغمبر صلم خواستہ اند حضرت خدیجہ اندیش
از خواستگاری آن سرور و خواہی دیدہ بودند کہ آفتابے از آسمان در خانہ ایشان فرود آمد

بناظر آنکه شست که اگر شیخ را کرامت است باید که مردم آنچه از ایشان بیان میکنند خاطر نشان می‌سازند و دیگر آنکه شنیده بودم که خواجه باقی که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی بکنایه مرید می‌گرفتند و دیگر آنکه خواجه خاوند محمود چه اعتقاد دارند چون سائے پیش شیخ نشستم جزو یک از زیر مسند خود بمن دادند که مطالعه نمایند چون آنرا تمام بدیدم بمن گفتند ازین چیز بی‌ظن هر میشود گفتیم ازین خروجی ظاهر نمی‌شود و آنچه در اینجا است درست است گفتند پس بدانید که آنچه از ما واقع شده همین است و باقی اقرار است و باز بعد از سائے گفتند که روزی خواجه خاوند محمود باینجا آمد بودند گفتند که خواجه باقی اجازت صریح از پیر خود ندارد بجهت آنکه روزی مولانا خواجگی بکنایه خرنده می‌خورند و قاج قاج را خود بریده بدست حاضران و مریدان میدادند و خواجه باقی ندادند اصحاب گفتند خواجه نیز حاضر اند مولانا خواجگی بکنایه فرمودند ما خرنده با و درست دادیم خواجه باقی ازین استنباط کردند که مرا اجازت ارشاد دادند من گفتسم بن چنین نیست چرا که ما هرگز این چنین سختی از پیر خود و از دیگر مردم نمی‌شنیدیم ایم بلکه خواجه باقی ابامیکروند که این کار از دست من نمی‌آید و این بار را من نمی‌توانم برداشتم و مولانا خواجگی میفرمودند که ما اجازت دادیم و ترا این کار را باید کرد درین اثنا بی چند بی از ریش سفیدان نیز گفته اند که مادران مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد خواجه باقی دادند خواجه خاوند محمود گفتند پس با غلط شنیده بودیم و بعد از آن شیخ احمد سر مودند که آنچه از مریدان خواجه خاوند محمود بایشان اعتقاد دارد خواجه اینچنان نیستند و من آن اعتقاد خواجه ندارم هر سه سوالی که در خاطر حضرت اخوند گزشت بود شیخ جواب دادند و فات ایشان در سال یک هزار و سی و چهار هجری بوده و مدت عمر شصت و سه سال

و قبر در سر هند است

حضرت شاه بلاول قدس سره

ولادت ایشان در قصبه شیخوآهن که از مضامات پنجاب است واقع شده مدتها پیش از این است و علم ظاهری و باطنی کسب نموده بودند و در سلسله علییه قادریه مرید شیخ شمس اندوایشان مرید شیخ ابواسحاق و ایشان مرید شیخ داؤد جنبی دال که ذکر ایشان

در حالی که روح مطهر آنسرد در راقبض گردند سر مبارک آنحضرت میان سینه و تش من بود و پنجم آنکه آنحضرت
صلعم روز نوبت من بحالت نمودند و پنجم آنکه آنحضرت در خانه من بدفون گشتند و بیعت پیوسته
که از رسول صلعم پرسیدند که دوست ترین آدمیان نزد یک تو کیست فرمودند عایشه گفتند از
مردان فرمودند پدر او از انس بن مالک رضی الله عنه مرویست که اول دوستی که در اسلام پیدا
شد دوستی پیغمبر بود صلعم با عایشه صدیقۀ و مردم هدایای خود را بر روز نوبت عایشه صدیقت
بخندست آنحضرت میفرستادند و مقصود ایشان ازین امر طلب رضا و آنسرد بود و آنحضرت
به قاطع زهر این فرمودند که دخترک من دوست میداری تو آنچه من دوست میدارم حضرت
فاطمه گفتند آری دوست میدارم فرمودند پس دوست دار عایشه را از حضرت عایشه منقول است
که گفتند پیغمبر صلعم علیه و سلم من فرمودند که میدانم که تو از من کی خوشنودی و کس
بر غضب گفتار رسول الله از کجا میدانی فرمودند چون خوشنودی قسم بخوری که لا در رب
عند هرگاه دشمنی کی میگویی لا در رب ابراهیم گفتم آری چنین است گویند عایشه صدیقۀ رضی الله
سناشش ساله بودند که سیدانام به عقد خویش در آورند و مهر ایشان متاعی که بود و بجهاد هاشم
می ارزید و بر دایته بانصد در هاشم بود آنحضرت آنرا قرص نمود و تسلیم ایشان کردند و ذات
حضرت عایشه صدیقۀ رضی الله عنها شب سه شنبه هفدهم ماه رمضان سال نجاه و شصت هجری
برده و مدت عمر شریف شصت و شش سال و قبر و رقیق است و اکثر اهالی مدینه مشرفند
حاضر شدند و ابوهریره رضی الله عنه بر جنازه ایشان نماز گذاروند.

حضرت زینب رضی الله عنها

نام پدر ایشان خزیمه بن حارث بن عبدالمطلب بن عمر بن عبدمناف بن هلال بن عامر بن صعصعه
است در رمضان سال سوم از هجرت پیغمبر صلعم ایشان را در عقد کاح خویش در آورند و هشت ماه
ز خانه و مبارک آنحضرت بودند و بعضی بر آنند که سه ماه و ایشان را ام الماسکین میگفتند بحسب رحم و
شفقت و کثرت طعام و احسانی که بر مساکین داشته اند و ایشان در زرع و بیع الاخر ساجی و جامل زحمت و در رقیق

حضرت زینب بنت جحش رضی الله عنها

بنت ایشان ام التحکم نام پدر ایشان امیه بنت عبدالمطلب که عمه رسول صلعم بودند و نام اول

و نور آن از خانه ایشان منتشر شد چنانکه در مکه معظمه هیچ خانه نمانده الا که بآن نور شو گشت و در آن زمان که در عقد آن سرور در آمدند سن مبارک ایشان چهل سال بود و سن آنحضرت بیست و پنج سال و مهر ایشان بیست شتر مایه بود و اولاد آنحضرت از دختر و پسر تمام از ایشان بود و سید عالم صلعم حبت رعایت خاطر ایشان تا ایشان در حیات بودند هیچ زن نخواستند و اول کسیکه از زنان با اتفاق بشفرت اسلام مشرف گشت حضرت خدیجه کبری بود و در روز جبرئیل علیه السلام به سید عالم صلعم گفت یا رسول الله صلعم این خدیجه است که می آید برای تو ظرفی پر از ادا و طعام می آرد چون بتو رسد او را از پروردگار او از من سلام رسان و بشارت ده او اینچنانکه در از یک مرد و اید محبوب که در آن خانه هیچ خصوصیت در بنی نبود گویند چون حضرت نشاند حضرت پروردگار خود و از جبرئیل علیه السلام سلام رسانید حضرت جواب سلام فرمود و وفات ایشان صبح آنست که در دهم ماه رمضان سال دهم از بعثت آن سرور واقع شده مدت عمر شریف شصت و پنج سال و قبر ایشان در مقبره حجون است پیغمبر صلعم خود بمقبره ایشان رفته و عایه فرمود و بعد از رحلت آن سرور صلعم بسیار یاد میگردید

حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

لینت ایشان ام عید الشتر است ایشان از منقیات و فقها و علماء و صحای و بلغای صحابه بودند و خیار حضرت رسالت پناه صلعم در شان ایشان فرموده اند که خذو تلثی و نیکم عن هذه الحیر یعنی بگردید و حصه از سه حصه دین خود با از این شرح پوش و از حضرت عائشه صدیقه مدیست که گفتند ملا فیض و فریت داده اند بر سائر از دین پیغمبر صلعم به ده چیز اول بکری غیر از من نخواستند سید انام و دوم آنکه هیچ نخواسته آنحضرت که پدر و مادر او و هجرت کرده باشند در راه خدا غیر از من شکوم آنکه در پانگی من آیات کریمه از آسمان نازل شد چهارم آنکه پیش از آنکه مرا رسول صلعم بخواد جبرئیل علیه السلام صورت مرا بر پارچه حریری بانبرد و نمود و گفت این را زن کن پنجم آنکه من و پیغمبر صلعم از یک طرف غسل میکردیم و با پنج زنی این امر بجائی آوردند ششم آنکه آنحضرت نماز میگرد و من پیش نماز آنحضرت به پهلوی خوابیده بودم و این امر مخصوص من بود هفتم آنکه در جائه خواب پیچ زن وحی بآن حضرت نازل نمی شد مگر در جائه خواب من ششم آنکه

حضرت صفیه رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حی بن اخطب بن ثعلبه بن ثعینه است و نام مادر ایشان زینب است و صفیه رضی اللہ عنہا از سبایای حبشه بودند چون سیدنا امام مسلم ایقانرا مخیر ساختند که آزاد کنند و بقوم ایشان ملحق سازند با آنکه اسلام آوردند و حضرت رسول خواستگاری نمودند و گفتند یا رسول اللہ تحقیق که آزادی اسلام دارم و تصدیق تو کرده ام پیش از آنکه دعوت کنی و اکنون که بمنزل تو آمدم مراد یهودی هیچ حاجت نیست نه پدری و نه برادری در میان یهود دارم یا رسول اللہ مراد میان کفر اسلام مخیر میگردد و البتہ که خدا و رسول وی حسب اندزد من از آزادی و حقوق قوم خود پس حضرت را خوش آمد و ایشان را بر اسب خود نگاه داشتند و آزاد کردند و آزادی ایشان را امر ایشان ساختند و وفات ایشان در سال سی و ششش و بقولی در سال پنجاه و بقولی پنجاه و دو از هجرت و بقولی در ایام خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بود و ایشان نماز گذارده اند و قبر و بقیع است -

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان ابوسفیان است و نام مادر ایشان صفیه بنت ابی اہماس بن امیه بن عبد شمس است که عمه حضرت امیر المومنین عثمان بود و ام حبیبہ فرمودند که در واقع دیدم که شخصی با من خطاب میکند که یا ام المومنین بیدار شدم و تعبیر واقعہ خویش بآن نمودم که پیغمبر صلعم مرا خواهد ساخت حضرت عثمان ایشان را در مدینه سال ششم از هجرت بسرور عالم دادند و در الوقت ایشان سی و پنج ساله بودند و هر ایشان چهارصد دینار زر شصت و بروایتی چهار صد و بیست و نقره بود و وفات ایشان در سال چهل و دوم یا چهل و چهارم از هجرت واقع شده و قبر و بقیع است

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ایشان دختر حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب اند رضی اللہ عنہ و مادر ایشان زینب بنت مظعون بن حبیب بن دہب است و در سال سوم یا دوم از هجرت حضرت سیدنا امام مسلم ایشانرا از عقد خویش در آوردند و ولادت ایشان پنج سال پیش از نبوت بوده و وفات

ایشان بره پود حضرت سیدنا ام ایثان را قیفا و ده زینب گذارستند و در راه ذی قعد رسال
 بحکم از هجرت ایشان را در عقد خود آورده و در باب خواستگاری ایشان بر آنحضرت
 آیات کریمه نازل فرمود و است که رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی اذن بخانه زینب رفتند
 و رحا کے ایشان سر برهنه بودند گفتند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی خطبه دبی گواه
 فرمود اللہ الزوج و جبریل انشا ہذا زینب رضی اللہ عنہا مرویت کہ روزی بحضرت
 سید الرسلین گفتیم کہ مرا چند فضیلت بہت کہ ہر سچ کہ ام از ازوج تر نیست یکے آگہ نکاح من
 در آسمان واقع شدہ و دیگر در ان قضیہ جبریل علیہ السلام میانبی بود و گواه اول زنی کہ
 از اوج مطہرات بعد از پیغمبر مسلم فوت کرد ایشان بودند و فات ایشان در سال ہستم
 از ہجرت و بقولے بہت و یکم بود مدت عمر نچاہ و سہ سال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
 عنہما ہل مدینہ مشرفہ را حاضر ساخته برایشان نماز گزاردند و قہ در بقیع است بم

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

ایشان ام الاسود نام پدر ایشان ز مہ بن قیس بن عبدس بن عبدود بن نصر مالک بن جہیل
 بن لوس بن غالب قریشیہ العامریہ است و نسب ایشان بالنسب سرور کائنات
 و ربوبے متصل میشود و نام مادر ایشان نبت قیس بن عمر بودہ در مکہ معظمہ ا و اسل
 بہشت سلمان شدند در سال ہسم از بغوت بعد از وفات حضرت خدیجہ
 کبریٰ رضی اللہ عنہا پیش از تزوج حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت
 سیدنا ام ایثان را در نکاح خود آوردند و ہر ایشان چہار صد در ہسم بود و چون بکرسن
 ایشان را دریافتہ و آنحضرت ارادہ طلاق ایشان کردند مشیہ بر سر راہ آنسرور
 نشسته تھی کہ غنائ عائشہ صدیقہ میرفتند گفتند یا رسول اللہ مرا طلاق مدہ و من سچ طے
 ہمارا بیان نہیں کہ فراموشی قیامت باز اوج تو محشور شوم و من نوبت خود را بعاثہ
 بخشیدیم حضرت رب است پناہ صلعم از ان ارادہ در گذشتند و فات ایشان در او اخر
 ہشتاد و امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بودہ و بقولے در زمان حکومت معاویہ
 رحلت نمودہ اند و قول اولی شہرت بقدر بقیع است۔

و در آن وقت حضرت فاطمه پانزده یا سیزده ساله بودند و سه پسر که حضرت امیرالمؤمنین حسن و حسین و محمد و سه دختر که زینب و ام کلثوم و رقیه با ایشان متولد شده اند و حسن و رقیه در طفولیت بر حمت حق پیوستند و از زینب که بعید الله جعفر و ام کلثوم که بحضرت امیرالمؤمنین عمر فاروق ترویج کرده بودند زن زنمانند از حضرت عائشه رضی الله عنهما پرسیدند که از آدمیان که دوست تربود رسول صلعم سرمودند فاطمه گفتند از مردان فرمودند و هر روزی پیغمبر صلعم با حضرت علی و فاطمه زهرا با سبط میفرمودند و هر دو مطلق می نمودند حضرت علی گفتند یا رسول الله او دوست ترست بخوازمن یا سن آنسر و فرمودند که بی احب الی منک و انت با عمر علی منها یعنی فاطمه و دوست تراست بیوی من از تو و تو عزیزتری بر من از و روزی حضرت سیدانام صلعم بحضرت فاطمه فرمودند این شخصی که در راه پیش آمد دید گفتند یا رسول الله آری فرمودند ملکی بود که هرگز پیش ازین بر زمین نیامده ام و از پروردگار خود دستوری خواست که من سلام کند و بشارت دهد مرا که فاطمه سید زنان اهل بهشت و حسن و حسین جوانان اهل بهشت خواهند بود و ولادت با سعادت حضرت فاطمه زهرا در سال پنجم و بقولے چهل و یکم از واقعه فیل پنج سال بیشتر از نیت حضرت سید انبیا صلعم واقع شده و وفات در شب سه شنبه سوم ماه رمضان بعد از وفات آن سرور صلعم و بقول اصح پشش ماه روی نموده مدت عمر شریف بیست و هشت سال بوده و قبر در بقیع است و نماز برای ایشان حضرت علی علیه السلام گزرا ده اند و بقولے عباس رضی الله عنهما

حضرت زینب رضی الله عنهما

ایشان بزرگترین بنات آنسر و اند صلعم بقول اصح ایشان را با پسر خاله ایشان ابوالعاص بن ابریم عقد کرده بودند و بعد از ایمان آوردن ابوالعاص آنسر و زینب را تحفه نیکاح کردند و بقول بیهان نکاح با و باز گردانیدند و از ایشان یک پسر علی نام و یک دختر امامه نام متولد شد پسر چون بسر حد بلوغ رسید از دنیا برفت و امامه را حضرت امیرالمؤمنین علی کرم الله وجهه بعد از وفات حضرت فاطمه زهرا بموجب وصیت ایشان بعقد خویش در آوردند

ایشان در سال چهارم هجری یا قبل و یا بعد از آن هجرت کرده و قبر در بقیع است

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حارث بن ابی صرار بن حبیب بن رابیع بن ذکوان است و آن سرور صلعم ایشان را در ماه شعبان سال بیستم یا ششم از هجرت در عقد خویش در آورند و وفات ایشان در مدینه سال پنجاه و پنج یا نجاه و شش هجری واقع شده و مدت عمر شصت و پنج سال بوده و قبر در بقیع است

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حارث بن خزن بن بحر بن النزم است و نام مادر همد بنبت عوف بن زہیر بن الحارث است در سال بیستم از هجرت سیدانام صلعم در عین مراجعت ایشان را در عقد خویش در آورند از ایشان مرویست که فرموده اند شبی که نوبت من بود رسول صلعم از پیش من بیرون رفتند برخاستم و در راستم بعد از لحظه آمده در را باز کردند و گفتند سوگند دادند که در را بگشائی گفت ای رسول اللہ در شب نوبت من در خانه زنان دیگر میردی فرمودند که درم میکنی بقضا حاجت رفته بودم وفات ایشان در سال پنجاه و یک هجری و بقیع شصت و یک یا سیه یا شش بوده و قبر در بقیع است +

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا

نام ایشان همد بنبت ابی ایسه است در سال صلعم در ماه شوال سال چهارم از هجرت ایشان را در عقد خود در آورند و مهر ایشان متاعی بود که قیمت آن ده درم بود و آخر زنی که از ازواج مطهرات بحضرت حق پیوست ایشان بودند وفات ایشان در سوم ربیع الاخر سال شصت و یک یا پنجاه و نه هجری بوده و ابو بریرہ رضی اللہ عنہ بر ایشان نماز گذارده اند و مدت عمر شصت و چهار سال و قبر در بقیع است

و کرمات طاهرات زاکیات حضرت صلعم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاهره و زاکیه و راضیه و مرضیه و قبول است اگر چه فاطمہ زہرا پس خسر و ترین نبات آن سرور صلعم اندام در محبت و شفقت که آن سرور را با ایشان بود بزرگ ترین همه اند و جمیع اولاد اجداد سیدانام صلعم از ایشان است حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در رمضان سال دوم از هجرت بعد از مراجعت از غزوه بدر ایشان را خواستگاری نمود

مرا با مرزش است من بشارت نه داد و خداے تعالیٰ ز نے را از است من بدرجہ مریم رسانید

حضرت شعوانہ رحمہما اللہ تعالیٰ

از بعم بودہ اند و در آید می نشستند و بنمات خوش و عظم میفرمودند و او از خوش نشستند و از فغان و عابدان و زاهدان و در مجلس ایشان حاضر میشدند ایشان را گفتندی ترسم کہ از گریہ بسیار چشم تو نابینا شود و گفتندی در دنیا کور شدن از گریہ بسیار مراد است تراست از گور و شدت غدا و روز و آخرت و گفتندی چہی کہ از بقاے محبوب باز ماند و بدیدار و اشتاق با شریفی گریہ نیک نماید گویند چون بچند مدتی فیصل عیاض نزد ایشان آمدند و طلب دعا کردند گفتندی اے فیصل میان تو و خدا ای تمناے چیزے هست کہ اگر دعا کنم مستجاب شود فیصل عیاض نمرہ بزود و بیویش افتاد و وفات ایشان رسان یکصد و ہشتاد و پنج ہجری بودہ

حضرت عقیقۃ العاہدہ رحمہما اللہ تعالیٰ

از اہل بصرہ بودند معاوہ عدویہ صحبت داشتہ اند چندان بگریستند کہ چشم ایشان نابینا گشت کہ گفت چہ دشوار است نابینائی ایشان گفتندی خوب بودن از خدا ای تمناے ازان دشوار ترست وفات ایشان در سال یکصد و ہشتاد و پنج ہجری بودہ

حضرت رابعۃ بصری رحمہما اللہ تعالیٰ

اصل ایشان از بصرہ است بزرگی و حالت فقر زیادہ بران داشتند کہ در تحریر کتب و سفیان ثورے رضی اللہ عنہ صحبت پریدن مسائل بصحت ایشان میرفتند و بمعظمت و دعای حضرت رابعۃ عربست داشتند حضرت رابعۃ ہمہ شب نماز میکرد و تا سحر برپای می ایستادند و گفتہ اند در شباعر و زری نہاد رکعت نماز میکردند و وقتے ایشانرا از من حج پدید آمد روی پاد یہ نہادند و عمری داشتند کہ خست بران بار کردہ بودند چون بمیان باد یہ رسیدند خبر بمرد اہل قافلہ گفتند کہ ما خست شما بر میداریم فرمودند شما بکار خود بروید کہ من تبوکل شما نیامدہ ام اہل قافلہ ہرستند و ایشان شما مانند مناجات نمودند کہ ائی باوشاہان جنین کنند با عورت غریب ما جزے مرا بخانہ خود خواندی و در راہ خرم را میرانندی و در میانان شما گذاشتی ہنوز مناجات تمام نکرده بود و نہ کہ خبر برخواست و ایشان بار بر و نہادند و بیکہ معظمہ رفتند را وی گفتہ کہ بعد از مدتی

ولادت ایشان پیش از نبوت در سال سوم از واقعه فیل بود و وفات در سال هشتاد و هجرت واقع شده

حضرت رقیه رضی الله عنها

ایشان بعد از حضرت زینب متولد شده اند و سیدنا ام علیه الصلوٰه والسلام ایشان را با امیر المومنین عثمان رضی الله عنه عقد نموده اند و از ایشان پسری شد و آن پسر در سن دوسالگی وفات یافت و بعد از آن دیگر فرزندی نشد و ولادت حضرت رقیه پیش از نبوت در سال سی و سوم از واقعه فیل بوده وفات در سال دوم از هجرت کلا آنسرور انزویه بدر رقیه بودند و واقع شد و قبر در بقیع است

حضرت ام کلثوم رضی الله عنها

بعد از رقیه و پیش از فاطمه زهرا رضی الله عنها متولد شده اند نام ایشان آمنه بود آنسرور صلعم بعد از وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت ایشان را به عقد نکاح امیر المومنین عثمان داد و اند و بدقی با حضرت عثمان بودند و وفات ایشان در سال نهم از هجرت بوده است

ذکر نساء الصالحات رحمۃ الله تعالی علیهن

حضرت زائده رحمها الله تعالی

ایشان کینری حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند رضی الله عنها گویند روزی بملازمت حضرت رسالت پناه صلعم آمده سلام کردند آنسرور صلعم فرمودند ای زائده چرا پیش من دیر بجا می آئی تو موقوفه من ترا دوست میدارم زائده گفت یا رسول الله صلعم امر و زنجبی آمده ام فرمودند آن چیست گفتند با ما و طلبت میزیم میزیم چون پشاره میزیم و بنگی نگارم تا بر کمر سواری دیدم که از من سما بر زمین آمد و بر من سلام گفت و گفت سید انبیاء از من سلام گوئی و بگوئی رضوان خازن بهشت گفت بشارت مرا ترا که بهشت بر امتان توبه است و بهشت کرده اند گروهی بحیاب بهشت وند و گروهی حساب آسان کنند و گروهی را بشفاعت توبه بخشند این گفت مقصد آسمان گرد و از میان آسمان زمین بین التفات کرد و مرادید که آن پشاره را بر بنیتو انم برداشت گفت یا زائده این پشاره بر سنگ بگذارد و در سنگ را گفت آن پشاره را باز آمده بخانه عمر ببر آن سنگ این شد و پشاره میزیم می آور و با بر خائیه حضرت عمر رسول صلعم برخاستند و باز آمده بدرخانه حضرت عمر گفتند و اثر آمد در سنگ بدیدند سید کونین صلعم گفتند الحمد لله که خدای تعالی مرا از دنیا بیرون نبرد و مرا رضوان

همان خرابه دیدم که میفرمودند شیخ زین الدین عطار در باب ایشان می نویسد که چون زن و ر
 راه خدا مرد بود و او را زن نتوان گفت والد ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند
 باین جهت را به می گفتند و در شبی که حضرت را به متولد شدند والد ایشان رسول صلعم را خواب دیدند
 که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد و کس از است بشفاعت او آفریده خواهند شد گویند
 و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که با استقبال ایشان آمده گفتند مراب البیت می باید است را چنگ
 و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من بدره در هر قدمی دو گشت
 نما میگذرانند تا چهارده سال بکمر رسیدند و خانه را ندیدند و گفتند سبحان الله که چشم مرا خطا رسانیده
 با تفری آواز داد که چشم ترا خطا رسانیده اما کعبه با استقبال ضعیفه رفته است که روی باین خانه دارد
 درین اثنا سلطان دیدند که حضرت را به می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را به این چه
 شورش است که در جهان افکنده را به گفتند که تو شور و در جهان افکنده که چهارده سال درنگ کرده تا اینجا
 رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز بادیه را قطع کردم زیرا به گفتند تو در نماز قطع کردی و
 من در نیاز از حضرت را به پرسیدند که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند دارم گفتند شیطان را
 دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد اوت شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری در خانه رفتند
 و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار صنع منی گفتند باری تو درون آئی
 تا صاحب منی بزرگی بخدومت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کند و دید گفت کسان باشند
 که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم میدارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا ملک دوست
 پس چگونه خواهم از کسی که دنیا دوست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه هست کرده
 بدشمنان خود داده که ما را تو بهی چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان مافیه بودند
 گفتند بر خیز و بجای خالی کنی بر آرسولان خدای تعالی خاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها
 المصلیة ارجی الی ربک را حقیقه مرتبه خادگی فی عبادی و او علی جنتی یعنی ای نفس آرام گرفته نذر من
 که شاگردی در زمست و صبر نمودی در محنت باز گرد و دنیا بسوی موعده پروردگار خود در آن جا
 که پس کنده آنچه بود داده اند پسندیده نزد خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی در
 همراه مقربان چون اکابر به درون درآمدند دیدند که بر حمت حق پیوستند وفات ایشان سال بعد

نویسنده
 سید الشهدا که در این
 آن سید را که در این
 بدو گفت که این
 در این
 کن و در این
 که از غلبه
 خود را در خانه
 کلانان در جواب
 پس در جنگ شده
 برگرد و در وقت
 خواب رسول
 انچه که در
 خواب دیدند
 جمیع

وفات ایشان در ماه ربیع سال سکه صد و هشت و هشت هجری بوده و قبر نزدیک قبر الوالیان

حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

والده ماجده شیخ ابی عبد الله حنفی قدس الله سره از ای عابدات قائمات بوده اند و ایشان را شهادت و مکاشفات بسیار است همراه پسر خود از راه بحرین مجاز رفتند گویند که شیخ عبد الله در عشره اخیره رمضان احیای شب میکرد تا شب قدر در ریابند بام برآمده نماز میکرد و بعد از آن ایشان ام محمد در درون متوجه نشسته بودند ناگاه انوار شب قدر بر ایشان ظاهر شدن کرد آواز دادند که ای محمد ای فرزند آنچه تو آنجائی طلبی اینجا است شیخ فرود آمدند و آن انوار را دیدند زود بر قدم والده خود افتادند شیخ فرمودند از آن وقت قدر والده خود بدانستم *

حضرت امه الواحد رحمة الله تعالی

نام ایشان سقینه و نام پدر حسین بن اسماعیل حاکی است هم علم قمرات و حدیث و فقه فرائض و هم حساب و نحو را خوب میدانستند و صدقه بسیار میدادند وفات ایشان در ماه رمضان سال سکه صد و هشتاد و هشت هجری است و مدت عمر آن نود سال تجاوز نکرد

حضرت امه السلام

نام پدر ایشان قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف است شاکر و محمد بن اسماعیل بصلاتی اند و تنوخی و زاہدی و ابوالعلی از شاگردان ایشانند و فضائل کمالات بسیار داشته اند و ولادت ایشان در ربیع سال سه صد و هشتاد و هشت هجری بوده وفات در ربیع سال سه صد و نود و دو واقع شده

حضرت محمد بن زکریا

نام پدر ایشان غیاث قوله است حافظ قرآن مجید و فرقان حمید بوده اند روزی در وعظ گفتند جاسه که در وجه حلال باشد و در آن کسے گناه نه کند و در پاره نمی شود چنانچه پیرانی که در بر دارم یا نه مادر من است و سیل و هفت سال است که پوشم و پاره نه شد نقل است از عبد الصمد پسر ایشان که در خانه مادر میبود مشرف بر افتادن والده گفت که این دیوار را از سر نو باین ساخت ایشان بر پاره کاغذ پیر نوشتند و گفتند این کاغذ را بین دیوار محکم ساز چنان کردم بیست سال آن دیوار بحال ماند و نیفتاد و بعد از فوت ایشان بخاطر من رسید که بنیم

لغتم بمثل قیمت سود گفت اسری علیه الرحمہ وینا را بمن دی قبول تحفه آزاد است در راه خدا
 لغتم تحفه قیمت گفت ای استاد و دوش مرا سز نش کردند ترا گواهیدم که از به مال خود بیرون
 ادمم و در خدای تعالی از ختم روی باین فنی کردم از غیر میگرایست لغتمم چرا میگرای و گفت گویا خدا می
 با نچه مرا خواند بان از من راضی نیست ترا گواه میگرم همه مال خود را در راه خدا صدقه
 کردم لغتم سبحان الله چه بزرگ است برکت تحفه بر همه بعد از آن تحفه برخواست و جاساس
 که در بزرگداشت بیرون کرد و بلاسی پوشیده بیرون رفت و میگرایست لغتم خدای تعالی
 ترا رهایی داد گریه از بهر چیست بقی چند خواند که معنی آن اینست میگرایم آنرو بسوی او گریه
 میکنم از ترس او و سگند بقی او که دوست خواست من همیشه ام پیش او تا برساند مرا و محفوظ گرداند
 بخیزی که امید دارم از و بعد از آن بیرون آمدم و چند آنکه تحفه را جستم نیافتمم هر سه غنیمت کبسم
 کردیم احمدی در راه بردن و صاحب تحفه بکلمه رسیدیم و در وقت آوار مجروحی شنیدیم
 که این ابیات میخواند که معنی آن اینست دوست خدا در دنیا بیمار است و دراز است بیمار
 او پس واسه او درد دوست نوشا نیده دوست خود را جام محبت خود پس بسراپ گردانید
 خدای قوی که نوشا نیده آن جام محبت را پس بهوش شده از محبت و خواهش بسوی او و نخواهد
 دوستی بنیر از چنین است کسی که دعوی شوق بسوی او کند بخود می باشد تا آنکه به بند او را پیش
 رفت چون مراد بد گفت ای سری لغتم لبیک تو کیستی که خدا ترا رحمت کند گفت لا اله الا الله تعالی
 از شناختن ناشناختن چرا من تحفم را و ضعیف شده بود لغتم ای تحفه چه فائده دیدی بعد از آنکه
 تنهایی گزید گفت خدای تعالی مرا بقرب خود انس نشید و از غیر خود وحشت داد لغتم این منشی بمرد
 گفت رحمہ الله خدای تعالی او را از کرامتها چندان بخشید که بیچ چشم نه دیده است و همسایه من است
 و ریشست لغتمم خواه تو که ترا آزاد کرد با من آمده است دعائی پنهانی کرد و در برابر کعبه بنقاد و
 جان براد چون خواه او باید و دیر آمده دیده بر کافا در قسم که ویرا بردارم مرده بود و بخیز و چمن
 ایشان کرد و بجاک سپرم رحمہ الله تعالی

رسالت ام عیسی رحمہ الله تعالی

نام پدر ایشان ابراهیم حربی است از نسار عارفات کلمات بودند و در فقه فتوی می نوشتند

در تاریخ خود یکے از مشایخ روایت میکنند که زنی مصریہ در نوای مصری سال بر یکا اقامت کرد
 که در سواگران از آن خانقہ رفت و درین سی سال بیخ نخورده و بیخ نیاشامید و ہمسام باقی در روض الہامین
 آورده اند کہ یکے ازین تالفہ گفت کہ در نوای مصر زنی دیدم و از حیران سی سال برد و با استادہ
 ماند و در زمستان و تابستان نہ نشب نہشت و در روز از آفتاب بکاران او را پناہی نبوده و مارہا
 و تعبنا گروا و دوسرے آمدند و ہمسام امام عبداللہ باقی گویند کہ یکے از علما نقل کرد کہ در خوارزم زنی
 دیدم کہ زیادہ از بہت سال بیخ نخورده و بیخ نیاشامیدہ و حضرت مولانا بعد الرحمن جامی قدس اللہ
 سرہ و رفعات الانس و شتہ اند کہ حضرت شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس اللہ تعالیٰ روحہ فرمودند کہ در دور
 پیرہ زنی بود کہ اورا بیک می گفتند نزد من آمد و گفت ای ابوسعید بظلم آمدہ ام گفتیم گوی گفت مردم
 دعا میکنند کہ با یک نفس بماباز گذار سی سال است کہ میگویم کہ مرا یک خطہ عین بمن باز گذار
 تا ببینم کہ من کم یا من خود ہستم هنوز اتفاق نیفتادہ است

حضرت بی بی جمال خاتون

نام پدر ایشان قاضی سائیدہ است خواہر حضرت میان میراند کہ ذکر ایشان در ذکر سلسلہ علیہ قادیر
 مذکور شدہ بی بی جمال خاتون از کبار نفسا و عارفات قانقات اند و در ترک و تجرید را بعلہ
 وقت طریقہ شغل از والدہ ماجدہ خود و از برادر بزرگوار و از دو خوارق و کرامات بسیار از
 ایشان بطور رسیدہ و میرسد چنانچہ وقتے قریب بدو من گندم و در ظرفی بدست مبارک خود
 انداختہ بودند ہر روز از ان گندم بیرون مے آوردند صرف و ابستان و فقرائے نمودند و
 گندم بحال خود بود تا یکسال کفایت کرد گویند روزے ہای بخانہ ایشان آوردند و وقت
 ایشان خوش بود چون نظر بران ہای انداختند نوری در ظاہر او پیدا آمد شرمودہ اندان ہای را
 بکاہارید کہ بمن وارد و تا حال آن ہای خشک شدہ خویشان ایشان دارند و برکات آن
 طاہر و در طلبہ یا شاغیکہ نگاہ می دارند برکت عجیبی در ان پیدا مے شود و گویند ہر کس
 مے و ما شتہ روی میدہد بخدمت ایشان رسیدہ التماس فاتحہ مے نمایند و از برکت توجہ
 ایشان ان نعم کفایت میرسد و طہامی کہ بروج بزرگان مے پزند اول بدست مبارک خود
 طہام را اندوخت یک شتہ بعد از ان دیگر را می کنند ہر قدر مرد کہ حاضر شدہ باشد ہمہ میرسد

در آن کاغذ چه نوشته اند میجوید و جدا ساختن دیوار و بنیاد و دوران نوشتن بود و آنکه این را الله بسمک السموات
والارض ان تزدلایا عسک السموات والارض مگر وفات ایشان در سال سکه صد و نود و شش هجری بوده

حضرت خدیجه واعظه

از کبار رسا و عارفات صالحات رحمه حضرت قطب ربانی محبوب بمانی عورت این شهر
عبد القادر جیلانی اندر فی الله عنها گویند یکبار در جیلان خشک سال شد و مردم بحسب طلب
باران بیرون رفتند باران نبارید همه بخدمت حضرت خدیجه آمدند و درخواست دعا نمودند
باران نمودند ایشان صحن خانه خود را رفتند و گفتند خداوند ما را باران ببارد و تو اب بپاش در
همان رودی باران در گرفت و چندان بارید که گویی همه مشکها کشادند

حضرت امیر محمد رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان محمد بن علی بن عبد الله است با این سمون صحبت داشته اند و صدق و صلاح
و زهد و ورع بی نظیر بوده اند و ولادت ایشان در سال سکه صد و هفتاد و چهار هجری وفات در سال
چهار صد و شصت بود و مدت عمر شهادت و شش سال و قبر ایشان نزدیک قبر این سمون است
در شهر کرمیه مروزیه

نام پدر ایشان احمد بن محمد بن ابی حاتم است علم ظاهری و باطنی را جمع ده بودند در حدیث
درس میگفتند وفات ایشان در سال چهار صد و شصت و شش هجری بوده
حضرت فاطمه واعظه رحمها الله تعالی

نام پدر ایشان حسین بن حسن بن فضله است در مجلس وعظ ایشان همه رسا و صالحات شهر حاضر
میشدند و بیغیض میرسیدند وفات ایشان در سال الفصد و شصت و یک هجری

حضرت فاطمه

نام پدر ایشان نصر بن عطار است از سادات نسا و در ریاضت و مجاهدت و زهد و تقوی
یکگاه زمانه بودند و در مدت عمر از خانه خود جز سه مرتبه بیرون نیامده بودند وفات ایشان
در سال پانصد و هفتاد و شش هجری واقع شده و بعضی از نصا و صالحات مجاهدت رسا
و مجاهدت را بر مرتبه رسانیده اند که بالاتر از آن تصور نیست چنانچه امام عبد الله را می گویند

انسانوں کی فطرت - اور اس کی اصلاح
اور اس کی ترقی اور اس کی تعلیم -

میرزا شریف افشاری - مہینہ شوال ۱۰۸۵ھ
تعمیر افشاری - سورشا الیابان الخیر علی الشریعہ

مردم خطبہ شہر خلیجی چیتہ بولا نامہ اسمیں صاحب
ہادی کے۔

شواهد القیوة. یاسین سیرد الملاق حضرت غیر البش

و ما زنگار آل اطهار اور اصحاب کبار و زوارج
میں مذکور ہیں از علامہ عبد الرحمن -

بہارِ نبویہ - بیانِ سرِ نبوی

مجلسه الشیخ علیہ السلام
مجلسه الشیخ علیہ السلام
مجلسه الشیخ علیہ السلام

شرح سفر السعادت - مینی او پر احوال شریعت

۱- در طهارت پنجم- ۲- در نماز حضرت- ۳- در حج اعمام- ۴- در عموال

حضرت مولانا عبدالحق دہلوی
جامعہ ملیہ اسلامیہ، برودھ عالم علیہ الشریعہ

اسلم میں ارشادِ طیب ہے:-

عالمِ آرد و دالمِ نمر کے حنائی سچا نبی صبح سوار ہوئے

عجبتاں کہ ایک سرِ اربابِ توحید کہہ گیا کہ اساتِ مہذب
عالم پر نہایت غریبی کے فحریر فرمایا ہے، مصفا کی سے

تو بخدا و صبح طبع برادر و طبعین +
زاد الاخرت بود قرآن مجید کی تفسیر نلوم و هست مغیرت

تفسير سورة فتح
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

تفسیر سورہ یوسف

تحفة الاخبار ترجمه مشارق الانوار ترجمه مولوی محمد
مطالعہ ترجمہ مولوی محمد شاکر

تطابعت بین خان دهلوی و جابر طبرمین -
ساز خلدو - فرسخ منگوشه شامل ترندی مضغه مولوی

راہ نجات۔ مسائل نجوم و صلوٰۃ و طریقہ نیکی
حافظ محمد علی۔

مفتاح الجنۃ مولوی کریم علی -
حقیقۃ الصلوۃ - مع رسالہ فی نماز ان کا روزہ و کھانا و ناسا

در مختار ترجمه اردو و فتاویٰ فقہانہ بریلوی محمد حمزہ
بریلوی مولوی محمد احسن بریلوی مراد آبادی۔

کشف الحجابات - بی بی بالا بھونہ اردو مسرجمہ مولانا

مولوی محمد نوبال الدین

ہزار مسئلہ - مجموعہ ہفت رسالہ ذیل مولفہ عبد اللہ خان

۱۔ ہزار مسئلہ ۲۔ مسائل غنائیہ ۳۔ صمدی مسئلہ

۴۔ مناجات باری تلک ۵۔ طبع شریف ۶۔ نور نامہ

چل مسائل -

شرح محرمی منظوم عقائد اہل سنت و مسائل نازہ

روزہ مولفہ محو خان قندھاری -

تبلیغ الغافلین - مسائل دین مصنفہ مولوی سید

و محمد طیب و ابن محمد تقی -

جواب سائلین مولفہ مولوی لعل محمد -

حیرۃ الفقہ مسائل مشککہ کے سوال جواب مہمانی مولفہ

سید ابراہیم حسینی -

اظهار الحقیقت یعنی مسائل فقہ کو حل کیا ہے

نور الہدایہ - ترجمہ شرح وقایہ وری فقہ حنفیہ کی کتاب

جلدین اولین عبادات بین مترجمہ مولوی حید الزمان

ایضاً - جلدین آخرین معاملات بین -

کنز الدقائق - اردو - سہمی بہ تحفہ الجمعہ مصنفہ مولوی محمد سجاد خان

حسن المسائل - ترجمہ کنز الدقائق مترجمہ مولوی محمد

حسن - رسالہ چار باب کا ترجمہ مسائل فقہیہ مصنفہ و

مترجمہ مولوی کفایت اللہ صاحب -

چل مسائل فقہ - مصنفہ مولوی محمد ابراہیم حسینی بنگلوری

جواہر اشرف - مولفہ مولوی اشرف علی خان -

حراط الاسلام - دھراط النجاة - مسائل فقہ حنفیہ -

شبلیہ حمیدی - سدا پائے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ

جمال الدین حسن خان

تقویٰ زائر - دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شمس علی خان

دواؤ ذہ مجلس - سنی یا فاض الارہانی احوال سید ابوبکر

مولوی وحید الدین محمد رضوی -

اسرار کر بلا - حالات معرکہ کر بلا و علی مولفہ منشی محمد علی الدین بنگلوری

مہتر نبوت - نسبت پیغمبرین تصنیف نواب محمد مراد علی خان

نظام - رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان مولفہ مولوی

محمد حسین علی ہاشمی شاہجہان پوری -

جمع کا ستارہ - حالات بہشت و دوزخ و قیامت

مولفہ مولوی عباس علی -

تفہیم الشہادتین - معروف بہ تذکرۃ الحسین مصنفہ مولوی

عبد المنشی شاہ قادری خفی -

ذکر الشہادتین - مصنفہ احمد خان صوفی اکبر آبادی لائق

پرستہ مجاہد محرم کے -

تذکرۃ الصلوٰۃ - انتخاب ہر تذکرۃ الصلوٰۃ کا منتخبہ سید

رافع الدین حسین دہلوی -

ناصر التائین - اردو نظم بین مولج مبارک کا احوال

مصنفہ مولوی ناصر علی غیاث پوری -

ناصر الحسین - فی اخلاق سید المرسلین مصنفہ - ایضاً

منہج التجات - اویعہ عاشوراء و غیرہ مصنفہ منشی غلام حیدر

ناصر العشاق - ذخیرہ درویش شریف با ترجمہ اردو مصنفہ

مولوی ناصر علی غیاث پوری -

تحفۃ المومنین - تصنیف مولوی قربان علی -